بفیضانِ نظر

سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ افخم حضرت سیّدنا

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

بفیضانِ کرم

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین وملّت شاہ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ

فروری 2017ء

(دعوتِ اسلامی)

مدنی چینل دیکھتے رہئے

فریاد

کچرے کا ڈھیر

نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری

صفائی ستھرائی بہترین خصلت ہے۔ امیری ہو یا غریبی، تندرستی ہو یا بیماری ہر حال میں صفائی ستھرائی انسان کی عزت و وقار کی محافظ ہے جبکہ گندگی انسان کی عزت و عظمت کی بدترین دشمن ہے۔ دینِ اسلام نے ظاہری و باطنی دونوں طرح کی گندگیوں سے بچنے کا درس دیا ہے۔ جس طرح ہم اپنے بدن، لباس، استعمالی چیزوں اور گھر کو صاف ستھرا رکھتے ہیں اسی طرح اپنے علاقے اور محلہ کو بھی صاف ستھرا رکھنا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے۔ **افسوس ناک حادثہ:** پچھلے دنوں باب المدینہ کراچی کے علاقہ کھڈا مارکیٹ میں رات کے وقت کچرے کے ڈھیر میں لگنے والی آگ کے دھوئیں نے ایک رہائشی عمارت کی پہلی منزل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس کے نتیجے میں دم گھٹنے سے 7 سالہ آمنہ، 3 سالہ ایان اور ایک سالہ عبد العزیز زندگی کی بازی ہار کر موت کی وادی میں چلے گئے جبکہ بچوں کی والدہ کو تشویش ناک حالت میں I.C.U میں داخل کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبرِ جمیل اور اس پر ثوابِ عظیم عطا فرمائے۔ (آمین) کچرے کے ڈھیر میں آگ کسی نے جان بوجھ کر لگائی یا کسی کی غلطی کی وجہ سے بھڑک اٹھی، بہر حال ایک خاندان پر صدمات کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ تین ننھی مسکراتی کلیاں مرجھا گئیں اور خوشیوں بھرے گھر میں اداسیوں نے بسیرا کرلیا۔ اس حادثے کا ذمہ دار کسے قرار دیا جائے؟ اہلِ محلہ کو جو اس رہائشی عمارت کے نیچے کچرے کا ڈھیر لگاتے رہے اور ناسمجھی میں دوسروں کی موت کا سامان تیار کرتے رہے، یا پھر ان افراد کو ذمہ دار قرار دیا جائے جو ہر ماہ کی تنخواہ تو لیتے ہیں مگر صفائی کرنے کی ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہفتوں بلکہ مہینوں تک اپنی شکل تک نہیں دکھاتے، پھر جب کوئی ایسا حادثہ ہو جاتا ہے تو اپنی کوتاہی و سستی کو تسلیم کرنے کے بجائے دوسروں پر الزام ڈال کر جان چھڑا لیتے ہیں۔

باب المدینہ کراچی جیسے بڑے شہر میں جگہ جگہ اُبلتے گٹر جن کا پانی گلیوں اور سڑکوں پر ایک تالاب کی صورت اختیار کر جاتا ہے اور جا بجا کچرے کے خود ساختہ ڈھیر اس بات کی جانب بھی اشارہ کر رہے ہیں کہ مجموعی طور پر ہم صفائی ستھرائی کے معاملے میں اسلامی اَحکامات پر عمل کرنا چھوڑ چکے ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری حالت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزت کریں۔ (جامع صغیر، ص:22، حدیث: 257) حضرت علامہ عبد الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے انسان نفرت و حقارت محسوس کرے اس سے بچا جائے خصوصاً حکّام اور علما کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔ (فیض القدیر، 1/ 249)

اپنی ذمہ داری کو پورا نہ کرنے والا شخص قصوروار ہوتا ہے لیکن ایسے حادثات کی روک تھام کرنے کے لئے ہماری بھی اخلاقی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے گھر، دکان، محلہ اور علاقے کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کریں، اپنا گھر صاف رکھنے کے لئے گلی میں کچرا نہ پھیلائیں، گلی کو صاف رکھنے کے لئے چوک کو کچرا کنڈی نہ بنائیں، ہر عقل رکھنے والا اسلامی بھائی میری اس بات سے اتفاق کرے گا تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم روزانہ کچرے کے ڈھیر میں اضافہ کردیتے ہیں، کوئی نہیں رُکتا آپ تو رُک جائیں اور کچرا وہاں ڈھیر کریں جہاں انتظامیہ نے جگہ مخصوص کی ہو، کیا یہ **فریاد** اس قابل نہیں کہ اس پر غور کیا جائے، ذرا سوچئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

فہرس (Index)

☆ اِس شُمارے کی شرعی تفتیش دارالافتاء اہلسنّت کے مفتی حافظ محمد کفیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی نے فرمائی ہے۔

☆ ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک https://www.dawateislami.net/magazine پر موجود ہے۔

حمد/مناجات

ہے پاک رُتبہ فکر سے اُس بے نیاز کا

ہے پاک رُتبہ فکر سے اُس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام اِمتیاز کا

غش آ گیا کلیم سے مشتاقِ دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اُس بے نیاز کا

مانندِ شمع تیری طرف لَو لگی رہے
دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

بندہ پہ تیرے نفسِ لعیں ہو گیا محیط
اللہ کر علاج مری حرص و آز کا

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

ذوقِ نعت از برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

نعت/استغاثہ

نعمتیں بانٹتا جس سَمْت وہ ذِیشان گیا

نعمتیں بانٹتا جس سَمْت وہ ذِیشان گیا
ساتھ ہی مُنشیِ رَحمت کا قلم دان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دِھیان گیا
میرے مولیٰ مِرے آقا ترِے قربان گیا

دِل ہے وہ دِل جو تری یاد سے مَعمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قِیامت میں اگر مان گیا

جان و دل ہوش و خِرَد سب تو مَدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

حدائقِ بخشش از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** مختلف ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ ان ذرائع میں ایک خوبصورت اضافہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہے جس کا پہلا شمارہ ماہِ ربیع الآخر 1438ھ کی آٹھویں شب منظرِ عام پر آیا۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شائع ہونے سے پہلے ہی مدنی مذاکروں وغیرہ کے ذریعے اس کی بھرپور تشہیر ہو چکی تھی اور عاشقانِ رسول اس کے منتظر تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پہلے شمارے کی ہزاروں کاپیاں شائع ہوئیں اور فروخت ہو گئیں نیز آئندہ کے لئے سالانہ ممبر شپ اور بکنگ کا بھی آغاز ہو چکا ہے۔ اس کے بارے میں امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا: **علمائے کرام، دینی ادارے، دارُ المطالعہ، ڈسپنسریاں، کلینک، اسپتال اور جہاں جہاں لوگ بیٹھتے اور انتظار کرتے ہوں وہاں ہر ماہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پہنچانے کا اہتمام کیجیے۔**

12 ماہ تک حاصل کرنے والوں کے لئے دُعا

یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کوئی جس طرح بھی جائز طریقے سے 12 ماہ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" حاصل کرے، اس کو پل صراط آسانی سے پار ہونا نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دوسروں کے لئے جاری کروانے والوں کے لیے دعا

یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کم از کم ایک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کسی امام صاحب یا غریب نادار یا کسی بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کے لئے بارہ ماہ تک جاری کروائے اُسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک وہ تیرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوہ نہ دیکھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کوشش کرنے والوں کے لئے دعا

یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جنہوں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے لئے بھاگ دوڑ کی اور وقت دیا، ان سب کو جزائے خیر عطا فرما اور ان کی قبور کو اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں سے آباد فرما اور جس جس نے بھی اس میں دامے، درمے، قدمے، سُخنے حصہ لیا اور آئندہ بھی جو اس میں حصہ لیتے رہیں گے، ان سب کی بے حساب مغفرت فرما کر انہیں ثواب سے مالا مال فرما دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

امیر اہلسنّت کے مدنی مشورے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی مسلسل مصروفیت کے باوجود "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا اردو حصہ (58 صفحات) تقریباً بالاستیعاب پڑھا اور مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو اپنے مَدَنی مشوروں سے نوازا، مثلاً: ● فُل اسٹاپ وغیرہ علامات لگانے کا خوب اہتمام ہو ورنہ بعض اوقات مضمون سمجھنے میں غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ ● خاص خاص الفاظ واوین "" کے ذریعے نمایاں ہونے چاہئیں مثلاً مذکورہ معاملہ "سود" نہیں۔ ● مضمون کے درمیان واقعات بھی شامل ہیں ہر واقعے سے قبل سطر ہی میں جلی حُروف سے **حکایت** لکھنا دلچسپی میں اضافہ کر سکتا ہے۔ ● حتی الامکان ہر مضمون ایک صفحے پر مشتمل ہو، طویل مضامین پڑھنا عموماً نفس پر بار ہوتا ہے۔ ● خصوصاً اَدعیہ (یعنی دعاؤں) میں اعراب کی باریک بینی کے ساتھ تفتیش ہونی چاہئے ورنہ عوام کے لئے فائدہ اٹھانا دشوار۔ ● ہر نام کے ساتھ مقفّٰی ترحیم ڈالئے مثلاً عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی۔ ● ہر مضمون بلکہ ہر پیراگراف کا ابتدائی لفظ جَلی ہو۔ ● مدنی چینل کی "براہِ راست نشریات" میں "براہِ راست" کے ساتھ ہلالین () میں (Live) لکھئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا کیسے بنیں؟

مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴿۳۱﴾﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اے محبوب! تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ3، اٰل عمرٰن:31)

تفسیر بعض کفار اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے تھے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا کہ آپ ان سے فرمادیں: اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو کیونکہ محبتِ الٰہی کے دعویٰ میں سچائی کی علامت ہی یہی ہے، اس کے بغیر تمہارا دعویٰ قابلِ قبول نہیں، اگر تم میری پیروی کروگے تو تم پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت یہ ہوگی کہ خود رب تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں

1 ہر شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اتباع اور پیروی کرے۔ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے اور عرض کی: ہم یہودیوں کی کچھ باتیں سنتے ہیں جو ہمیں بھلی لگتی ہیں کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اجازت دیتے ہیں کہ کچھ لکھ بھی لیا کریں؟ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "کیا تم یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح حیران ہو! میں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت لایا ہوں اور اگر آج حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔" (شعب الایمان، 1/199، حدیث:176)

2 رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی دو خصوصی عنایتیں ہوں گی، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالے گا۔ دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

لہٰذا جو محبوبِ الٰہی بننا اور گناہوں کی مغفرت کروانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے تمام اقوال و افعال میں حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل پیروی کرے۔

ترغیب کے لیے یہاں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی اتباعِ رسول کے دو بے مثل واقعات ملاحظہ ہوں:

1 حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بار پانی منگوایا اور وضو کیا، پھر آپ مسکرانے لگے اور ساتھیوں سے فرمایا: ایک بار حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس جگہ کے قریب ہی وضو فرمایا اور فراغت کے بعد مسکرائے تھے (تو میں نے انہی کی ادا کو ادا کیا ہے۔)
(مسند امام احمد، 1/130، حدیث:415)

2 حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک جگہ اپنی اونٹنی کو چکر لگوا رہے تھے۔ لوگوں نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "میں (اس کی حکمت) نہیں جانتا، مگر اس جگہ میں نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسا کرتے دیکھا تھا اس لئے میں بھی ایسا کر رہا ہوں۔ (شفا شریف، ص15)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

دین خیر خواہی ہے

مفتی محمد حسان رضا عطاری مدنی

حضرتِ سیّدنا تمیم داری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلدِّیْنُ النَّصِیحَۃُ یعنی دین خیر خواہی ہے، ہم نے عرض کی: کس کے لیے؟ ارشاد فرمایا: لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُولِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ یعنی اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کے لیے۔ (مسلم، ص51، حدیث:196)

مذکورہ حدیث نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی ان احادیث میں شمار کی جاتی ہے جن کو "جَوَامِعُ الْکَلِم" کہا جاتا ہے، یعنی وہ احادیث جن کے الفاظ بہت کم ہوتے ہیں لیکن علم و حکمت کے کثیر موتی ان میں موجود ہوتے ہیں۔

حدیثِ مذکور کے راوی حضرتِ سیّدنا تمیم داری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں آپ اور آپ کے بھائی سیّدنا نعیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سن نو ہجری میں ایمان لے کر آئے، بہت بڑے عابد و زاہد اور ساری رات اللہ جَلَّ شَانُہٗ کی عبادت میں گزارنے والے صحابی تھے، مسجد میں سب سے پہلے چراغ جلانے والے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی تھے۔ (الاصابۃ، 1/487، رقم:838)

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے دین کو خیر خواہی کا نام دیا ہے جس کے لیے عربی زبان میں نصیحت کا لفظ استعمال ہوتا ہے، نصیحت کسی بھی شے کو تمام آلائش سے پاک کر کے اسے خالص کرنے کو کہتے ہیں، اسی طرح کسی شے کے عیب کو دور کرنے اور اسے درست کر دینے کو بھی عربی میں نصیحت کہا جاتا ہے۔ حدیث میں جن ہستیوں اور اشیاء کے لیے نصیحت کا حکم ہے، سب کے لیے نصیحت کے معنی الگ الگ ہیں۔

اللہ تعالٰی کے لیے نصیحت کا معنٰی: اللہ تعالٰی کو تمام خوبیوں کا جامع ماننا، تمام عیوب سے پاک ماننا، اللہ تعالٰی کو معبودِ برحق اور شریک سے پاک ماننا، اس کی اطاعت کرنا، اس کی نافرمانی سے اجتناب کرنا، اس کا شکر ادا کرنا، اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرنا اور اس سے محبت کرنا وغیرہ۔

کتابُ اللہ کے لیے نصیحت کا معنی: اس پر ایمان لانا یہ اعتقاد رکھنا کہ قرآن اللہ تعالٰی کا کلام ہے، کوئی اس کی مختصر ترین سورت کی مثل بھی نہیں لا سکتا، اس کے احکام پر عمل کرنا، اس کی تلاوت کرنا وغیرہ، یونہی اللہ تعالٰی کی دیگر کتابوں پر بھی ایمان لانا کتابُ اللہ کے لیے نصیحت کے معنی میں شامل ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے لیے نصیحت کا معنی: ان کی رسالت کی تصدیق کرنا، جو کچھ اللہ تعالٰی کی بارگاہ سے لے کر آئے اس پر ایمان لانا، ان کی اطاعت کرنا، ان کی تعظیم و توقیر کرنا، ان کی سنت پر عمل کرنا، اس کی دعوت کو عام کرنا، ان سے اور ان کے صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے محبت کرنا وغیرہ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وصحبہ وبارک وَسَلَّم

مسلمانوں کے ائمہ کے لیے نصیحت کا معنی: اگر اس سے مراد حکام کو لیا جائے تو معنی ہو گا جو کچھ شریعت کے مطابق حکم کریں اس میں ان کی بات ماننا، ان کے خلاف بغاوت نہ کرنا، ان کو حق کی تلقین کرنا وغیرہ۔ اور علما ہوں تو اس کا معنی ہو گا کہ شرعی احکام میں ان کی اطاعت کرنا، ان کی تعظیم و تکریم کرنا وغیرہ۔

اور عام مسلمانوں کے لیے نصیحت کا معنی: ان کی دین و دنیا کے بھلائی کے کاموں میں رہنمائی کرنا، اس کے لیے قول و فعل کے ذریعے ان کی مدد کرنا، بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرنا وغیرہ۔ (جامع العلوم والحکم، ص106، 107، الفتح المبین، ص253تا257، المعین علی تفہم الاربعین، ص226تا228)

ہِرَن کی کھال گھر میں رکھنا کیسا؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

ہِرَن (Deer) کی کھال گھر میں رکھنا کیسا؟

سوال: کیا ہِرَن کی کھال سُکھا کر گھر میں رکھنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! ہِرَن کی کھال سُکھا کر اسے گھر میں رکھنا جائز ہے۔ اسی طرح خنزیر (جسے سُوَر بھی کہا جاتا ہے اس) کے علاوہ دیگر جانوروں کی کھال بھی سُکھانے کے بعد گھر میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ یہ تصویر کے حکم میں نہیں آئیں گی۔ ہاں! البتہ ہِرَن یا کسی اور جانور کی بنائی ہوئی تصویر گھر میں لگانا جائز نہیں ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ 402 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کسی کے سَر اور چہرے پر مارنا کیسا؟

سوال: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ "سَر پر مارنا گناہ ہے کیونکہ سَر پر قرآن ہوتا ہے" کیا یہ سچ ہے؟

جواب: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ "سَر پر مارنا گناہ ہے کیونکہ سَر پر قرآن ہوتا ہے" اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ "حافظ کے سینے میں قرآن ہوتا ہے" حقیقت میں قرآنِ پاک نہ سَر میں ہوتا ہے اور نہ ہی سینے میں، ایسا محاورۃً کہا جاتا ہے۔ ہاں! البتہ سَر اور چہرے پر مارنا ناجائز ہے لہٰذا کسی کے بھی سَر اور چہرے پر نہیں مارنا چاہیے۔ یہاں تک کہ جانوروں کے چہرے پر بھی نہیں مارنا چاہیے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُھند (Fog) میں سفر کی احتیاطیں

سوال: دُھند (Fog) میں سفر کرتے وقت ہمیں کیا کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں؟ اس بارے میں کچھ مدنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: دُھند (Fog) میں سفر کرتے وقت ڈرائیور کی ذمہ داری کچھ زیادہ بڑھ جاتی ہے تو جو بھی ایسے موسم میں ڈرائیونگ کریں تو اُنہیں چاہیے کہ وہ گاڑی کی تمام لائٹس کھلی رکھیں تاکہ نہ آپ کی گاڑی آگے چلنے والی کسی دوسری گاڑی سے ٹکرائے اور نہ ہی پیچھے سے آنے والی کوئی گاڑی آپ کی گاڑی سے ٹکرائے، دورانِ ڈرائیونگ اپنی گاڑی کی اسپیڈ سِلو (Slow) رکھیں اور بہت محتاط طریقے سے اپنے ٹریک (Track) پر ہی گاڑی چلائیں تاکہ کوئی حادثہ وغیرہ نہ ہو، ورنہ بعض اوقات بندہ تھوڑا سا بھی ٹریک سے ہٹا تو سائیڈ میں جو کھائی ہوتی ہے اس میں جا گرتا ہے یا پھر پیچھے سے آنے والی کسی تیز رفتار گاڑی سے ٹکرا جاتا ہے۔ جب اس طرح کی احتیاطیں آپ کے پیشِ

نظر ہوں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حادثات وغیرہ سے بھی بچت ہو جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کی حادثوں اور دیگر آفتوں سے حفاظت فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچے کی نمازِ جنازہ پڑھے بغیر دفنادیا

سوال آج سے پندرہ سال پہلے ہمارے گھر بیٹا پیدا ہوا تھا جو پندرہ بیس منٹ زندہ رہا اور اس کے بعد فوت ہو گیا تھا تو ہمیں کچھ لوگوں نے کہا کہ اس کے کان میں اذان نہیں دی تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے، اس کو گھر کے کسی کونے میں یا پھر قبرستان کے باہر دفن کریں۔ ہم نے لوگوں کے کہنے پر اپنے گھر کی ایک خالی جگہ کے کونے میں بغیر نمازِ جنازہ پڑھے اُسے دفن کر دیا اور اب وہاں پر ہم نے اپنے رہنے کے لیے ایک کمرہ (Room) بنایا ہوا ہے، میری بیوی جب بھی اس کمرے میں سوتی ہے تو وہ بہت ڈرتی ہے اور اس کو ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی نے اس کا سانس بند کر دیا ہو۔ ہمیں اب پتا چلا ہے کہ بچہ ایک سانس بھی لے لے تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا ضروری ہے اور ہم نے اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی تو اس کا ہم کیا کفارہ ادا کریں؟ ہمیں اس کا کفارہ بتا دیجیے۔

جواب بڑا نازک دور آگیا ہے، ہر دوسرا شخص مفتی بنا پھر رہا ہے، ایسے میں ہمیں چاہیے کہ جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہو تو عوام یا بڑے بوڑھوں سے پوچھنے کے بجائے کسی صحیح العقیدہ سُنی عالمِ دین سے پوچھیں۔ ہو سکتا ہے آپ کو جن لوگوں نے یہ سب بتایا ہو وہ زندہ بھی نہ ہوں اور اگر وہ زندہ ہیں تو ان پر فرض ہے کہ وہ فوراً توبہ کریں، اس لیے کہ وہ بچہ زندہ پیدا ہوا تھا اور اس کی نمازِ جنازہ بھی پڑھنی تھی اور اسے غسل و کفن بھی دینا تھا۔ اب چونکہ یہ کام جو فرائض پر مشتمل تھے نہیں کیے گئے اور یہ ایسے فرائض چھوڑے ہیں کہ جن کا کفارہ ادا نہیں کیا جاتا بلکہ توبہ کرنی ہوتی ہے لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر توبہ کریں اور جہاں اس بچے کو دفن کرکے قبر بنائی ہے اس پر نہ پاؤں رکھنا ہے نہ اس پر سونا ہے نہ بیٹھنا ہے بلکہ کمرے میں اس حصّے کو جس جگہ آپ نے قبر بنائی تھی دوبارہ ایک بالشت اونچا کر دیں کیونکہ ایک بالشت اونچی اونٹ کے کوہان کی طرح قبر بنانا سنت ہے۔

اگر اس کمرے میں آپ کو ڈر لگتا ہے تو آپ قبر کے آگے کوئی دیوار کھینچ کر اس کو بالکل پیک (Pack) کر دیں تاکہ وہ نظر ہی نہ آئے اور نہ ہی آپ کو ڈر لگے۔ اسی طرح بچے کی والدہ اور جن جن لوگوں کو اس کی خبر پہنچی وہ سب فرضِ کفایہ ادا نہ کرنے کے گناہ سے سچی توبہ کریں کیونکہ مسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھنا فرضِ کفایہ ہے۔ جن جن کو پتہ چلا ان میں سے کسی ایک نے بھی پڑھ لی اگرچہ عورت نے ہی پڑھ لی ہو، تو سب کی طرف سے یہ فرض ساقط ہو جائے گا۔ ہاں! البتہ اگر بچے کی والدہ اس وقت نفاس والی تھی تو اس پر توبہ نہیں کہ اس پر نمازِ جنازہ فرض نہیں تھی۔ عورت کو حیض و نفاس کی حالت میں نمازِ جنازہ یا کوئی اور نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ حیض و نفاس کی حالت میں عورت پر کوئی بھی نماز فرض نہیں ہوتی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ کے سوالات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ شمارے میں ایک نیا سلسلہ "آپ کے سوالات" شامل کرنے کی نیت ہے، جس میں آپ کے طرف سے بھیجے گئے شرعی سوالات کے جوابات محدود تعداد میں شامل کئے جائیں گے، مدنی التجاء ہے کہ اپنے سوالات تحریری صورت میں ہر اسلامی مہینے کی دس تاریخ تک نیچے دیئے گئے پتے پر ارسال فرمادیں۔

آپ کے تاثرات، تجاویز اور مشورے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے بھی اس پتے پر ارسال فرمادیجئے، منتخب تاثرات کو آئندہ شمارے میں شامل اشاعت بھی کیا جائے گا۔

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

دنیا کی پہلی کشتی

محمد بلال رضا عطاری مدنی

پیارے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں! کیا آپ کو معلوم ہے کہ "دنیا کی پہلی کشتی" کب اور کس نے بنائی تھی؟ اگر نہیں معلوم تو آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں۔

ہزاروں سال پہلے کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت سیدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا زمانہ تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم کو دین کی تبلیغ کرنے اور ان کو سیدھی راہ پر لانے کی کوششوں میں مصروف تھے۔ 950 سال تک آپ عَلَیْہِ السَّلَام تبلیغ کرتے رہے، لیکن 80 افراد کے علاوہ کوئی بھی ایمان نہ لایا۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم کے ایمان لانے سے ناامید ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم پر آنے والے طوفان کی خبر دی اور آپ کو ایک کشتی تیار کرنے کا حکم دیا۔ ابھی طوفان آنے میں 200 سال باقی تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کشتی بنانے کے لیے لکڑی کی ضرورت تھی لہٰذا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے لکڑی حاصل کرنے کی غرض سے ساگوان نامی کچھ درخت لگائے جن کی لکڑی بہت مضبوط ہوتی ہے، یہ درخت 100 سال میں تیار ہوئے، اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایمان لانے والوں کے ساتھ مل کر "دنیا کی پہلی کشتی" بنانے کا کام شروع کر دیا۔ اس دوران آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کے بُرے لوگ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو طرح طرح سے ستایا کرتے اور دل دکھانے والی باتیں کرتے تھے۔ لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام صبر سے کام لیتے رہے اور ان لوگوں کی باتوں پر توجہ دیئے بغیر کشتی کی تیاری میں لگے رہے۔

پیارے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں! پتا ہے "دنیا کی یہ پہلی کشتی" کتنے عرصے میں تیار ہوئی؟ شاید آپ کہیں کہ ایک سال یا پھر دو سال۔ لیکن یقین مانئے! یہ کشتی کم و بیش 100 سال میں تیار ہوئی۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ آخر اتنا عرصہ ایک کشتی بنانے میں کیوں لگا؟ اس کا جواب آپ کو تب ملے گا جب ہم آپ کو اس کشتی کی خوبیاں بتائیں گے۔ چنانچہ "دنیا کی پہلی کشتی" کی چند خوبیاں یہ بیان کی جاتی ہیں:

- یہ کشتی ایک قول کے مطابق 300 گز لمبی، 50 گز چوڑی اور 300 گز اونچی تھی۔
- کشتی کا آگے کا حصّہ مرغے کے سر جیسا اور پچھلا حصّہ مرغے کی دم جیسا تھا جبکہ نیچے کا حصّہ کسی پرندے کے پیٹ کی طرح تھا۔
- کشتی کو تار کول (یعنی ڈامَر) کے ساتھ لیپا گیا تھا۔
- کشتی میں تین دروازے تھے جنہیں کشتی کے ساتھ جوڑنے کے لیے لوہے کی کیلوں کا استعمال کیا گیا تھا۔
- کشتی میں 3 منزلیں بنائی گئی تھیں۔
- سب سے نیچے والی منزل درندوں، پرندوں اور حشرات الارض (یعنی زمینی کیڑوں) کے لیے تھی۔
- درمیانی منزل چوپائے وغیرہ اور دیگر جانوروں کے لیے تھی۔
- جبکہ سب سے اوپر والی انسانوں کے لیے تھی۔

پیارے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں! یہ تو آپ نے پڑھ لیا کہ یہ کشتی کتنی شاندار اور بے مثال تھی لیکن جو طوفان آنے والا تھا وہ بھی کئی گُنا خطرناک اور ہولناک تھا، اس طوفان کے آنے کی نشانی یہ تھی کہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے گھر کے تندور سے پانی اُبل کر باہر آنے لگے گا، چنانچہ جب ایک دن حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے تندور کو اُبلتے دیکھا تو پرندوں، جانوروں اور مؤمنوں کو کشتی میں سوار ہونے کا حکم فرمایا اور سب کشتی میں سوار ہوگئے۔ طوفان کی شدت میں اضافہ ہونے لگا، اتنی زوردار بارش ہونے لگی کہ زمین کئی جگہوں سے پھٹ گئی اور اس میں سے بھی پانی نکلنے لگا، چالیس دن تک یہ بارش ہوتی رہی، یہاں تک کہ چالیس 40 گز اونچے پہاڑوں کی چوٹیاں بھی پانی میں ڈوب گئیں، کشتی میں موجود افراد کے علاوہ کوئی زندہ نہ

بچا۔ تقریباً 150 دن یہ کشتی مسلسل سفر کرتی رہی، اس دوران جب یہ کشتی عرب شریف پہنچی تو وہاں اس نے خانۂ کعبہ کے گرد سات 7 چکر بھی لگائے، آخر کار یہ طوفان تھم گیا اور 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام یعنی عاشورا کے دن یہ کشتی عراق میں موجود "جُودِی" پہاڑ پر پہنچ کر ٹھہر گئی اور پھر سب لوگوں نے شکرانے کے طور پر اس دن کا روزہ بھی رکھا، یوں "دنیا کی پہلی کشتی" کا سفر اپنے اختتام کو پہنچا۔

(پ12، ہود:36تا44، ملخصاً)(درِ منثور، 4/419تا437، ملخصاً) (صاوی، 3/913تا914، ملخصاً)

(ماخوذ از عجائب القران مع غرائب القران، ص316تا321)

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! اس واقعے سے ہمیں یہ چیزیں سیکھنے کو ملتی ہیں کہ ● خوب خوب نیکی کی دعوت عام کرنی چاہیے ● کوئی نیکی کی دعوت قبول نہ کرے پھر بھی یہ سلسلہ نہیں چھوڑنا چاہیے ● اللہ والوں کا مذاق نہیں اُڑانا چاہیے ● اللہ والوں کا دل نہیں دُکھانا چاہیے ● اللہ کی نافرمانی سے بچنا چاہیے ● اللہ تعالٰی کے عذاب سے ڈرنا چاہیے ● اللہ والوں کی بات ماننی چاہیے ● اللہ تعالٰی پر مکمل بھروسا کرنا چاہیے ● اللہ تعالٰی کی نعمت ملنے پر شکر ادا کرنا چاہیے ● اللہ تعالٰی کا شکر ادا کرنے کے لیے عبادت ایک بہترین ذریعہ ہے۔

کارٹون دیکھنے کے نقصانات

ذوالقرنین عطاری مدنی

جاذب نے اسکول سے آتے ہی بیگ ایک طرف پھینکا، جوتے اتارے، کمرے میں گیا اور ٹی وی چلا کر **کارٹون** دیکھنا شروع کر دیئے۔ امی جان نے آواز دی: جاذب بیٹا! پہلے یونیفارم اتار کر دوسرے کپڑے پہن لو اور ہاتھ دھو کر کھانا کھاؤ اس کے بعد **کارٹون** دیکھنا۔ جاذب نے کہا: امی! ابھی میری پسند کے **کارٹون** لگے ہیں، میں پہلے یہ دیکھ لوں پھر کپڑے بدل لیتا ہوں اور مجھے ابھی کھانا بھی نہیں کھانا ہے۔

جاذب روزانہ ایسے ہی کرتا، امی جان اسے سمجھاتیں تو وہ ان کی بات نہ مانتا اور ضد کر کے **کارٹون** دیکھتا رہتا تھا۔ ایک رات جاذب کے ابو جان جب گھر آئے تو انہوں نے دیکھا کہ جاذب کے سامنے اسکول کی کتابیں رکھی ہیں لیکن وہ اپنا اسکول کا کام (Home work) کرنے کے بجائے **کارٹون** دیکھ رہا ہے۔ یہ دیکھ کر ابو جان نے کہا: بیٹا! ادھر آئیں، مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔

جاذب نے منہ بناتے ہوئے ٹی وی بند کیا اور ابو جان کے پاس چلا گیا۔ انہوں نے اسے اپنے پاس بٹھایا اور سمجھاتے ہوئے کہا: جاذب بیٹا! کارٹون دیکھنا اچھی بات نہیں ہے۔ جاذب نے کہا: ابو جان! مجھے **کارٹون** بہت اچھے لگتے ہیں، ان کے بغیر میرا دل نہیں لگتا اور میں بور ہو جاتا ہوں۔ ابو جان نے کہا: بیٹا! **کارٹون** دیکھنے سے نقصان ہوتا ہے اور جو چیز دیکھنے سے نقصان ہو اسے نہیں دیکھنا چاہئے۔ جاذب نے پوچھا: ابو جان! **کارٹون** دیکھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟ ابو جان نے کہا: بیٹا! **کارٹونز** میں ایک دوسرے سے لڑائی کرنا، مارنا پیٹنا اور نقصان پہنچانا دکھایا جاتا ہے۔ یہ چیزیں دیکھ کر آپ کا بھی لڑائی کرنے، مارنے پیٹنے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کا دل چاہے گا اور ان چیزوں سے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے۔ **کارٹونز** کے کرداروں کے بولنے کا انداز اور لہجہ اچھا نہیں ہوتا، اس کی وجہ سے آپ کا بات کرنے کا انداز خراب ہو جائے گا اور لوگ آپ کو گندہ بچہ کہیں گے۔ کارٹون بے شرمی والے کپڑے پہنتے اور گندی حرکتیں کرتے ہیں، ان کے دیکھا دیکھی آپ بھی گندے کام کرنے لگ جائیں گے۔ **کارٹونز** میں موسیقی بھی شامل ہوتی ہے جسے سننے سے ہمارا پیارا اللہ تعالٰی ناراض ہوتا ہے۔ **کارٹون** دیکھنے کی عادت بنائیں گے تو آپ کا دل پڑھائی میں نہیں لگے گا، آپ توجہ کے ساتھ اسکول کا کام (Home work) نہیں کریں گے اور اس طرح پڑھائی میں آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ زیادہ دیر تک **کارٹون** دیکھنے سے آپ کی نظر کمزور اور صحت خراب ہو جائے گی۔ **کارٹون** دیکھ کر آپ کا دل چاہے گا کہ جو کام اس نے کیا وہ میں بھی کروں اور جب آپ **کارٹون** والی حرکتیں کریں گے تو آپ کو چوٹ بھی لگ سکتی ہے۔ جاذب نے کہا: ٹھیک ہے ابو جان! اب میں **کارٹون** نہیں دیکھا کروں گا، لیکن میرا دل نہیں لگے گا، آپ بتائیں میں کیا کروں؟ ابو جان نے کہا: بیٹا! آپ مدنی چینل دیکھا کریں، اس میں بہت اچھی اچھی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔ اس میں بچوں کے لئے ایک بہت دلچسپ سلسلہ "غلام رسول کے مدنی پھول" بھی آتا ہے، آپ اسے ضرور دیکھیں۔ جاذب نے کہا: واہ، ابو جان! آج کے بعد میں **کارٹون** دیکھنے کے بجائے صرف مدنی چینل ہی دیکھا کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دارالافتاء اہلسنت

عقیقہ / نکاح

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان ہر ماہ شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے دو منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ (1) بچے کا عقیقہ کس عمر تک ہو سکتا ہے؟ (2) اگر بچہ عقیقے کے وقت اس جگہ حاضر نہ ہو تو کیا عقیقہ ہو جاتا ہے، یا نہیں؟

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) ساتویں دن "عقیقہ" کرنا بہتر ہے اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو زندگی میں جب چاہیں کر سکتے ہیں سنت ادا ہو جائے گی، البتہ ساتویں دن کا لحاظ رکھا جائے تو بہتر ہے، اس کے یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا، اُس دن سے ایک دن قبل ساتواں دن بنے گا مثلاً بچہ جمعہ کو پیدا ہوا تو جمعرات ساتواں دن ہے اور ہفتے کو پیدا ہوا تو ساتواں دن جمعہ ہو گا، پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جمعہ کو "عقیقہ" کرے گا اس میں ساتویں کا حساب ضرور آئے گا۔ ہاں البتہ فوت ہو جانے کے بعد "عقیقہ" نہیں ہو سکتا کہ عقیقہ شکرانہ ہے اور شکرانہ زندہ کیلئے ہی ہو سکتا ہے۔

(2) "عقیقہ" کرتے وقت بچے کا عقیقے کی جگہ حاضر ہونا کوئی ضروری نہیں، بلکہ اگر بچہ دُنیا کے کسی بھی کونے میں ہو، اس کی طرف سے عقیقہ ہو جائے گا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ والدین کو اولاد کے حقوق گنواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ساتویں اور نہ ہو سکے تو چودھویں ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کرے۔ (مشعلۃ الارشاد فی حقوق الاولاد، ص16)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: ساتویں دن اوس (اُس) کا نام رکھا جائے اور اوس (اُس) کا سر مونڈا جائے اور سر مونڈنے کے وقت عقیقہ کیا جائے۔ اور بالوں کو وزن کر کے اوتنی (اُتنی) چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔ (بہارِ شریعت، 3/355)

مزید فرماتے ہیں: عقیقہ کے لیے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں سنت ادا ہو جائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا اوس دن کو یاد رکھیں اوس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے وہ ساتواں ہو گا مثلاً جمعہ کو پیدا ہوا تو جمعرات ساتویں دن ہے اور سنیچر کو پیدا ہوا تو ساتویں دن جمعہ ہو گا پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جمعہ کو عقیقہ کریگا اوس (اُس) میں ساتویں کا حساب ضرور آئے گا۔ (بہارِ شریعت، 3/356)

مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال ہوا کہ مردہ کی جانب سے "عقیقہ" جائز ہے، یا نہیں؟ تو آپ نے جواباً تحریر فرمایا ہے: مردہ کا "عقیقہ" نہیں ہو سکتا کہ عقیقہ دمِ شکر ہے اور یہ شکرانہ زندہ ہی کیلئے ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ، 2/336)

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

25 شعبان المعظم 1437ھ/02 جون 2016ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض علاقوں میں باپ وغیرہ سرپرست

لڑکی کے نکاح کے عوض کثیر رقم کا مطالبہ کرتے ہیں اور اس رقم کے عوض لڑکی کا نکاح کرتے ہیں۔ یہ رقم مہر و جہیز کے علاوہ ہوتی ہے۔ اور یہ رقم لڑکی کو نہیں دیتے بلکہ رشتہ دینے کے عوض اپنے لیے لیتے ہیں۔ اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے؟ بیان فرمادیں۔ سائل: ممتاز (تھرپارکر، سندھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

رشتہ دینے کے عوض رقم کا مطالبہ کرنا اور اس رقم کے بدلے رشتہ دینا ناجائز و حرام ہے کہ یہ رشوت ہے۔ رسول پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رشوت لینے اور دینے والے کے متعلق لعنت فرمائی ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ: لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الراشی و المرتشی۔ اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رشوت دینے والے اور لینے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد، 2/148)

ایک اور حدیث پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ومامن قوم یظھر فیھم الرشا الا اخذوا بالرعب۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں کہ جس میں رشوت عام ہو جائے مگر انہیں مرعوبیت میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ (مشکوۃ، 2/656)

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: "یعنی رشوت لینے والا شخص مرعوب ہوتا ہے اور رشوت لینے والی قوم پر دوسری قوم کی ہیبت طاری ہو جاتی ہے جیسا کہ آج ہم لوگ کفار سے مرعوب ہیں۔" (مراٰۃ المناجیح، 5/338)

عالمگیری میں ہے: خطب امراۃ فی بیت اخیھا فابی ان یدفعھا حتی یدفع دراھم فدفع وتزوجھا یرجع بما دفع لانھا رشوۃ۔ عورت کہ جو اپنے بھائی کے گھر میں تھی اسے کسی شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس کے بھائی نے نکاح سے انکار کیا یہاں تک کہ اس کو کچھ دراہم دیئے جائیں تو اس شخص نے دراہم دیئے اور نکاح کر لیا تو جو دراہم اس نے دیئے وہ واپس لے کیونکہ وہ رشوت ہیں۔ (عالمگیری، 4/403)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اگر وُہ روپیہ دینے والا اس لئے دیتا ہے کہ اس کے لالچ سے میرے ساتھ نکاح کر دیں جب تو وہ رشوت ہے اس کا دینا لینا سب ناجائز و حرام۔ یُوں ہی اگر اولیائے عورت نے کہا کہ اتنا روپیہ ہمیں دے تو تجھ سے نکاح کر دیں گے ورنہ نہیں جیسا کہ بعض دہقانی جاہلوں میں کفار ہنود سے سیکھ کر رائج ہے تو یہ بھی رشوت و حرام ہے۔
(فتاوٰی رضویہ، 12/284، ملخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ، اس غرض سے لی گئی رقم جس سے لی اس کو واپس کرنا ضروری ہے۔ علامہ محقق ابن عابدین الشامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بحر الرائق کی عبارت (لو خطب امراۃ فی بیت اخیھا فابی الاخ الا ان یدفع الیہ دراھم فدفع ثم تزوجھا کان للزوج ان یسترد ما دفع لہ عورت کہ جو اپنے بھائی کے گھر میں تھی اسے کسی شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس کے بھائی نے نکاح سے انکار کیا حتی کہ اس کو کچھ دراہم دیئے جائیں تو اس شخص نے دراہم دیئے پھر اس سے نکاح کر لیا تو جو دراہم اس نے دیئے ہیں شوہر وہ واپس لے سکتا ہے) کے تحت منحۃ الخالق میں فرماتے ہیں: "ای قائما او ھالکا لانہ رشوۃ کذا فی البزازیۃ"۔ یعنی وہ دراہم خواہ اس کے پاس موجود ہوں یا اس کے پاس ہلاک ہو چکے ہوں (بہر صورت واپس لے سکتا ہے) کیونکہ یہ رشوت ہے۔ اسی طرح فتاوٰی بزازیہ میں ہے۔ (منحۃ الخالق مع بحر الرائق، 3/324)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: یہ روپے جو (نکاح میں دینے کے عوض) باندھے گئے ہیں محض رشوت و حرام ہیں، نہ ان کا کھانا جائز، نہ بانٹ لینا جائز، نہ مسجد میں لگانا جائز، بلکہ لازم ہے کہ جس شخص سے لئے ہیں اسے واپس دیں۔ (فتاوٰی رضویہ، 23/538)

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

08 ربیع الثانی 1438ھ/07 جنوری 2017ء

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

ابو عبید عطاری مدنی

مدنی منّے کی آمد ہوگئی: رحمتِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدینے میں جلوہ گری پر ایک جانب خوش بخت اپنی قسمت چمکا رہے تھے اور اپنے دامن میں ایمان کی دولت سمیٹ رہے تھے۔ دوسری طرف بد بخت لوگ اور کم بخت یہودی اسے غم و غصہ اور حسد و کینہ کا سبب بنا رہے تھے۔ اس دوران یہ خبر گردش کرنے لگی کہ یہودیوں نے مکّے سے آنے والوں پر جادو کروادیا ہے تاکہ ان کے کوئی اولاد نہ ہو اور ان کا سلسلہ یونہی ختم ہوجائے لیکن ایمان والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا پر ثابت قدم تھے جبکہ ہر آنے والا دن یہودیوں کی خوشی کا باعث بنتا جارہا تھا یہاں تک کہ دن ہفتے اور ہفتے مہینوں میں بدل گئے۔ انصار صحابہ کے گھر ننھے مدنی منوں کی آمد ہوگئی لیکن مہاجرین صحابہ کے گھر میں کسی بچے نے آنکھ نہ کھولی۔ بالآخر آٹھویں جبکہ بعض روایتوں کے مطابق بیسویں مہینے شوال المکرم میں خوشی کی مسکراتی ہوئی گھڑی آئی اور ایک مہاجر صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر چاند سے مدنی منّے کی آمد ہوگئی۔ والدِ ماجد اور محترم نانا نے مہاجرین و انصار کو جونہی یہ روح پرور خبر سنائی تو ہر ایک خوشی سے باغ باغ ہوگیا۔ یکبارگی نعرۂ تکبیر بلند ہوا، جس سے مدینے کی فضا گونج اٹھی جبکہ یہودی اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ مدنی منے کو ماں کا دودھ پلانے سے پہلے بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدنی منّے کے کان میں اذان کہنے کا حکم ارشاد فرمایا، پھر کھجور منگوائی، اسے دانتوں سے چبایا اور بطورِ گھٹی اس بچے کے منہ میں رکھی ۔ سعادتوں کے طلبگار نے اسے چوسنا شروع کردیا۔ یوں سب سے پہلے اس مدنی منّے کے پیٹ میں جو چیز پہنچی وہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لعابِ دہن تھا۔ اس کے بعد رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس مدنی منّے کا نام عبد اللہ تجویز کیا۔ (الزرقانی علی المواہب، 2/356)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مہاجرین و انصار کے گھر خوشی کے دیئے روشن کرنے والے یہ مدنی منے حضرت صدیقِ اکبر کے نواسے، حضرت صفیہ بنتِ عبد المطلب کے پوتے، ام المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ کے بھانجے، حضرت زبیر بن عوام کے فرزند ارجمند، حضرت اسماء بنتِ ابو بکر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے لختِ جگر، مشہور صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/410)

تم پیچھے کیوں نہیں ہٹے؟ (حکایت): بچپن میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گزر ہوا تو بچے ڈر کر پیچھے ہٹ گئے مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسی جگہ کھڑے رہے، یہ دیکھ کر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تعجب سے پوچھا: تم دیگر بچوں کے ساتھ پیچھے کیوں نہیں ہٹے؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نہ تو مجرم ہوں کہ آپ سے ڈروں اور نہ ہی راستہ روک کر کھڑا ہوں کہ اپنے قدم پیچھے ہٹاؤں۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 28/165)

خشوع و خضوع کے ساتھ نماز (حکایت): حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا انتہائی توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور قریب ہی آپ کا مدنی منّا موجود تھا کہ اچانک چھت سے ایک سانپ مدنی منّے کے قریب گر پڑا۔ لوگوں نے "سانپ سانپ" کہہ کر شور مچایا اور آخر کار اسے مار دیا۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسی طرح نماز

پڑھتے رہے۔(سیر اعلام النبلاء، 4/464) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب سجدے میں جاتے تو اتنا طویل سجدہ فرماتے کہ پرندے آپ کی پیٹھ کو ٹوٹی ہوئی دیوار کا حصہ سمجھتے اور اس پر بیٹھ جاتے تھے۔
(موسوعہ ابنِ ابی الدنیا، 1/341)

راتوں میں عبادت کے مختلف انداز: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی راتوں کو تین انداز میں تقسیم کیا ہوا تھا، ایک رات عبادت کے دوران کھڑے رہتے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی، ایک رات رکوع میں گزار دیتے، حتّٰی کہ صبح کی سفیدی نمودار ہو جاتی جبکہ ایک رات حالتِ سجدہ میں یوں گزارا کرتے کہ سحر (صبح) ہو جاتی۔(اسد الغابہ، 2/245)

مسجد کا کبوتر: کسی نے والدۂ ماجدہ حضرت اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے آپ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے کی اکثر راتیں قیام میں جبکہ دن روزے میں کٹتے تھے، اسی وجہ سے انہیں حَمَامَۃُ الْمَسْجِد (یعنی مسجد کا کبوتر) کہا جانے لگا۔(حلیۃ الاولیاء، 1/411)

تیرتے ہوئے طواف مکمل کیا (حکایت): حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے رب تعالٰی کو راضی کرنے کے لئے عبادت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے یہاں تک کہ دیگر لوگ عاجز آجاتے چنانچہ ایک مرتبہ مکۂ معظمہ میں گھنگھور گھٹا چھائی اور خوب برکھا (بارش) برسی، پہاڑوں سے برساتی نالہ بہتا ہوا بیت اللہ شریف کے آس پاس جمع ہو گیا یہاں تک کہ لوگوں کے لئے چلنا پھرنا اور طواف کرنا دشوار ہو گیا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تیرنا شروع کر دیا اور تیرتے ہوئے اپنا طواف مکمل کیا۔(موسوعہ ابنِ ابی الدنیا، 8/423)

کعبہ شریف پر ریشمی غلاف: اِبتدائے اسلام میں کعبۂ معظمہ پر چمڑے کا غلاف ہوتا تھا لیکن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تعظیمِ کعبہ کی خاطر ایک نئے اور عمدہ کام کی بنیاد رکھتے ہوئے ریشم کا غلاف چڑھایا۔ اسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کعبۃ اللہ شریف کو خوب خوشبو لگاتے یہاں تک کہ حرم کے اطراف معطر و معنبر ہو جایا کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء، 4/467)

فصیح و بلیغ خطیب: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نہایت فصیح و بلیغ تھے، اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار قریش کے نمایاں خطباء میں ہوا کرتا تھا۔ (تاریخ ابن عساکر، 28/179) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آواز گرج دار اور بلند تھی، حتّٰی کہ جب خطبہ ارشاد فرماتے اور آواز پہاڑوں سے ٹکراتی اور لوٹتی تو یوں معلوم ہوتا کہ پہاڑ ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ داڑھی مبارک میں زرد خضاب لگاتے تھے، جبکہ زلفیں کانوں سے ڈھلک کر گردن کو چھونے لگ جاتی تھیں۔
(سیر اعلام النبلاء، 4/465)

یزید کی بیعت سے انکار کر دیا: حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سچ بولنے والے، حق کی خاطر لڑنے والے اور بے مثال شمشیر زن (تلوار چلانے والے) تھے، چنانچہ یزید نے جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بیعت لینی چاہی تو آپ نے اس کے خط کو پھینک دیا اور فرمایا: میں ناحق مطالبے کو پورا کرنے کے لئے معمولی سی نرمی بھی اختیار نہیں کروں گا۔
(حلیۃ الاولیاء، 1/406)

آپ کی خلافت اور شہادت: 64ھ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خلافت کا اعلان کیا، بعد میں سوائے شام کے سبھی علاقوں پر آپ کی خلافت قائم ہوگئی، سن 73 ہجری میں عبد الملک بن مروان نے اقتدار سنبھال کر اپنی بیعت کا اعلان کیا اور بنو امیہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ کیا۔ حجاج مکہ پہنچ کر "ابو قبیس" نامی پہاڑ پر چڑھا اور اس پر مِنْجَنِیق (پتھر پھینکنے کا آلہ) نصب کرنے کا حکم دیا، پھر اسی منجنیق کے ذریعہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ کے اصحاب پر پتھر برسائے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس ظالم کی فوجوں کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب چھتوں پر چڑھ کر دشمن پر اینٹیں پھینکنے لگے، اس دوران دشمن کا پھینکا ہوا ایک پتھر آپ کے سر پر لگا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ زخم کی تاب نہ لاسکے اور زمین پر تشریف لے آئے۔ دشمن نے آگے بڑھ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا۔(حلیۃ الاولیاء، 1/407) یہ واقعہ 17 جُمادَی الاولٰی 73 ہجری میں پیش آیا۔ (تاریخ الخلفاء، ص:169)

معاشرے کے ناسور

دودھ میں ملاوٹ

محمد آصف عطاری مدنی

دودھ انسان کی پہلی خوراک بنتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ماں کا دودھ اسے وہ غذائیت دیتا ہے جو اس کی نشوو نُما کے لئے ضروری ہوتی ہے، پھر جب بچہ تھوڑا بڑا ہوتا ہے تو بھینس، گائے اور بکری وغیرہ کا دودھ اسے بڑھاپے تک توانائی دیتا ہے۔ اللہُ رَحْمٰن کی شان دیکھئے کہ حیوان جو چارہ کھاتا ہے دودھ اور خون اسی سے بنتا ہے جبکہ بقیہ حصہ گوبر میں تبدیل ہوجاتا ہے لیکن دودھ میں خون اور گوبر کا رنگ دکھائی دیتا ہے نہ کوئی بُو آتی ہے بلکہ وہ صاف و شفاف ہوتا ہے۔

دودھ ہماری ضرورت ہے دودھ میں 10 سے زیادہ غذائی اجزا، معدنیات، حیاتین، پروٹینز، نشاستہ اور چکنائیاں پائی جاتی ہیں، یہ اجزا ایک صحت مند جسم کے لیے لازمی خیال کئے جاتے ہیں اور مُختلف بیماریوں سے ہماری حفاظت کرتے ہیں جبکہ دودھ کا استعمال نہ کرنے کی وجہ سے معدنی اجزا کی کمی کے سبب دانتوں، ہڈیوں، پٹھوں، آنتوں وغیرہ کے مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔

فی زمانہ دودھ چار طریقوں سے ہم تک پہنچتا ہے (1) کھلا دودھ، جو گوالوں کے ذریعے پہنچتا ہے، ہمارے ملک کی اکثریت یہ دودھ استعمال کرتی ہے (2) ٹیٹرا پیکنگ، یہ دودھ گتے کے ایسے ڈبوں میں فروخت ہوتا ہے جن کی اندرونی سائیڈ پر دھات کی باریک تہ چڑھی ہوتی ہے (3) بوتل یا پلاسٹک کی مضبوط تھیلیوں میں (4) خشک دودھ۔

کیا ہم خالص دودھ پیتے ہیں؟ زیادہ عرصہ نہیں گزرا جب دودھ میں پانی کی ملاوٹ چوری چُھپے ہوتی تھی لیکن پانی ملانے کو بہت بُرا اور معیوب سمجھا جاتا تھا لیکن اب دودھ میں جو کچھ ملایا جاتا ہے اسے دیکھ کر تو کسی نے یہاں تک کہہ ڈالا: "پانی ملانے والا توان کے مقابلے میں شریف معلوم ہوتا ہے۔"

جعلی دودھ کی تیاری کا انکشاف بعض لوگ دودھ کے نام پر کیا سپلائی کرتے ہیں! بطورِ نمونہ صرف ایک خبر ملاحظہ کیجئے چنانچہ گوجرانوالہ میں 24 اقسام کے مُضرِ صحت کیمیکلز کے آمیزے سے تیار کئے جانے والے جعلی دودھ کی فروخت کا انکشاف ہوا ہے، فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر نے بتایا کہ جعلی دودھ کی تیاری کرنے والے گروہوں نے دیہاتی علاقوں میں اڈے قائم کررکھے ہیں۔ جعلی دودھ کے لیبارٹری ٹیسٹ سے معلوم ہوا ہے کہ گوالے اور جعلساز **یوریا کھاد، چاک پاؤڈر، کیمیکل، سوڈیم کاربونائیٹ، گندا پانی، فارمولین اور دیگر کیمیکلز سے جعلی دودھ تیار کرتے ہیں** جو کئی روز تک پڑا رہتا ہے۔ جعلی دودھ کو محفوظ رکھنے اور بدبو سے بچانے کیلئے سوڈیم کاربونائیٹ، ڈیٹرجنٹ پاؤڈر، خشک دودھ، صابن کا استعمال کیا جاتا ہے جبکہ طویل عرصہ محفوظ رکھنے کیلئے فارمولین ڈالا جاتا ہے۔
(دنیا اخبار آن لائن 5 جنوری 2017)

دودھ کے ساتھ کیا کچھ ہوتا ہے؟ ایک تحقیق کے مطابق دودھ میں **پہلی ملاوٹ** گوالا کرتا ہے، بعض گوالے بھینس کو انجکشن لگاتے ہیں جس کے فوری بعد وہ دودھ دے دیتی ہے اور یہ دودھ مقدار میں زیادہ بھی ہوتا ہے، اس دودھ میں انجکشن کا اثر بھی شامل ہوجاتا ہے جو بچوں کی صحت کے لئے نہایت نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد چھوٹی مشینوں کے ذریعے دودھ سے کریم نکال کر اس کا مکھن اور دیسی گھی بنا کر مارکیٹ میں بیچ دیا جاتا ہے۔ اب جو پتلا دودھ بچتا ہے، اس میں ڈیٹرجنٹ پاؤڈر ڈالا جاتا ہے تاکہ دودھ گاڑھا ہوجائے، اس سے دودھ میں جھاگ بھی بن جاتی ہے، پھر اس پاؤڈر کی کڑواہٹ ختم کرنے اور دودھ کو چمکدار بنانے کے لئے بلیچنگ پاؤڈر شامل کردیا جاتا ہے۔ اس کے بعد گوالے یہ دودھ بڑے **بیوپاریوں** کو بیچ دیتے ہیں۔ بعض ظالم بیوپاری اس میں مزید ایسے خطرناک

کیمیکلز ملادیتے ہیں جو دودھ کو خراب ہونے سے تو محفوظ رکھتے ہیں لیکن صحت کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں، ان میں سے ایک فارمولین بھی ہے جسے لاشوں کو محفوظ رکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر یہ دودھ ہوٹلوں' چائے خانوں' مٹھائی بنانے والوں، دودھ دہی کی دکانوں، بسکٹ بنانے والے کارخانوں اور گھروں پر سپلائی کیا جاتا ہے، وہ دودھ جسے قدرت نے صحت بخش، لذیذ اور توانائی سے بھرپور بنایا تھا، بعض انسانوں نے ہم تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے کیمیکل زَدہ اور نقصان دِہ بنادیا۔

دوسرے نمبر پر ٹیٹرا پیک دودھ آتا ہے، اس کے لیے دودھ کو کم و بیش 135 سینٹی گریڈ تک اُبالا جاتا ہے، یہ درجہ حرارت دودھ کو زیادہ عرصے تک محفوظ تو کر دیتا ہے لیکن غذائیت کا خاتمہ کر دیتا ہے کیونکہ دودھ سفید پانی بن جاتا ہے جسے دوبارہ دودھ کی شکل دینے کے لئے اس میں خشک دودھ' پام آئل، فارمولین اور دیگر چیزیں ملائی جاتی ہیں، یہ ملاوٹ بلڈ پریشر اور دل کے امراض کا سبب بنتی ہے۔

تیسرے نمبر پر بوتل اور لفافے کا دودھ آتا ہے، یہ دودھ کم و بیش 85 سینٹی گریڈ تک ابالا جاتا ہے اور یہ دو سے تین دن تک قابلِ استعمال رہتا ہے لیکن مبیّنہ طور پر کیمیکلز اور دیگر پاؤڈر اس میں بھی شامل کئے جاتے ہیں۔

چوتھا نمبر خشک دودھ کا ہے۔ ماہرین کے نزدیک اس کو دودھ کہنا ہی غلط ہے کیونکہ یہ پاؤڈر، چینی اور نامعلوم کیمیکلز کا مرکب ہوتا ہے، جسے خوبصورت پیکنگ میں بیچا جاتا ہے۔ کئی لوگ اس دودھ کی چائے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ خشک دودھ کالی چائے کو سفید کر دیتا ہے لیکن جسم کے کئی حصوں کو داغدار کر دیتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ

ججوں کے تاثرات جون 2016ء میں لاہور ہائیکورٹ میں دودھ میں ملاوٹ کے حوالے سے مقدمہ دائر کیا گیا جس کے نتیجے میں ججز نے لیبارٹری سے دودھ کی چیکنگ کروانے کا آرڈر دیا۔ لیبارٹری نے رپورٹ دی کہ کھلے دودھ کے علاوہ ڈبہ بند دودھ میں بھی ڈیٹر جنٹ پاؤڈر اور کیمیائی مادے ملائے جاتے ہیں۔ یہ رپورٹ دیکھ کر ججوں نے اپنے تاثرات دیئے:

زہریلا دودھ پلا کر شہریوں کو مارنے کی کوشش نہ کی جائے، کورٹ بچوں کو زہریلا دودھ پلانے کی اجازت نہیں دے گی۔

دل نہیں مانتا اگر کوئی کہے کہ دل نہیں مانتا کہ انسان اتنا گر بھی سکتا ہے کہ وہ دودھ میں اس طرح کی خطرناک چیزیں ملائے، تو اخباری اور لیبارٹری رپورٹس اور ججوں کے تاثرات آپ پڑھ چکے ہیں، مزید تسلی کے لئے خود کسی لیبارٹری سے اپنے گھر آنے والا دودھ چیک کروالیں۔ ہمارا یہ دعویٰ ہر گز نہیں کہ ہر دودھ بیچنے والا ایسا کرتا ہے یا جو دودھ آپ تک پہنچتا ہے وہ ملاوٹ والا ہے لیکن حالات آپ کے سامنے ہیں، آئے روز خبریں چھپتی ہیں کہ لاہور شہر میں ناکے لگا کر موقع پر دودھ چیک کیا گیا اور کیمیکل ملا دودھ تلف کر دیا گیا، سوچئے! اگر اوپر بیان کی گئی خبروں میں آدھا سچ بھی ہے تو ہم کیا پی رہے ہیں؟ دودھ یا کچھ اور!

ملاوٹ کرنے والے ہوش کے ناخن لیں! جو کوئی اس طرح کی خطرناک ملاوٹیں کر کے مسلمانوں کی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے، اسے یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ وہ دنیا کو دھوکا دے سکتا ہے، اپنا جرم ربِّ عَلیم عزوجل سے نہیں چھپا سکتا۔ ایسے لوگ دنیا میں چار پیسے کمانے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو کیا حاصل! جب آخرت ہی داؤ پر لگ گئی۔ بے شک رب کی گرفت بہت سخت ہے، اس گرفت میں آنے سے پہلے پہلے توبہ کر لینے میں بھلائی ہے۔

خالص دودھ کیسے ملے؟ دودھ ہماری ضرورت بھی ہے، اب خالص دودھ کہاں سے ملے؟ موجودہ حالات میں تو اس کا سب سے مُؤثِر حل یہی نظر آتا ہے کہ آدمی خود گھر میں بھینس پال لے یا چند افراد مل کر بھینس رکھ لیں مگر یہ ہر ایک کے لئے آسان نہیں ہے۔ دوسرا حل یہ ہے کہ بھینسوں کے باڑے سے براہِ راست دودھ خریدا جائے جو آپ کی نظروں کے سامنے دودھ نکالے اور ہاتھوں ہاتھ آپ کو دے دے، اس میں کچھ زیادہ رقم دے کر بھینسوں کے مالک کو راضی کیا جاسکتا ہے۔ جسے اپنی صحت عزیز ہو اسے راستہ مل ہی جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان اور صحت کی حفاظت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

اویس یامین عطاری مدنی

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی تحریر و تقریر سے برِّعظیم (پاک و ہند) کے مسلمانوں کے عقیدہ وعمل کی اصلاح فرمائی، آپ کے ملفوظات جس طرح ایک صدی پہلے راہنما تھے، آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔ دورِ حاضر میں ان پر عمل کی ضرورت مزید بڑھ چکی ہے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

1 ذکرِ موت و ذکرِ قبر و ذکرِ آخرت و ذکرِ انبیاء و ذکرِ اولیاء عَلَیْہِمْ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالثَّنَاء سب ذکرِ الٰہی ہیں۔
(فتاویٰ رضویہ مخرّجہ، 156/9)

2 نماز کے مسائلِ ضروریہ کا نہ جاننا فسق (یعنی گناہ وجرم) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرّجہ، 523/6)

3 جس نے قصداً (یعنی جان بوجھ کر) ایک وقت کی نماز چھوڑی ہزاروں برس جہنم میں رہنے کا مستحق ہوا۔
(فتاویٰ رضویہ مخرّجہ، 158/9)

4 گھڑی بھر کا تفکر (یعنی سوچ وبچار) انسانوں اور جِنّوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرّجہ، 151/9)

5 خرابیوں کے اسباب دور کرنا خوبیوں کے اسباب حاصل کرنے سے زیادہ اہم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرّجہ، 551/9)

6 لوگوں کی تالیفِ قلبی (یعنی دل جوئی کرنے) اور ان کو مجتمع (یعنی جمع) رکھنے کے لیے افضل (کام) کو ترک کرنا انسان کے لیے جائز ہے تاکہ لوگوں کو نفرت نہ ہو جائے۔
(فتاویٰ رضویہ مخرّجہ، 680/7)

7 پیر پر طعن و تشنیع (یعنی بُرا بھلا کہنا) اِرتدادِ طریقت (یعنی طریقت سے پھر جانا) ہے اس سے خلافت دَرکنار (یعنی خلافت تو ایک طرف رہی) بیعت سے بھی (انسان) خارج ہوجاتا ہے۔
(فتاویٰ رضویہ مخرّجہ، 551/6)

8 جماعت میں بَرَکت ہے اور دعائے مَجْمَعِ مُسْلِمِیْن اَقْرَبْ بَقَبُوْل (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے۔) (فتاویٰ رضویہ، 184/24)

9 جو اپنے نفس پر اعتماد کرے اس نے بڑے کذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص454)

10 جب فعل کے سنّت اور مکروہ ہونے میں شک ہو تو اس کا ترک (یعنی چھوڑ دینا) بہتر ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرّجہ، 303/8)

11 جو مظلوم کی داد رَسی (یعنی انصاف) پر قادِر ہو اور نہ کرے تو اس کے لئے ذِلّت کا عذاب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 347/24)

12 ہر مسلمان پر فرضِ اعظم ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سب دوستوں سے محبت رکھے اور اس کے سب دشمنوں سے عداوت رکھے۔ یہ ہمارا عین ایمان ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص276)

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال
مُحمّد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مکتوبات سے انتخاب

تقریظ کے طلبگار کے لئے اعتذار

(یہ مکتوب شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے نظرِ ثانی اور قدرے تغیّر کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سگِ مدینہ ابو بلال محمد الیاس قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے عزیزی مُحِبّی۔۔۔ کی خدمت میں مَدَنی مٹھاس سے تربتر خوشبودار سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ!

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ عَلٰی کُلِّ حَال!

اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دارَین کی مَسَرَّتیں اور شاد کامیاں نصیب فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مَغْفِرت فرما کر آپ کو اپنے پیارے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جنّت الفِردوس میں پڑوس عطا کرے۔ اللہ تبارک و تعالٰی یہ دُعائیں آپ کے صدقے مجھ جنّتُ الفِردوس کے طلبگار کے حق میں بھی قبول فرمائے۔ آمین

پیارے اسلامی بھائی! کسی کتاب پر تأثرات لکھنے کے لیے اُس کا بِالْاِسْتِیْعَاب (مکمل طور پر) مُطالَعہ کیا جائے اور حسبِ ضرورت دیئے گئے حوالہ جات کو کُتُبِ مُحَوَّلَہ (حوالے والی کتابوں) سے ملایا جائے، یہ میرا خیال ہے۔

اب اپنے اس اُصول پر عمل کرنے جاؤں تو اس کے لیے اچھا خاصا عِلم اور ڈھیروں وقت دَرکار ہے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ دونوں ہی معاملات میں قطعاً مجبور و معذور ہے۔ اگر اپنی تصنیف یا تالیف سے اُمّت کو نفع پہنچانا مقصود ہو تو میری رائے یہ ہے کہ صِرف و صِرف اکابِر عُلَمائے اہلسنّت کی خدمت میں رُجوع کرنا چاہیے تاکہ شَرعی، عِلْمی یا فَنّی اَغْلاط ہوں تو دُرُست کی جاسکیں۔ اس طرح اِسلامی کتاب کی اِفادِیت کو مدینے کے 12 بارہ چاند لگ سکتے ہیں اور اُمّت کو بہت فیض مل سکتا ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے: "خَیۡرُ النَّاسِ مَنۡ یَّنۡفَعُ النَّاسَ یعنی لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔"

(کنزالعمال، 8/54، جزء:16، حدیث:44147)

مجھے میری عِلْمی بے بِضاعتی (بے سامانی) اور عَدِیۡمُ الۡفُرۡصَتی (فرصت نہ ہونے) کے سبب معذور رکھیں۔ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کے مُتَعَدّد کام بھی کرنے ہوتے ہیں۔ پاکستان کے علاوہ دیگر مَمالِک کے عُلَمائے اہلسنّت کی بھی ایک تعداد سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کے ساتھ حُسنِ ظن رکھتی ہے اور گاہے گاہے اپنی تحریرات پر تأثرات کا مُطالَبہ رہتا ہے، مجھ سے تو سب کے لیے معذرت نامہ تحریر کرنا بھی دُشوار ہوتا ہے لہٰذا میری بے ربط تحریر کا عکس حاضرِ خدمت ہے، محسوس نہ فرمائیے گا۔ میری معذرت کو قبول فرما لیجئے۔ وَالۡعُذۡرُ عِنۡدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقۡبُوۡلٌ (یعنی مہربان لوگ معذرت قبول کرلیتے ہیں)۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

وَالسَّلَامُ مَعَ الۡاِکۡرَام

کاشف شہزاد عطاری مدنی

"نیند" ایک عظیم نعمت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحت مند زندگی گزارنے کے لیے اچھی خوراک کے ساتھ ساتھ مناسب مقدار میں "نیند" بھی ضروری ہے۔ "نیند" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے کہ اس کی بدولت انسان تازہ دم ہوجاتا ہے، اگر انسان کی "نیند" پوری نہ ہو تو کام کاج ہو یا تعلیم ہر کام متأثر ہوتا ہے۔ بدن کو آرام و سکون پہنچانے کا ایک بہترین طریقہ "نیند" ہے چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہاری "نیند" کو آرام کیا۔ (پ30، النبا: 9) تمہارے جسموں کے لیے تاکہ اس سے کوفت اور تکان دور ہو اور راحت حاصل ہو۔ (خزائن العرفان) "نیند" بڑے پہلوان کو پچھاڑ دیتی ہے، "نیند" بڑے عالِم کا عِلم بُھلا دیتی ہے "نیند" سے انسان کی بے بسی ظاہر ہوتی ہے۔ (نور العرفان)

کس کو کتنا سونا چاہیے؟

عمر کے مختلف ادوار کے اعتبار سے انسان کو "نیند" کی مختلف مقدار درکار ہوتی ہے۔ طِبّی تحقیق کے مطابق کم سِن بچوں کے لیے 12 سے 15 گھنٹے، 15 سے 40 سال والوں کے لیے 7 سے 8 گھنٹے جبکہ 40 سال سے زائد عمر والوں کے لیے 6 گھنٹے کی "نیند" ضروری ہے۔

"نیند" پوری نہ ہونے کے نقصانات

"نیند" پوری نہ ہونے کے متعدّد جسمانی، روحانی اور معاشرتی نقصانات ہیں۔ مسلسل "نیند" پوری نہ ہونے پر ملازم اگر ڈیوٹی کے اوقات میں سوتا یا اونگھتا رہے تو اس سے نہ صرف اس کا کام متأثر ہوگا بلکہ انجامِ کار اسے نوکری سے بھی ہاتھ دھونا پڑسکتا ہے۔ ڈرائیور یا پائلٹ کی "نیند" پوری نہ ہو تو نہ صرف اس کی بلکہ مسافروں کی جان بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ کئی حادثات کے بعد جب تحقیقات ہوئیں تو حادثے کا بنیادی سبب ڈرائیور کا دورانِ ڈرائیونگ اونگھنا پایا گیا۔ طالبِ عِلم کی "نیند" پوری نہ ہو تو کلاس کے دوران اُستاد کی بیان کردہ باتوں کو سمجھنا اور محفوظ کرنا اس کے لیے دشوار ہوگا۔ الغرض جو شخص جس بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو، "نیند" کا فطری تقاضا پورا نہ ہونا اس کے لیے جسمانی اور روحانی اعتبار سے نقصان دِہ ہے۔ مسلسل "نیند" کی کمی انسان کے مزاج میں جھنجھلاہٹ اور چڑچڑا پن پیدا کردیتی ہے، وہ معمولی باتوں پر طیش میں آجاتا اور سامنے والے کو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر کوئی اس سے دور بھاگتا ہے۔ بلڈ پریشر اور ڈپریشن کے مریضوں کی اگر "نیند" پوری نہ ہو تو ان کی بیماری میں شدت آجاتی ہے جبکہ "نیند" پوری ہونے سے مرض میں افاقہ ہوتا ہے۔ دماغ کے خلیے (Cells) اگر مسلسل کام کرتے رہیں اور انہیں آرام کا وقت نہ ملے تو ان سے Free Radicals خارج ہوتے ہیں جو جسم کے تندرست خلیوں پر حملہ آور ہو کر انہیں کمزور کر دیتے ہیں اور انسان مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے جن میں پاگل پن نمایاں بیماری ہے۔

زیادہ سونے کے نقصانات

جس طرح "نیند" کی کمی کے نقصانات ہیں یونہی "نیند" کی زیادتی بھی نقصان سے خالی نہیں۔ حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں اِستِفسار کیا: کیا جنتیوں کو "نیند" آئے گی؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "نیند" موت کی بہن ہے اور

جنتیوں کو موت نہیں آئے گی۔(مشکوۃ المصابیح،2/336، حدیث:5654)

(”نیند“ موت کی بہن ہے) کیونکہ اس میں عمل کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے۔(اور اہلِ جنت کو موت نہیں آئے گی) اس لیے وہ سوئیں گے بھی نہیں۔ اس حدیثِ پاک میں ”نیند“ کی کثرت کی مذمت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ نہ صرف اس کے اخروی بلکہ دنیوی نقصانات بھی کثیر ہیں۔ ”نیند“ کی کثرت سے غفلت پیدا ہوتی ہے، بلغم کی کثرت ہوتی، معدہ کمزور اور منہ بدبودار ہوتا ہے۔ زیادہ ”نیند“ نظر اور جسم کو کمزور کر دیتی ہے۔ یہ تمام نقصانات عصر اور صبح کے وقت کی ”نیند“ کے علاوہ ہیں جبکہ ان دونوں اوقات میں سونے کا نقصان اور زیادہ ہوتا ہے۔ طبّی اعتبار سے دن میں سونا رات میں سونے سے زیادہ نقصان دِہ ہے۔(فیض القدیر،6/390، تحت الحدیث:9325، ملخصًا)

”نیند“ نہ آنے کی وجوہات

جن کو ”نیند“ نہ آنے کی شکایت ہو انہیں درج ذیل باتوں پر غور کر کے ان کا ازالہ کرنا چاہیے: خواب گاہ کا پُرسکون نہ ہونا، وہاں شور شرابے کی آوازیں آنا، بستر یا تکیے کا آرام دِہ نہ ہونا، سونے کے معمول کا متأثر ہوجانا مثلاً دس بجے سونے والے کا بارہ بجے سونا، بہت کم یا بہت زیادہ کھانا، سگریٹ نوشی، چائے، کافی، چاکلیٹ یا سافٹ ڈرنکس کا زیادہ استعمال، رات دیر تک ٹی وی، کمپیوٹر یا موبائل پر مصروف رہنا۔ طبّی تحقیق کے مطابق ٹی وی، موبائل اور کمپیوٹر سے نکلنے والی شعاعیں (Radiation) براہِ راست ”نیند“ کے خلیوں کو متأثر کرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ عموماً ٹی وی دیکھتے ہوئے یا موبائل سے کھیلتے ہوئے ”نیند“ کافی دیر سے آتی ہے۔ ڈاکٹر حضرات کی رائے کے مطابق بچوں کے بیڈ روم میں میڈیا سے متعلق کوئی بھی چیز مثلاً ٹی وی، کمپیوٹر، وڈیو گیم، ڈی وی ڈی پلیئر، موبائل فون وغیرہ نہیں ہونا چاہیے۔

خواب آور ادویات کے نقصانات

ایک تحقیق کے مطابق گزشتہ چند سالوں میں وطنِ عزیز پاکستان میں خواب آور ادویات کے استعمال میں سو فیصد (100%) اضافہ ہوا ہے اور ایک سو تیس سے زائد کمپنیاں ان ادویات کی تیاری میں مصروف ہیں۔ لگ بھگ ساٹھ لاکھ سے زائد پاکستانی ان ادویات کا استعمال کرتے ہیں جن میں سے اسی فیصد (80%) کی عمر تیس سے پچاس سال کے درمیان ہے جبکہ اس عمر کے افراد میں بھی ساٹھ فیصد (60%) سے زائد خواتین ان ادویات کو استعمال کرتی ہیں۔ ان ادویات کے استعمال سے اگرچہ نیند تو آجاتی ہے لیکن قدرتی ”نیند“ کے جو فوائد ہیں وہ حاصل نہیں ہوتے۔ خواب آور ادویات کے مسلسل استعمال سے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ دوا کارگر ثابت نہیں ہوتی، اب دوا کی مقدار میں اضافہ کرنا پڑتا ہے اور بسا اوقات یہ مقدار اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ اس کے استعمال سے کوما (مسلسل بے ہوشی) میں جانے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ خواب آور ادویات کا استعمال صرف ڈاکٹر کے مشورے سے اور تجویز کردہ مقدار میں ہی کرنا چاہیے۔

”نیند“ کا بہترین وقت

بد قسمتی سے آج کل ہمارے معاشرے میں رات دیر تک جاگنے اور پھر دوپہر چڑھے تک سونے کا معمول عام ہوتا جارہا ہے جو نہ صرف شرعی لحاظ سے ناپسندیدہ بلکہ طبّی لحاظ سے بھی نقصان دِہ ہے۔ اگر آپ صحت مند زندگی گزارنے کے خواہش مند ہیں تو رات کو دینی مشاغل سے فارغ ہو کر جلد سوجائیے کہ رات کا آرام دن کے آرام کے مقابلے میں زیادہ صحت بخش ہے اور عین فطرت کا تقاضا بھی، چُنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

وَ مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس نے اپنی مہر (رحمت) سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل ڈھونڈو (یعنی کسبِ معاش کرو) اور اس لیے کہ تم حق مانو۔ (پ20، القصص:73)

اس سے معلوم ہوا کہ کمائی کے لیے دن اور آرام کے لیے رات مقرر کرنی بہتر ہے۔ رات کو بِلا وجہ نہ جاگے، دن میں بیکار نہ رہے اگر معذوری (مجبوری) کی وجہ سے دن میں سوئے اور رات کو کمائے تو حرج نہیں جیسے رات کی نوکریوں والے ملازم وغیرہ۔(انمول ہیرے، ص20)

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
(حدائقِ بخشش، ص111)

بے خوابی کے 5 علاج

(1) "نیند" نہ آتی ہو تو سونے سے قبل: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (پ 22، الاحزاب: 56) پڑھ کر دُرود شریف پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ "نیند" آجائے گی۔

(2) "نیند" نہ آتی ہو تو پارہ 30 سُوْرَۃُ النَّبَا کی آیت نمبر 9: وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ باربار پڑھے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جلدی "نیند" آجائے گی۔

(3) جس کو "نیند" نہ آتی ہو وہ یا تو کچی پیاز چبا کر کھالے یا اُبلی ہوئی پیاز گرم دودھ میں ڈال کر استعمال کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوب "نیند" آئے گی۔ (گھریلو علاج، ص 28)

(4) جس کو دَرد وغیرہ کے سبب "نیند" نہ آتی ہو تو اُس کے پاس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے پڑھنے سے اُس کو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ "نیند" آجائے گی نیز اللّٰہ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مریض جلد صحّت یاب بھی ہو جائے گا۔ (مریض کو پڑھنے کی آواز نہ جائے اِس کی احتیاط کیجئے)

(5) اگر "نیند" نہ آتی ہو تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 11 بار پڑھ کر اپنے اُوپر دم کر دیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ "نیند" آجائے گی۔ (بیمار عابد، ص 26)

کن اوقات میں نہیں سوناچاہیے

عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلٰی، 4/278، حدیث: 4897)

دن کے ابتدائی حصّہ میں سونا یا مغرب و عشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، 3/436)

مدنی مشورہ: سونے اور جاگنے کی سنتیں اور آداب سیکھنے کے لیے 101 مدنی پھول صفحہ 29 ملاحظہ فرمائیے۔

میں سو جاؤں یامصطفٰے کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علٰی کہتے کہتے

پردہ پوشی

ابو واصف عطاری مدنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی ذات اچھائیوں اور بُرائیوں کا مجموعہ ہے، اس کی بعض برائیاں وخامیاں دوسروں کو معلوم ہوتی ہیں اور کچھ چھپی رہتی ہیں۔ مگر چند لوگوں کی طبیعت مکھی کی طرح ہوتی ہے جو سارا جسم چھوڑ کر زخم پر بیٹھنا پسند کرتی ہے، چنانچہ یہ لوگ دوسروں کی چھپی ہوئی برائیوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ان بُرائیوں اور عیبوں کو دوسروں پر کھولنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ اس قسم کے جملے ان کی زبان پر آتے رہتے ہیں: ● ارے تمہیں پتہ چلا! فلاں کی اپنی بیوی سے کل زبردست لڑائی ہوئی ● فلاں کو اس کے مالکِ مکان نے بہت ذلیل کیا ● فلاں بہت ڈرپوک ہے، کل گھر میں چوہا آگیا تو ڈر کے مارے گلی میں آگیا تھا ● فلاں بہت لالچی ہے ● فلاں کا بچہ پڑھائی میں بہت کمزور ہے اسے روزانہ اسکول میں سزا ملتی ہے ● فلاں عورت کی اپنی ساس سے نہیں بنتی، کل ہی ان کی تُوتُو میں میں ہوئی ہے ● فلاں شخص فلاں کے گھر رشتہ مانگنے گیا تو انہوں نے ذلیل کر کے گھر سے نکال دیا وغیرہ۔ اس کام میں انہیں عجیب قسم کی شیطانی لذّت ملتی ہے۔ انہیں یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ خود کتنے بُرے کام کر چکے ہیں۔

ایک بُرا کام تو یہ کہ دوسروں کے عیب جاننے کی جستجو کی اور اس سے قرآنِ پاک میں منع کیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: وَلَا تَجَسَّسُوْا (پ26، حجرات:12) ترجمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔ یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور اُن کے چُھپے حال کی تلاش میں نہ رہو، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی سَتّاری سے چُھپایا۔ (خزائن العرفان)

دوسرا یہ کہ اس کے عیبوں کو اچھالا اور لوگوں میں عام کیا، یہ بھی مذموم (یعنی بُرا) ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے عیب کھول دے گا اور جس کے عیب اللہ عَزَّوَجَلَّ ظاہر کرے وہ مکان میں ہوتے ہوئے بھی ذلیل و رسوا ہو جائے گا۔ (ترمذی، 3/416، حدیث:2039)

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: **یہ قانونِ قدرت ہے کہ جو کسی کو بِلا وجہ بدنام کرے گا قدرت اسے بدنام کر دے گی۔** (مراٰۃ المناجیح، 6/618)

گناہ جھڑتے دکھائی دیتے تھے

حکایت: ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامع مسجد کُوفہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو کرتے ہوئے دیکھا، اُس سے وُضو میں اِستِعْمال شُدہ پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: بیٹا! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کر لے۔ اُس نے عرض کی: میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو مُلاحَظہ فرمایا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا: میرے بھائی! بدکاری سے توبہ کر

لے۔ اُس نے عرض کی: میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو دیکھا تو اُس سے فرمایا: شَراب پینے اور گانے باجے سُننے سے توبہ کرلے۔ اُس نے عرض کی: میں نے توبہ کی۔ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غیبی باتوں کے اِظہار کے باعث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہوجاتے تھے لٰہذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ خُداوندی میں غیبی باتوں کے اِظہار کے ختم ہوجانے کی دُعا مانگی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قَبول فرمالی جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہوگئے۔

(المیزانُ الکبریٰ، جزء:1، ص130)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تھا ہمارے بزرگانِ دین کا انداز کہ دوسروں کا عیب نہ دیکھنا پڑے، اس کے لیے دعا مانگی، اللہ تَعَالٰی ہمیں بھی دوسروں کے عیب ڈھونڈنے، انہیں اچھالنے سے بچائے۔ اگر بغیر کوشش کے کسی کے عیب معلوم ہو بھی جائیں تو "پَردہ پوشی" کرنی چاہیے، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے کسی مسلمان کی "پَردہ پوشی" کی اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس کی "پَردہ پوشی" فرمائے گا۔ (مسلم، ص1110، حدیث:2699، ملتقطاً) مراٰۃ المناجیح میں ہے: (یعنی) چُھپے ہوئے عیب ظاہر نہ کرے! بشرطیکہ اس ظاہر نہ کرنے سے دین یا قوم کا نقصان نہ ہو، ورنہ ضرور ظاہر کردے! کفار کے جاسوسوں کو پکڑوائے! خفیہ سازشیں کرنے والوں کے راز کو طَشْت اَزْبام (یعنی ظاہر) کرے! ظلماً قتل کی تدبیر کرنے کی مظلوم کو خبر دے دے! اخلاق اور ہیں، معاملات اور سیاسیات کچھ اور۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/189)

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص334)

ویلنٹائن ڈے کیا ہے؟

تیسری صدی عیسوی کے **ویلنٹائن** نامی پادری کو بادشاہ کی نافرمانی پر جیل میں ڈالا گیا، جیل میں پادری اور جیلر کی لڑکی کے مابین عشق ہوگیا، بادشاہ کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے پادری کو پھانسی دینے کا حکم صادر کردیا، چنانچہ 14 فروری کو اس پادری کو پھانسی دیدی گئی اس کے بعد سے ہر 14 فروری کو یہ محبت کا دن اس پادری کے نام **ویلنٹائن ڈے** کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس تہوار کو منانے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں **بے پردگی و بے حیائی** کے ساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دین اور **فحاشی و عریانی** کی ہر قسم کا مظاہرہ کھلے عام یا چوری چھپے کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: **"تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔"** (معجم کبیر، 20/211، حدیث:486) عاشق و معشوق کے آپس میں تحائف دینے کے متعلق فقہ کی کتاب "بحر الرائق" میں ہے: "عاشق و معشوق (ناجائز محبت میں گرفتار) آپس میں ایک دوسرے کو جو (تحائف) دیتے ہیں وہ **رشوت** ہے ان کا واپس کرنا واجب ہے اور وہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے۔" (بحر الرائق، 6/441) لٰہذا ان کا آپس میں گفٹ لینا اور دینا دونوں ہی ناجائز و حرام ہے، اگر کسی نے یہ تحائف لئے ہیں تو اس پر توبہ کے ساتھ ساتھ یہ تحائف واپس کرنا بھی لازم ہے۔ (ملخص از ویلنٹائن ڈے، ص،23،19،12،11)

مزید تفصیل کے لیے **"ویلنٹائن ڈے"** رسالے (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

جُمادَی الاولٰی میں کی جانے والی آسان نیکیاں

سب سے افضل ذکر

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب سے افضل ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور سب سے بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔"

(ابن ماجہ، 4/247، حدیث:3800)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سے مراد پورا کلمہ شریف ہے یعنی مع مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کے، ورنہ صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تو بہت سے مُوَحِّد کفار بلکہ ابلیس بھی پڑھتا ہے، وہ مشرک نہیں مُوَحِّد ہے۔ جس چیز سے مؤمن بنتے ہیں وہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ، چونکہ کلمہ شریف سے کفر کی گندگی دور ہوتی ہے، اسے پڑھ کر کافر مؤمن ہوتا ہے، اس سے دل کی زنگ دور ہوتی ہے، اس سے غفلت جاتی ہے، دل میں بیداری آتی ہے، یہ حمدِ الٰہی و نعتِ مُصْطَفوی کا مجموعہ ہے، اس لیے یہ اَفْضَلُ الذِّکْر ہوا۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ صفائی دل کے لیے کلمۂ طیبہ اِکْسِیر ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 3/342)

ستّر ہزار (70000) بار کلمہ طیبہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت سیدنا شیخ مُحْیُ الدِّین ابنِ عربی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیثِ پاک پہنچی تھی: "مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سَبْعِیْنَ اَلْفًا غُفِرَ لَہٗ وَمَنْ قِیْلَ لَہٗ غُفِرَ لَہٗ اَیْضًا یعنی جو شخص ستر ہزار بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور جس کے لئے پڑھا جائے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔" میں نے اتنی مقدار میں کلمۂ طیبہ پڑھا ہوا تھا، لیکن اس میں کسی کے لئے خاص نیت نہ کی تھی۔ ایک مرتبہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ ایک دعوت میں شریک ہوا، اس دعوت کے شرکا میں سے ایک نوجوان کے کشف کا بڑا شُہرہ تھا۔ کھانا کھاتے کھاتے وہ نوجوان رونے لگا۔ میں نے سبب پوچھا تو اس نے کہا: میں اپنی والدہ کو عذاب میں مبتلا دیکھتا ہوں۔ میں نے دل ہی دل میں کلمے کا ثواب اس کی ماں کو بخش دیا۔ وہ نوجوان فوراً ہی مسکرانے لگا اور کہنے لگا: اب میں اپنی ماں کو بہترین جگہ دیکھتا ہوں۔

حضرت سیدنا شیخ مُحْیُ الدِّین ابنِ عربی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرمایا کرتے تھے: "میں نے حدیث کی صحت کو اس نوجوان کے کشف کے ذریعے اور اس نوجوان کے کشف کی صحت کو حدیث کے ذریعے پہچانا۔" (مرقاۃ المفاتیح، 3/222)

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہوگی یا روزِ جزا
دی ان کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص110)

اَشعار کی تشریح

(اس عنوان کے تحت بزرگانِ دین کے اَشعار کے مطالب و معانی بیان کرنے کی کوشش ہوگی)

ابوالحسان عطاری مدنی

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مرتضیٰ! عَتیق و عُمَر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص130)

مشکل الفاظ کے معانی: مرتضیٰ: پسندیدہ، علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا لقب، عتیق: آزاد، صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا لقب

معنیٰ و مفہوم: اس شعر میں اس فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف اشارہ ہے: ابو بکر و عمر انبیا و مرسلین کے علاوہ تمام اگلے پچھلے اَدھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم انہیں اس بات کی خبر نہ دینا۔ (ترمذی، 5/376، حدیث: 3686) مجھ سے پہلے انہیں نہ بتانا کیونکہ میرا بتانا ان کے لئے زیادہ خوشی کا باعث ہوگا۔ (فیض القدیر، 1/117)

دنیا میں جو لوگ اس (یعنی 30 سے 50 سال کی) عمر میں فوت ہوئے اور وہ تھے جنتی، ان سب کے سردار یہ دونوں ہیں ورنہ جنت میں سارے جنتی جوان تیس سالہ ہوں گے کوئی بوڑھاپا اَدھیڑ عمر نہ ہوگا، عورتیں اٹھارہ سالہ، ہمیشہ یہ ہی عمر رہے گی کہ وہاں دن رات مہینے سال نہیں گزرتے۔ جب یہ دونوں حضرات جنتی اَدھیڑوں سے افضل ہوئے تو جنتی جوانوں بچوں سے بھی افضل ہوئے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/385)

ان کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پِسَر پہ پِدَر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص131)

مشکل الفاظ کے معانی: پِسر: بیٹا، پِدَر: باپ

معنیٰ و مفہوم: اے رضا! قیامت کا دن انتہائی ہولناک دن ہوگا۔ اس دن ہر طرف نفسا نفسی کا عالَم ہوگا، دوست دوست سے، بھائی بھائی سے اور باپ بیٹے سے پیچھا چھڑاتا ہوگا یہاں تک کہ دودھ پلانے والی دودھ پیتے کو بھول جائے گی، قیامت کی دہشت سے حمل والیوں کے حمل ساقط ہوجائیں گے۔ اس دن رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی واحد شخصیت ایسی ہوگی جسے اپنی نہیں بلکہ دوسروں کی فکر دامن گیر ہوگی۔ اہلِ محشر طویل عرصے تک قیامت کی گرمی جھیلنے کے بعد جب شفاعت کی درخواست لئے مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بارگاہوں میں حاضری دیں گے تو ہر جگہ سے اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ (یعنی کسی اور کے پاس جاؤ) کہا جائے گا، آخر کار پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تک رسائی ہوگی تو آپ فرمائیں گے: اَنَا لَھَا یعنی شفاعت کے لئے میں ہوں۔

حضرتِ سیّدنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: میں آپ کو (قیامت کے دن) کہاں تلاش کروں؟ ارشاد فرمایا: پہلے مجھ کو پلِ صراط پر تلاش کرنا۔ عرض کیا: اگر آپ پلِ صراط پر نہ ملیں؟ فرمایا: پھر مجھے میزان پر تلاش کرنا۔ عرض کیا: اگر آپ کو وہاں بھی نہ پاؤں؟ ارشاد فرمایا: پھر مجھے حوضِ کوثر پر تلاش کرنا، میں ان تین جگہوں کو نہیں چھوڑوں گا (یعنی ان مقامات میں سے کسی ایک جگہ ضرور ملوں گا)۔ (ترمذی، 4/195، حدیث: 2441)

بیوی کو کیسا ہونا چاہئے ؟

کیسا ہونا چاہئے ؟

عمران اختر عطاری مدنی

شادی کے بعد زندگی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے، اسے پُرسکون اور خوشحال بنانے میں میاں بیوی دونوں کا کردار اہم ہے، چنانچہ انہیں ایک دوسرے کا خیر خواہ، ہمدرد، سُخن فہم (یعنی بات کو سمجھنے والا)، مزاج آشنا (مزاج کو جاننے والا)، غم گسار اور دلجوئی کرنے والا ہونا چاہئے۔ کسی ایک کی سُستی و لاپرواہی اور نادانی گھر کا سکون برباد کر سکتی ہے۔

شوہر کے بارے میں تحریر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (ربیع الآخر 1438ھ / جنوری 2017ء) کے شمارے میں آچکی ہے، اس شمارے میں گھریلو زندگی خوشگوار بنانے میں بیوی کے کردار پر کچھ مختصر معروضات اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیش کی جارہی ہیں۔

(1) شوہر حاکم ہوتا ہے اور بیوی محکوم، اس کے اُلٹ کا خیال بھی کبھی دل میں نہ لائیے، لہٰذا جائز کاموں میں شوہر کی اطاعت کرنا بیوی کو شوہر کی نظروں میں عزت بھی بخشے گا اور وہ آخرت میں انعام کی بھی حقدار ہوگی، چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم ہے: "عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنّت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔"

(مسند امام احمد، 1/406، حدیث:1661)

(2) بیوی کو چاہئے کہ وہ شوہر کے حقوق ادا کرنے میں کوئی کمی نہ آنے دے، چنانچہ معلّمِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا کہ جب شوہر بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو وہ فوراً اس کے پاس آجائے اگرچہ تنور پر ہو۔

(ترمذی، 2/386، حدیث:1163)

(3) بیوی کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ شوہر کے احسانات کی ناشکری سے بچے کہ یہ بُری عادت نہ صرف اس کی دنیوی زندگی میں زہر گھول دے گی بلکہ آخرت بھی تباہ کرے گی، جیسا کہ نبیِّ برحق صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں نے جہنّم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔ وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری اور احسان فراموشی کرتی ہیں۔ (بخاری، 3/463، حدیث:5197، ملتقطاً)

(4) شوہر کام کاج سے گھر واپس آئے تو گندے کپڑے، اُلجھے بال اور میلے چہرے کے ساتھ اس کا استقبال اچھا تأثر نہیں چھوڑتا بلکہ شوہر کیلئے بناؤ سنگار بھی اچھی اور نیک بیوی کی خصوصیات میں شمار ہوتا ہے اور اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرنا اس کے حق میں نفل نماز سے افضل ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا (زیور) پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/126)

(5) بیوی کو چاہئے کہ شوہر کی حیثیت سے بڑھ کر فرمائش نہ کرے، اس کی خوشیوں میں شریک ہو، پریشانی میں اس کی ڈھارس بندھائے، اس کی طرف سے تکلیف پہنچنے کی صورت میں صبر کرے اور خاموش رہے، بات بات پر منہ نہ بُھلائے، برتن نہ پچھاڑے، شوہر کا غصّہ بچوں پر نہ اتارے کہ اس سے حالات مزید بگڑیں گے، اسے دوسروں سے حقیر ثابت کرنے کی کوشش نہ کرے، اس پر اپنے اِحسانات نہ جتائے، کھانے پینے، صفائی ستھرائی اور لِباس وغیرہ میں اس کی پسند کو اہمیت دے، الغرض اُسے راضی رکھنے کی کوشش کرے، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔" (ترمذی، 2/386، حدیث:1164)

(6) شوہر ناراض ہو جائے تو اُس حدیث پاک کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائے جس میں جنتی عورت کی یہ خوبی بھی بیان کی گئی ہے کہ جب اس کا شوہر اس سے ناراض ہو تو وہ کہتی ہے: میرا یہ ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے، جب تک آپ راضی نہ ہوں گے میں سوؤں گی نہیں۔ (معجم صغیر، 1/46)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے گھریلو معاملات بھی شریعت کے مطابق چلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

لباس کی سنتیں اور آداب

عاطف حسین عطاری

لباس اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جو انسانی جسم کو سردی، گرمی اور ماحول کی آلودگی سے بچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ (پ14، النحل:81)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے لئے کچھ پہناوے بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچائیں۔

اتنا لباس جس سے سترِ عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے، فرض ہے اور اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جبکہ اللہ نے دیا ہے تو اُس کی نعمت کا اظہار کیا جائے یہ مستحب ہے۔ خاص موقع پر مثلاً جمعہ یا عید کے دن عمدہ کپڑے پہننا مباح (جائز) ہے۔ اِس قسم کے کپڑے روز نہ پہنے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اِترانے لگے اور غریبوں کو جن کے پاس ایسے کپڑے نہیں ہیں نظرِ حقارت سے دیکھے، لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔ (بہارِ شریعت، 3/409)

مرد کا لباس مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک "عورَت" ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔ (رَدُّالمحتار، 2/93)

عورت کا لباس عورت کا جسم سر سے پاؤں تک ستر ہے جس کا چھپانا ضروری ہے سِوائے چہرے اور کلائیوں تک ہاتھوں اور ٹخنے سے نیچے تک پاؤں کے، کہ ان کا چھپانا نماز میں فرض نہیں، باقی حصّہ اگر کُھلا ہو گا تو نماز نہ ہو گی۔ لہٰذا اُس کا لباس ایسا ہونا چاہئے جو سر سے پاؤں تک اس کو ڈھکا رکھے اور اس قدر باریک کپڑا نہ پہنے جس سے سر کے بال یا پاؤں کی پنڈلیاں یا پیٹ اُوپر سے ننگا ہو۔ گھر میں اگر اکیلی یا شوہر یا ماں باپ کے سامنے ہو تو دوپٹہ اُتار سکتی ہے لیکن اگر داماد یا دوسرا قرابت دار ہو تو سر باقاعدہ ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے اور شوہر کے سوا جو بھی گھر میں آئے وہ آواز سے خبر کرکے آئے۔ (اسلامی زندگی، ص108)

بھڑک دار برقعہ عورت کو لازم ہے کہ لباسِ فاخِرہ، عمدہ برقعہ اوڑھ کر نہ باہر جائے کہ بھڑک دار برقعہ پردہ نہیں بلکہ زینت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/15)

لباس اپنا اپنا مرد عورتوں کا اور عورتیں مردوں کا لباس نہیں پہن سکتیں کیونکہ ایسے مردوں اور عورتوں پر حدیثِ پاک میں لعنت بھیجی گئی ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے عورت کا لباس پہننے والے مرد اور مرد کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد،4/83، حدیث: 4098)

سفید لباس بہتر ہے نبیِّ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اکثر سفید لباس زیبِ تن فرماتے۔ (کشف الالتباس، ص36)

ایک تحقیق کے مطابق سفید لباس ہر قسم کے سخت موسمی تغیُّرات، کینسر، جلدی گلینڈز کے ورم، پسینے کے مَسامات کی بندش اور پھپھوند کے اَمراض جیسی خطرناک اور تکلیف دہ بیماریوں سے حفاظت کرتا ہے۔ (سنتِ مبارکہ، ص603 ملخصاً)

دامن اور آستین کی لمبائی سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔ (بہارِ شریعت، 3/409)

کپڑا پہننے کی دُعا جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ، تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (شعب الایمان، 5/181، حدیث:6285)

مدنی حلیہ داڑھی، زُلفیں، سر پر سبز عمامہ شریف (سبز رنگ گہرا یعنی ڈارک نہ ہو) کلی والا سفید کُرتا، سنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک لمبا، آستینیں ایک بالِشت چوڑی، سینے پر دل کی جانب والی جیب میں نُمایاں مسواک، پاجامہ یا شلوار ٹخنوں سے اُوپر۔ (سر پر سفید چادر اور پردے میں پردہ کرنے کیلئے مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے کتھئی چادر بھی ساتھ رہے تو مدینہ مدینہ)

دعائے عطّار یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور مدنی حُلیے میں رہنے والے تمام اسلامی بھائیوں کو سبز سبز گنبد کے سائے میں شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں اپنے پیارے محبوب صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یااللہ! ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

سودے میں قیمت طے کرنے کی اہمیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے بکر کو موبائل اس طرح فروخت کیا کہ میرے کاروبار میں منافع ہوا تو یہ 60 عمانی ریال کا ہے اور نہیں ہوا تو 100 ریال کا، بکر 60 ریال دے چکا ہے اب تک منافع نہیں ہوا۔ اس بیع کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم

ھدایۃ الحق والصواب

جواب: خرید و فروخت کے صحیح ہونے کے بنیادی اصولوں میں ثمن (Price) کا معلوم ہونا بھی ہے کہ عقد (Agreement/Deal) ہوتے وقت لازمی طور پر قیمت (Price) کا تعین (Determine) ہو جائے۔ اگر سودا ہو جائے لیکن قیمت (Price) میں جہالت (Confusion) باقی رہے تو شریعتِ مطہرہ اس عقد کو فاسد قرار دیتی ہے۔ پوچھی گئی صورت میں کی گئی خرید و فروخت جائز نہیں کہ یہاں قیمت (Price) میں جہالت (Confusion) پائی جا رہی ہے جس کی وجہ سے یہ عقد فاسد یعنی غیر شرعی ہے اور اس کا توڑنا واجب ہے۔ فتاویٰ شامی میں بیع کے صحیح ہونے کی شرائط میں ہے: ''وَمَعْلُومِیَّۃُ الثَّمَنِ بِمَا یَرْفَعُ الْمُنَازَعَۃَ'' ترجمہ: اور ثمن کا اس طرح معلوم ہونا کہ جھگڑا نہ ہو سکے۔ (فتاویٰ شامی، 7/14)

صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں بیع (Selling Deal) کے صحیح ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بیان کرتے ہیں: ''مبیع (Merchandise) و ثمن (Price) دونوں اس طرح معلوم ہوں کہ نزاع (جھگڑا) پیدا نہ ہو سکے اگر مجہول ہوں کہ نزاع ہو سکتی ہو تو بیع (Selling Deal) صحیح نہیں مثلاً اس ریوڑ میں سے ایک بکری بیچی یا اس چیز کو واجبی دام پر بیچا یا اس قیمت پر بیچا جو فلاں شخص بتائے۔ (بہارِ شریعت، 2/617 مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جانداروں کی شکل والے کھلونوں کی خرید و فروخت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل مارکیٹ میں بچوں کے لئے مختلف جانوروں کی شکلوں کے کھلونے ملتے ہیں جو کہ پلاسٹک، لوہے اور پیتل سے بنے ہوتے ہیں کیا بچوں کے لئے یہ کھلونے خریدنا اور بچوں کا ان سے کھیلنا جائز ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم

ھدایۃ الحق والصواب

جواب: پوچھی گئی صورت میں یہ کھلونے خریدنا بھی جائز ہے اور بچوں کا ان سے کھیلنا بھی جائز ہے، لیکن ایک بات کا ضرور خیال رکھا جائے کہ وہ کھلونے نہ خریدے جائیں جن میں میوزک جیسی نحوست ہوتی ہے۔ ردّالمحتار میں کھلونے کے متعلق خاتَمُ المُحَقِّقِین علامہ ابنِ عابدین شامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: لَوْ کَانَتْ مِنْ خَشَبٍ اَوْ صُفْرٍ جَازَ ترجمہ: کھلونے اگر لکڑی یا پیتل کے ہوں تو ان کو خریدنا جائز ہے۔ (ردالمحتار، 7/505)

صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ امجدیہ میں لکھتے ہیں: ”لوہے، پیتل، تانبے کے کھلونوں کی بیع (Sale Agreement) جائز ہے کہ یہ چیزیں مالِ متقوم (وہ مال جس سے نفع اٹھانا جائز ہو) ہیں۔“ (فتاویٰ امجدیہ، 4/232)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: ”معلوم ہوا کہ ان کا تصویر ہونا وجہِ عدمِ جوازِ بیع (Reason Of Impermissibility of deal) نہیں۔“ (فتاویٰ امجدیہ، 4/233)

مزید فرماتے ہیں: ”رہا یہ امر کہ ان کھلونوں کا بچوں کو کھیلنے کے لئے دینا اور بچوں کا ان سے کھیلنا یہ ناجائز نہیں کہ تصویر کا بروجہِ اعزاز (As Respect) مکان میں رکھنا منع ہے نہ کہ مطلقاً یا بروجہ اہانت بھی۔“ (فتاویٰ امجدیہ، 4/233)

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تصاویر والی اشیاء کی خرید و فروخت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جن چیزوں پر تصویریں چھپی ہوں مثلاً صابن وغیرہ ان کو خریدنا کیسا؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم

ھدایۃ الحق والصواب

جواب: سوال میں بیان کردہ چیزوں کا خریدنا بلاشبہ جائز ہے کیونکہ خریدنے والے کا مقصود چیز خریدنا ہوتا ہے نہ کہ تصویر۔ جیسا کہ مفتی وقارُ الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تصویر والی کتب کی خرید و فروخت کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”صورتِ مسئولہ میں ان کتابوں کو بیچنا جائز ہے کہ یہ کتابوں کی خرید و فروخت کرنا ہے نہ کہ تصاویر کی۔ البتہ علیحدہ سے تصویر کا بیچنا حرام ہے۔“ (وقار الفتاویٰ، 1/218)

تنبیہ: دکاندار پر لازم ہے کہ جن اشیاء پر عورتوں کی تصاویر ہوتی ہیں ان کو نمایاں کرنے سے اجتناب کرے۔

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سید انعام رضا عطاری مدنی

اپنے اور اپنے بال بچوں کی کفالت کے لیے بقدرِ ضرورت حلال روزی کمانا فرض ہے۔ حلال روزی کمانے کے بہت سے ذَرائع ہیں جن میں سے ایک بہترین ذَرِیعہ "تجارت" ہے۔ تجارت کرنا جہاں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے وہاں کمائی کا ایک بہترین ذَرِیعہ بھی ہے۔ "رب تعالیٰ نے رِزق کے دس حصّے کئے نو حصّے تاجر کو دیئے اور ایک حصّہ ساری دُنیا کو۔" (اسلامی زندگی، ص149)

"**تجارت**" اچھی کمائی اور دُنیا و آخرت کی بھلائی کا سبب اسی صورت میں بن سکتی ہے جبکہ تاجر سچائی اور دیانت داری سے کام لے جیسا کہ سرورِ ذیشان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بیشک سب سے اچھی کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، امین بنائے جائیں تو خیانت نہ کریں، وعدہ کریں تو خلاف ورزی نہ کریں، (دوسروں سے) کوئی چیز خریدیں تو اس کی مذمت نہ کریں، (اپنی چیز) جب فروخت کریں تو اس کی بیجا تعریف نہ کریں اور جب ان پر قرض ہو تو (اس کی ادائیگی میں) ٹال مٹول نہ کریں اور ان کا کسی پر قرض ہو تو اس پر (وصولی میں) تنگی نہ کریں۔ (شعب الایمان، 4/221، حدیث: 4854)

اگر کوئی تاجر جھوٹ، خیانت اور دھوکا دہی سے اِجتناب کرتے ہوئے سچائی اور امانت داری کے ساتھ تجارت کرے تو دُنیا میں کامیابی کے ساتھ ساتھ آخرت کی سرخروئی بھی اس کا مقدر بن سکتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔ (ترمذی، 3/5، حدیث: 1213)

اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دِیگر پیشوں سے تجارت اعلیٰ پیشہ ہے، پھر تجارت میں غلّہ کی، پھر کپڑے کی، پھر عطر کی تجارت افضل ہے۔ ضروریاتِ زندگی اور ضروریاتِ دِینی کی تجارت، دوسری تجارتوں سے بہتر ہے۔ پھر سچا تاجر مسلمان، بڑا ہی خوش نصیب ہے کہ اسے نبیوں، ولیوں کے ساتھ حشر نصیب ہوتا ہے۔ مگر یہ ہمراہی ایسی ہو گی جیسے خُدَّام کو آقا کے ساتھ ہمراہی ہوتی ہے یہ مطلب نہیں کہ یہ تاجر نبی بن جائے گا، اچھا تاجر تاجور ہے بُرا تاجر فاجر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/244)

ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: سچا تاجر قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہو گا۔ (کنز العمال، 2/5، جزء: 4، حدیث: 9214) لہٰذا تُجّار کو چاہیے کہ اِن فضائل و برکات کو پانے اور رِزقِ حلال کمانے کے لیے سچائی اور دیانت داری سے کام لیں اور اپنا مال فروخت کرنے کے لیے جھوٹی قسم کا ہر گز اِرتکاب نہ کریں کہ "جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے مگر بَرَکت مِٹ جاتی ہے۔" (کَنزُ العُمّال، 8/297، جزء: 16، حدیث: 46376)

اپنے مال کی بیجا تعریف بھی نہ کریں بلکہ اگر اس میں کوئی عیب یا خامی ہو تو اسے گاہک کے سامنے بیان کر دیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شریعت و سنّت کے مطابق حلال روزی کمانے اور کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بزرگانِ دین کا اندازِ تجارت

فرمان عطاری مدنی

دینِ اسلام نے جہاں ہمارے خاندانی، مُعاشرتی، اَخلاقی نظام کو بہتر بنانے میں ہماری رہنمائی کی ہے وہیں معاشی و تجارتی مُعاملات کو بحسن و خوبی انجام دینے کیلئے بھی کئی زَرّیں اُصول عطا فرمائے ہیں۔ ان اسلامی اُصولوں پر عمل کرکے ہمارے بُزرگانِ دین نے سچائی اور دِیانت داری کی وہ مثالیں قائم فرمائیں جو قیامت تک آنے والے تاجروں کیلئے مینارِ نُور بن کر رہنمائی کرتی رہیں گی۔

تمام کپڑوں کی قیمت صدقہ کردی: اسلامی اُصولِ تجارت میں سے ایک اَہم بات دھوکہ دَہی سے بچنا ہے۔ بُزرگانِ دین گاہک کو دھوکہ دَہی کے ذریعے عیب دار چیز تھمانے کے بجائے خریدار پر اس عیب کو واضح کیا کرتے، جیسا کہ امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بار اپنے شریکِ تجارت سے فرمایا: فلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے۔ جب اُسے فروخت کرو تو عیب بیان کر دینا۔ لیکن جب مالِ تجارت فروخت کیا گیا تو وہ عیب بتانا بھول گئے۔ جب امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے تمام کپڑوں کی قیمت صدقہ کر دی۔

(تاریخ بغداد، 13/356)

تین دینار سے زیادہ نفع نہیں لوں گا: حضرت سَیِّدُنا سری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ کوئی چیز بیچتے وقت تین دینار سے زیادہ نفع نہ لیتے۔ ایک مرتبہ آپ نے 60 دینار کے 96 صاع بادام خرید کر بازار میں ان کی قیمت 63 دینار رکھی، ایک تاجر نے سارے بادام خریدنے کیلئے قیمت پوچھی تو آپ نے فرمایا: 63 دینار۔ خریدنے والے نے خود کہا: حضور! باداموں کا ریٹ بڑھ چکا ہے۔ آپ 90 دینار میں یہ (96 صاع) بادام مجھے فروخت کر دیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے وعدہ کر لیا ہے کہ تین دینار سے زیادہ نفع نہیں لوں گا۔

(عیون الحکایات، ص164، ملخصاً)

ایثار کا جذبہ: نیک لوگوں کی ایک پاکیزہ صفت یہ بھی ہے کہ مارکیٹ میں موجود اپنے مسلمان تاجروں کیلئے ایثار کا جذبہ رکھتے تھے، جیسا کہ قُطبِ مدینہ مولانا ضیاءُ الدّین احمد قادری مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مالدار حاجی صاحب کافی مقدار میں کپڑے کی خریداری کیلئے ایک کپڑا فروش کے پاس گئے۔ دکاندار نے کہا: میں آپ کا آرڈر پورا تو کرسکتا ہوں مگر آپ سامنے والی دُکان سے خرید لیجئے کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج میری اچھی بکری ہوگئی ہے، جبکہ اُس بے چارے کا دھندا آج کچھ مَندا (یعنی کم ہوا) ہے۔

حقوقُ اللہ کی پاسداری کرتے: بُزرگانِ دین دورانِ تجارت حُقُوقُ اللہ کی ادائیگی کا خاص اہتمام فرماتے جیسا کہ حضرت ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھا کہ بازار والے اذان سنتے ہی اپنا سامان چھوڑ کر نماز کیلئے کھڑے ہوگئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اِنہی لوگوں کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ (ترجمۂ کنزالایمان: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد (سے)، پ18، النور:37)

(معجم کبیر، 9/222، حدیث:9079)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا ہمارے بُزرگانِ دین کا اندازِ تجارت کیسا شاندار تھا مگر افسوس ہمارے تجارتی مُعاملات میں بددیانتی، ناانصافی، دروغ گوئی، فریب دِہی، سُود خوری اور بدخواہی جیسی بُرائیاں گھس گئیں اور کاروبار میں بے برکتی عام ہوگئی۔ اگر ہم شرعی حُدود و قُیود میں رہتے ہوئے تجارت کریں، بُزرگانِ دین کے اندازِ تجارت کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائیں گے تو ہمارے کاروبار میں کثرت و برکت کے ساتھ ہماری معیشت کو بھی اِستحکام نصیب ہوگا اور خوشحالی بھی عام ہوگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اسلامی اُصولوں کے مُطابق رزقِ حلال کمانے اور کھانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

شریعت و تجارت

ابو حارث عطاری مدنی

منافع حاصل کرنے کی نیت سے مال کی خرید و فروخت کرنا "تجارت" ہے۔ مسلمانوں کی کثیر تعداد روزی کمانے کے لیے "تجارت" کو ذریعہ بناتی ہے اور ہمارے بزرگانِ دین نے بھی اس شعبے کو نوازا ہے جیسے حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وغیرہ۔ معاملاتِ زندگی میں "تجارت" انتہائی اہمیت رکھتی ہے، شریعت نے جہاں دیگر شعبوں کے لیے قوانین بنائے ہیں وہیں "تجارت" کے اصول بھی بتائے ہیں، جو جی میں آئے کیے جانا مسلمان تاجر کا شیوہ نہیں لیکن آج مسلمانوں کی ایک تعداد بے شمار تجارتی خرابیوں کا شکار ہے، وہ زیادہ منافع کمانے کی ہوَس میں کسی بھی غیر شرعی و غیر قانونی کام سے نہیں رکتی۔ "تجارت" میں جھوٹ، رشوت، خیانت، دھوکہ، جھوٹی قسم اور ملاوٹ ایک عام سی بات ہو چکی ہے۔

آج مسلمانوں کی اکثریت اپنے معاملات یعنی خرید و فروخت وغیرہ کی درستی کا اہتمام نہیں کرتی حالانکہ کاروبار کی پاکی اور معاملات کی ستھرائی کا شعبہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس کا تعلق بیک وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حق کے ساتھ بھی ہے اور بندوں کے حقوق سے بھی، اگر لین دین میں خیانت واقع ہو جائے اور حصولِ رزق کے لیے ناجائز ذرائع کو اختیار کیا جائے تو اس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بھی نافرمانی ہو گی اور کسی نہ کسی بندے کی حق تلفی بھی اور یہ بات دُگنا جرم قرار پائے گی۔

سچائی اور دیانتداری سے کام کرنے کا آخرت میں تو فائدہ ہے ہی، دنیا میں بھی اس کے بہتر نتائج نکلتے ہیں، لوگوں میں نیک نامی ہوتی ہے جس سے "تجارت" چمک اٹھتی ہے۔ آج دنیا بھر میں لوگ ان ممالک سے خریدنے میں دلچسپی لیتے ہیں جہاں سے صحیح مال صحیح وزن سے ملتا ہے اور جہاں سیب کی پیٹیوں کے نیچے آلو پیاز نکلیں یا پہلی تہ اعلٰی درجہ کی نکلنے کے بعد نیچے سڑا ہوا مال نکلے وہاں کی معیشت کا جو انجام ہوتا ہے وہ سب سمجھ سکتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی گئی: کون سی کمائی زیادہ پاکیزہ ہے؟ ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور اچھی خرید و فروخت (یعنی جس میں خیانت اور دھوکہ وغیرہ نہ ہو، بہارِ شریعت، 2/611)(معجم اوسط، 1/581، حدیث:2140)

آج "تجارت" میں خسارے اور منافع کی کمی کا رونا رویا جاتا ہے حالانکہ دھوکے اور بددیانتی سے حاصل کیے جانے والے مال میں کبھی بھی برکت نہیں ہو سکتی۔ حدیث شریف میں ہے: "قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ تاجر (دنیا کے) دونوں کونوں تک پہنچے گا لیکن اسے نفع حاصل نہیں ہو گا۔" (معجم کبیر، 9/297، حدیث:9490)

حضرت علامہ محمد بن عبد الرسول برزنجی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (تجارت میں نفع نہ ہونا) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ (قربِ قیامت) تاجروں میں دھوکہ دہی اور جھوٹ کا غلبہ ہو گا جس کی وجہ سے "تجارت" میں برکت نہ ہو گی۔ (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ، ص112)

جو کام بھی کیا جائے بڑے سلیقے، امانتداری، ہنر مندی اور شریعت کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا جائے، جو چیز بنائیں اس میں پختگی اور صفائی دونوں کا پورا پورا خیال رکھیں۔ بے دلی اور بے احتیاطی سے کوئی کام کرنا مسلمان کو زیبا نہیں۔ اگر ہم اس طریقے کو اپنائیں تو ہماری "تجارت" کو چار چاند لگ جائیں، ہر منڈی میں ہماری مصنوعات کی مانگ بڑھ جائے، ہماری ہنر مندی اور فنی مہارت کی دھاک بیٹھ جائے اور ساتھ ہی ساتھ ہماری معاشی حالت بھی قابلِ رشک ہو جائے۔

یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے کے لیے، سچا مسلمان بننے اور دین و دنیا میں کامیاب و کامران رہنے کے لیے جیسے نماز روزے کی پابندی ضروری ہے، ایسے ہی معاملات کی درستی اور ذرائع آمدنی کی صحت و پاکی بھی نہایت ضروری ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو شریعت کے مطابق "تجارت" کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کاروبار میں وعدے کی اہمیت

عبدالرحمٰن عطاری مدنی

آج کل ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میرا کاروبار خوب پھلے پھولے۔ کاروبار کی کامیابی کے جہاں اور اسباب ہیں وہاں "وعدے" کی پاسداری بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ کاروبار سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب کاروباری بن سکتا ہے جب وہ اپنا اعتماد قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے اور "وعدہ" پورا کرنے سے لوگوں کا اعتماد بحال ہوتا ہے۔ اعتماد کی بحالی کاروبار کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ بعض لوگ پارٹیوں سے اُدھار پر مال لیتے ہیں، اگر وہ انہیں کیے گئے "وعدے" کے مطابق پیسے دے دیتے ہیں تو پارٹیاں مطمئن رہتی ہیں اور جب وہ دوبارہ ان سے مال لینے جاتے ہیں تو وہ بخوشی انہیں ادھار پر مال دے دیتی ہیں۔ یوں ہی گاہک سے آرڈر لیتے وقت جو چیز دینے کا "وعدہ" کیا ہو وہی دی جائے، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ گاہک کا اعتماد قائم ہوگا اور وہ اپنے قریبی لوگوں کو بھی آپ کے پاس جانے کا مشورہ دے گا، اگر طے شدہ چیز نہ دی اور "وعدہ خلافی" کی تو گاہک بد ظن ہو جائے گا اور دوبارہ کبھی آپ کی دکان کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا اور نہ کسی کو آنے دے گا اور یوں بکری میں کمی ہو جائے گی اور کاروبار ٹھپ ہونے کا آغاز ہو جائے گا۔ کوشش کریں جب بھی کسی سے "وعدہ" کریں اسے ضبطِ تحریر میں لے آئیں یا اپنے موبائل فون میں ریمائنڈر (Reminder) رکھ لیں تاکہ بھول چوک نہ ہو اور "وعدہ" وقت پر پورا ہو سکے۔

بعض دکاندار پیسے دینے کے بارے میں سپلائرز سے جھوٹے "وعدے" کرتے ہیں کہ کل آجانا، پرسوں آجانا لیکن پھر ان کو وقت پر پیسے نہیں دیتے اور دھکے کھلاتے رہتے ہیں۔

وعدہ خلافی حرام ہے

یاد رکھئے! بدعہدی (یعنی "وعدہ" پورا نہ کرنے) کی نیت سے اور فقط ٹالنے کے لیے جھوٹا "وعدہ" کرنا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیث شریف میں ہے: جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول نہ ہوگا نہ نفل۔ (بخاری، 1/616، حدیث:1870، ملتقطاً)

"وعدہ" کرتے وقت اگر کسی کی نیّت "وعدہ خلافی" کی ہو مگر اِتفاقاً پورا کر دے تو پھر بھی اُس بدنیّتی کی وجہ سے گنہگار ہے۔ ہر "وعدے" میں نیّت کا بڑا دخل ہے۔
(خلاصہ اَز مراٰۃ المناجیح، 6/492)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں "وعدہ" پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ابو رجب عطاری مدنی

منزل کی تلاش

Career Planning

نوجوان کی زندگی میں ایک مرحلہ ایسا آتا ہے جب اُسے عملی زندگی میں قدم رکھنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے کچھ نوجوان اسلامی بھائی پہلے ہی سے غور و فکر اور مشورے سے اپنی منزل کا تعیّن کرلیتے ہیں پھر اسی راستے پر چلتے ہیں جو منزل کی طرف جاتا ہے، اس کو منزل کی تلاش یا کیریئر پلاننگ کہا جاتا ہے۔ ایسے نوجوان اپنی منزل کو پانے میں اکثر کامیاب ہوجاتے ہیں جبکہ بعض نوجوان اس حوالے سے کچھ سوچنے کی زحمت نہیں کرتے، چنانچہ اپنی منزل بھی مقرر نہیں کرپاتے پھر جب انہیں عملی زندگی میں قدم رکھنا ہوتا ہے تو ان کی پریشانی دیکھنے والی ہوتی ہے کہ ہم کیا کریں! کدھر جائیں!

اللہ تعالیٰ کی رحمت شاملِ حال ہو تو کیریئر پلاننگ ہمیں بہت سی پریشانیوں سے بچاسکتی ہے، اس حوالے سے چند باتوں پر عمل کرنا مفید ہوگا۔

پہلی بات منزل یا شعبے کا تعین بہت ضروری ہے مثلاً آپ کو کمپیوٹر کے شعبے میں کام کرنا ہے یا پرنٹنگ کے؟ یہ سوچنا کہ دنیا میں اتنے کام دھندے ہیں میں کچھ بھی کرلوں گا، نقصان دہ ہے۔ وہ کس طرح! اس کو سمجھنے کے لئے ایک حکایت پڑھئے: ایک شخص چار خرگوش لئے جارہا تھا، ایک جگہ وہ چاروں خرگوش اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئے اور ہر خرگوش الگ سمت (Direction) میں بھاگا۔ اب وہ شخص پہلے سیدھی طرف بھاگنے والے خرگوش کو پکڑنے کے لئے بھاگا مگر جلد ہی تھک گیا اور اپنی جگہ واپس آگیا، پھر یہ سوچ کر اُلٹی طرف والے خرگوش کے پیچھے بھاگا کہ اب اس کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہوں مگر وہاں بھی ناکامی ہوئی تو سامنے کی طرف جانے والے خرگوش کے پیچھے گیا مگر تھک کر جلد ہی لَوٹ آیا، اسی طرح چوتھے خرگوش کے معاملے میں ہوا۔ وہ اپنی جگہ کھڑا ہانپ رہا تھا کہ ایک سمجھدار شخص وہاں سے گزرا، ماجرا پوچھا تو اس نے ساری بات بتادی۔ وہ شخص کہنے لگا کہ اگر تم اپنی توانائی ایک ہی خرگوش کو پکڑنے میں خرچ کرتے تو اسے پکڑنے میں کامیاب ہوجاتے، لیکن تم نے اپنی تھوڑی تھوڑی قوّت چاروں کو پکڑنے پر لگادی اور تمہارے ہاتھ ایک بھی خرگوش نہیں آیا۔ تو میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنی منزل طے کرلیں گے تو راستہ بھی مل جائے گا اور پھر ہم اس راستے پر چلنے کے تقاضے پورے کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ منزل پر پہنچ جائیں گے۔

دوسری بات منزل کا تعیّن کرتے وقت صرف خواہش کو پیشِ نظر نہ رکھیں کہ اس شعبے میں کام کرنے کی صورت میں راحت و عزت اور عیش و عشرت ہوگی، خوب مزے میں رہوں گا بلکہ یہ بھی دیکھ لیجئے کہ وہ کام شرعی طور پر جائز بھی ہے یا نہیں؟

تیسری بات اس شعبے میں کام کرنے کے لئے جو صلاحیت درکار ہے وہ آپ میں موجود بھی ہے یا نہیں! پھر ان صلاحیتوں کو نکھارنا بھی ضروری ہے۔ مچھلی کی جگہ پانی میں اور پرندے کی فضا میں ہوتی ہے، اگر آپ نے اپنی صلاحیتوں کا غلط اندازہ لگایا تو پھر کامیابی کو بھول جائیں۔

چوتھی بات بعض اوقات انسان میں ایک سے زائد شعبوں میں کام کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، مثلاً ایک شخص تدریس (ٹیچنگ) بھی کرسکتا ہے اور کتابیں بھی لکھ سکتا ہے یا کاروبار بھی کرسکتا ہے اور ملازمت بھی، ایسے میں اپنے شوق کو تلاش کرے کہ ان میں سے کونسا کام ہے جسے کرتے ہوئے وہ

تھکاوٹ، اُکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا، جس میں اسے وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلتا، اب اس کام کو اختیار کرے جسے وہ شوق سے کرسکے۔

پانچویں بات جو منزل آپ نے اپنے لئے پسند کی ہے، یہ بھی دیکھ لیجئے کہ اس شعبے میں کام کرنے کے مواقع بھی ہیں یا نہیں! مثال کے طور پر آپ نے سوچا کہ میں اردو سے فارسی ترجمہ کرنے کے شعبہ میں کام کروں تو ہمارے ملک میں فارسی جاننے والے ہیں کتنے؟ پھر ان میں ایسے کتنے نکلیں گے جو کسی اردو تحریر کا فارسی میں ترجمہ کروانا چاہیں گے! وہ بھی آپ سے!

چھٹی بات اگر آپ کے والدین نے پہلے سے کچھ سوچ رکھا ہے کہ اس کو ڈاکٹر یا انجینئر بنائیں گے تو غور کرلیں، اگر آپ کا رجحان ان کی خواہش پوری کرسکتا ہے تو ضرور کیجئے، لیکن اگر انہوں نے ڈاکٹر بنانے کی ٹھانی ہوئی ہے اور آپ کو ڈاکٹری کی کچھ سمجھ نہیں پڑتی بلکہ آپ کا رجحان آرکیٹیکٹ (تعمیراتی انجینئر) بننے کی طرف ہے تو ہمت کرکے ادب سے ان کو منا لیجئے اور ان کی دعاؤں کے سائے میں منزل تلاش کیجئے۔

ساتویں بات جو شعبہ آپ نے اختیار کرنے کا سوچا ہے اس شعبے میں کام کرنے والے پرانے اور سمجھدار لوگوں سے مشورہ کرنا بہت مفید ہے، اس طرح بہت سے پوشیدہ پہلو آپ کے سامنے آجائیں گے۔

آٹھویں بات مضبوط ارادے اور یک سُوئی رکھنے والا منزل پر پہنچ کر ہی دَم لیتا ہے، اگر آپ نے محنت و کوشش سے جی چرایا، جس شعبے میں کام کرنا ہے اس کے مطابق اپنی صلاحیتیں نہ نکھاریں، سُستی و کاہلی کا شکار رہے یا بار بار یُوٹرن لیتے رہے کہ آج کچھ سوچا تو کل کچھ اور، پرسوں کچھ، اور تو آپ ایک دائرے میں ہی گھومتے رہیں گے۔

آخری اور اہم بات ایک کل وہ ہے جو آج کے بعد آئے گا، اس کے لئے تو سب سوچتے ہیں اور ایک کل وہ ہے جو اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد آئے گا جسے آخرت کہتے ہیں، اس کو بہتر بنانے کے لئے بھی سوچئے۔ اللہ تعالٰی ہمارے دونوں کل بہتر کردے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی پھولوں کا گلدستہ

بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کے انمول فرامین جن میں علم و حکمت کے خزانے چھپے ہوتے ہیں، ثواب کی نیت سے انہیں زیادہ سے زیادہ عام کیجئے۔

حضرت سیّدنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

مومن کسی سے ملتا ہے تو حصولِ علم کے لئے، خاموش رہتا ہے تو سلامتی کے لئے، بولتا ہے تو سمجھانے کے لئے اور تنہائی اختیار کرتا ہے تو سکون کے لئے۔ (سیر اعلام للذہبی، 5/448)

حضرت سیّدنا میمون بن مہران رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

جو بارگاہِ الٰہی میں اپنا مرتبہ جاننا چاہے وہ اپنے اعمال کو دیکھے کہ وہ جیسے اعمال کرتا ہے ویسا ہی مرتبہ ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/87)

حضرت سیّدنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

آپ نقل فرماتے ہیں: اللہ عزوجل جسے اچھی صورت اور اچھے منصب سے نوازے پھر وہ اللہ تعالٰی کے لئے عاجزی کرے تو وہ اُس کا مخلص بندہ ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 8/223)

حضرت سیّدنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

جو شخص آپ کے سامنے کسی کی چغلی کھاتا ہے تو وہ آپ کی بھی چغلی کھائے گا۔ (الزواجر، 2/47)

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

فرائض کو ادا کرنا اور حرام سے بچنا افضل عبادت ہے۔ (سیرت ابن جوزی، ص234)

حضرت سیّدنا نجیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

خوفِ خدا رکھ کر بولنے والا خوفِ خدا کے سبب خاموش رہنے والے سے بہتر ہے۔ (الزھد لابن حنبل، ص136)

زخم اور رگڑ لگنے کے بارے میں

ڈاکٹر کامران اسحاق عطاری

چھل جانے یا رگڑیں لگنے کے بارے میں ابتدائی طبی امداد:

(1) زخمی حصّے کو ٹھنڈے پانی میں ڈبوئیں یا زخم پر 15 منٹ کے لیے برف رکھیں۔(2) برف کو براہِ راست جِلد پر نہ رکھیں بلکہ برف اور جلد کے درمیان کپڑے کی تہ کو استعمال کریں۔(3) برف یا پانی کو ہٹا دیں۔(4) اگر ضروری ہو تو 15 منٹ انتظار کے بعد یہی عمل دہرائیں۔ یہ ٹھنڈک "درد، سوجن اور رگڑ" کو ٹھیک کرنے میں مفید ہے۔

کَٹس (Cuts) اور زخم

معمولی کَٹس اور زخموں کے لیے:

(1) زخم کو صاف (یا ابلے ہوئے اور ٹھنڈے) پانی اور صابن سے صاف کریں۔(2) زخم کے اِرد گرد کی جِلد کو خشک کریں۔(3) اور اس کے اوپر اسٹریلائز (Sterilize) کی ہوئی پٹی رکھ دیں۔

شدید کٹس اور زخموں کے لیے:

اگر زخم میں کانچ کا کوئی ٹکڑا یا کوئی اور چیز پھنسی ہوئی ہے تو اسے مت نکالیں۔ ممکن ہے یہ خون کے مزید خروج کو روک رہا ہو اور اس کے ہٹانے سے زخم زیادہ خراب ہونے کے امکانات ہوں۔ اگر خون بہت زیادہ بہہ رہا ہے تو زخمی حصّے کو چھاتی کی سطح سے اوپر رکھیں اور زخم کے خلاف (یعنی اگر کوئی چیز اس میں پھنسی ہوئی ہے تو اس کے نزدیکی حصّے میں) تہہ کیے ہوئے کپڑے کا پیڈ بنا کر اس کی مدد سے اسے زور سے دبائیں۔ جب تک خون کا خروج بند نہ ہو جائے دباؤ قائم رکھیں، کسی پودے یا جانور سے حاصل کردہ کوئی چیز اس پر نہ لگائیں کیوں کہ ایسا کرنے سے انفیکشن (Infection) کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، زخم پر اسٹریلائز (Sterilize) کی ہوئی صاف پٹی رکھیں، کسی تربیت یافتہ کارکنِ صحت یا ڈاکٹر کے مشورے سے تشنّج (Tetanus) کا ٹیکہ لگوائیں۔

ماہِ مسواک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب پر مسواک کی سنت کو مزید عام کرنے کے لئے ابتداءً 26 صفر المظفر سے "ہفتۂ مسواک" منایا گیا اور بعد میں 11 ربیع الآخر 1438ھ تک "ماہِ مسواک" منانے کی ترکیب ہوئی۔ اس دوران "مسواک شریف کے فضائل" کے عنوان سے 20 صفحات پر مشتمل امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ بھی منظرِ عام پر آیا۔ تادمِ تحریر یہ رسالہ اردو، ہندی، گجراتی، بنگلہ اور انگلش زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر عام ہو چکا ہے۔ اس دوران مدنی مذاکروں اور سنتوں بھرے بیانات وغیرہ کے ذریعے خوب خوب "مسواک کی سنت" پر عمل کی ترغیب دلائی گئی۔ مسواک فروشوں کے مطابق مسواک خریدنے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ نظر آیا۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اس میں منہ کی صفائی ہے اور یہ رب تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔** (مسند احمد، 2 / 438، حدیث:5869)

یہ اکثر ساتھ اُن کے شانہ و مسواک کا رہنا
بتاتا ہے کہ دل ریشوں پہ زائد مہربانی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۹۱)

اعجاز نواز عطاری مدنی

بھنڈی اور کیلا

بھنڈی کے فوائد

بھنڈی ایک مشہور سبزی ہے، بڑی لیس دار ہوتی ہے، سبز اور سفید دونوں رنگوں میں کاشت ہوتی ہے۔ لوگ اسے نہایت شوق سے کھاتے ہیں۔ بھنڈی اور اس کے بیج بطورِ دوا استعمال ہوتے ہیں، اس کا ذائقہ پھیکا اور لعاب دار ہوتا ہے۔

1. بھنڈی کی تاثیر کے باعث اہلِ بنگال زمانۂ قدیم سے اسے گلے کی خراش کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
2. نزلہ، زکام اور پیشاب کے امراض مثلاً سوزاک وغیرہ کے لیے بھی اس کا جوشاندہ استعمال کیا جاتا ہے۔
3. بھنڈی کھانے سے پیشاب کی جلن دور ہوتی ہے۔
4. بھنڈی کھانے سے پیٹ میں ہوا پیدا ہوتی ہے، بھنڈی قابض بھی ہے اور صحت مند افراد کو بھی دیر سے ہضم ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ افراد جن کی قوتِ ہاضمہ دُرُست نہیں انہیں اس سبزی کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ (پھولوں، پھلوں اور سبزیوں سے علاج، ص292) اس کے علاوہ بھنڈی ہڈیوں کی مضبوطی، جلد کی بہتری، آنتوں کے سرطان (Cancer) سے حفاظت، دل کی بیماریوں سے حفاظت، لُو لگنے سے حفاظت، وزن کم کرنے اور کولیسٹرول کی سطح کو کم کرنے میں بھی مفید ہے۔
5. شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے خصوصاً بزرگ افراد کے لیے بھنڈی کا ایک نہایت ہی زبردست نسخہ بیان فرمایا ہے جو جوڑوں کے درد دور کرنے میں بہت مفید ہے: **روزانہ ایک بھنڈی سر سمیت لمبائی میں چیر کر پانی کے گلاس یا مٹی کے پیالے میں 10 سے 12 گھنٹے کے لیے بھگو دیں، پھر بھنڈی کو پکڑ کر اچھی طرح سے پانی میں نچوڑ لیں اور سارا پانی پی لیں۔** (مدنی مذاکرہ، 21 رمضان المبارک 1437ھ)

کیلے کے فوائد

کیلے کا شمار خوش ذائقہ اور لذیذ ترین پھلوں میں ہوتا ہے، شاید آم کے بعد سب سے لذیذ، قوت بخش اور زیادہ کھایا جانے والا پھل یہی ہے، کیلے کا شمار ان پھلوں میں ہوتا ہے جن میں تقریباً تمام وٹامنز پائے جاتے ہیں، کیلا ایک مکمل غذا ہے، کہا جاتا ہے کہ دو کیلے کھانے سے ایک مکمل کھانے جتنی قوت حاصل ہوتی ہے۔

کیلے کے چند فوائد ملاحظہ کیجئے

1. کیلا خصوصاً ان بچوں کے لیے مفید ہے جنہیں کسی سبب سے ماں کا دودھ نہ ملا ہو، ایسے بچوں کو بقدرِ ضرورت پکے ہوئے کیلے کا نصف گودا دودھ میں ملا کر دینا چاہیے۔
2. پیچش اور دست کے مریضوں کے لیے کیلے کا استعمال بہت مفید ہے۔
3. کیلا خشک کھانسی اور گلے کی خشکی دور کرتا ہے۔
4. کیلا دل کو فرحت دیتا اور خون کی کمی دور کرتا ہے۔
5. جلے ہوئے مقام پر کیلے کا لیپ لگانا جلن، سوزش اور درد دور کرنے میں نہایت مفید ہے۔

کیلے کے چھلکے نہ پھینکئے

جی ہاں! کیلے کا چھلکا بھی نہایت مفید ہے، چند فوائد یہ ہیں:

1. کیلے کے چھلکے کی اندرونی سطح کو دانتوں پر ملنے سے ایک ہفتے کے اندر دانت سفید اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔
2. کیلے کے چھلکے کا مساج (Massage) دانوں اور جھریوں کو دور کرنے کے لیے بہت مفید ہے۔
3. کسی زہریلے جانور یا کیڑے کے کاٹنے سے خارش ہو رہی ہو تو متاثرہ جگہ پر کیلے کا چھلکا رکھیں خارش میں کمی ہوگی اور سکون ملے گا، افاقہ ہونے تک عمل جاری رکھیں۔
4. فرنیچر، جوتے اور چاندی کی چیزوں کی صفائی کے لیے بھی کیلے کا چھلکا استعمال کیا جاتا ہے۔ (انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ)

نوٹ: ہر دوا اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

قرآنِ کریم میں نماز قائم کرنے کا حکم ہے اور کسی چیز کو قائم کرنا یہ ہے کہ اُسے اُس کا پورا حق دے دیا جائے۔ (مفرداتِ امام راغب، ص692) لہٰذا نماز اُس وقت قائم ہو سکے گی، جب اُسے تمام ظاہری و باطنی حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے، باطنی حقوق خشوع و خضوع سے جبکہ ظاہری حقوق تمام اَرکان کی سنّت کے مطابق ادائیگی سے حاصل ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہ "ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، 5/83) اس حقیقت کے باوجود ہماری اکثریت اِس کی ادائیگی سے غافل ہے اور ادا کرنے والوں کی ایک تعداد نماز کے مسائل یعنی ظاہری حقوق ہی سے ناواقف ہے اور جاننے والے بھی غفلت کی بنا پر غلطیاں کر جاتے ہیں۔

نماز میں بعض باتیں فرض ہیں جن کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب ہیں جن کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ کرنا اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب اور بعض باتیں **سنّتِ مؤکّدہ** ہیں، جن کے چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں جن کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/507)

نماز کے متعلق یہ تمام باتیں اور حقوق سیکھانے کے لیے قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کتاب "**نماز کے احکام (حنفی)**" تصنیف فرمائی اور بڑے آسان انداز میں نماز کے مسائل بیان فرمائے جو کہ تفسیر، حدیث اور فقہ کی 60 سے زائد کتب سے ماخوذ ہیں۔ کتاب درج ذیل 12 رسائل پر مشتمل ہے:

(1) وضو کا طریقہ (2) وضو اور سائنس (3) غسل کا طریقہ (4) فیضانِ اذان (5) نماز کا طریقہ (6) مسافر کی نماز (7) قضا نمازوں کا طریقہ (8) نمازِ جنازہ کا طریقہ (9) فیضانِ جمعہ (10) نمازِ عید کا طریقہ (11) مدنی وصیت نامہ (12) فاتحہ کا طریقہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن! یہ کتاب دنیا بھر میں بے حد مقبول ہوئی اور بے شمار مسلمانوں نے اِسے پڑھ کر اپنی نمازیں درست کیں۔ کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ تادمِ تحریر (جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ) یہ کتاب اردو، ہندی، انگلش اور بنگلہ زبان میں تقریباً 485000 کی تعداد میں طبع ہو چکی ہے اور اس میں شامل رسائل علیحدہ سے بھی مختلف زبانوں میں 1423069 کی تعداد میں چھپ چکے ہیں۔ نیز انگلش، سندھی، ہندی، فارسی، گجراتی اور بنگلہ زبان میں اس کے تراجم **دعوتِ اسلامی** کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر آن لائن دستیاب ہیں۔

آغازِ کتاب میں یہ جملہ کتاب کا مجموعی تعارف ہے: "اگر آپ اَز اوّل تا آخر مکمل پڑھ لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بے شمار غلطیاں خود بخود آپ کے سامنے آجائیں گی، معلومات میں اضافہ بھی ہوگا اور عِلم حاصل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔"

اگر آپ نے ابھی تک اس عظیم کتاب کا مطالعہ نہیں کیا تو ہاتھوں ہاتھ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے اور فوراً مطالعہ شروع کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علمِ دین حاصل کرنے کا شوق عطا فرمائے۔ آمین

جھگڑے سے بچنے کے طریقے

ابوکرم عطاری مدنی

گھر کا سکون جن چیزوں سے وابستہ ہے ان میں سے ایک ”جھگڑے (Dispute)“ سے بچنا بھی ہے، چنانچہ جس گھر میں میاں بیوی، ساس بہو، بھائی بہن، بھائی بھائی کی آپس میں نہ بنتی ہو، ہر ایک ہاتھ میں گویا بارُودی مواد (Explosives) لے کر گھومتا ہو کہ جونہی کسی نے ذرا سی بات کی فوراً آگ کا شعلہ بھڑک اُٹھے اور ”جھگڑا“ شروع ہوجائے، اُس گھر میں اَمن و سکون کی فضا قائم ہونے کے بجائے ٹینشن (Tension) کی کیفیت دکھائی دیتی ہے۔ ”جھگڑے“ میں نقصان دونوں فریقوں کا ہوتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ کسی کا کم تو کسی کا زیادہ۔ جس میں ذرا سی بھی عقل ہوگی وہ کبھی بھی ”جھگڑے“ کو اچھا نہیں سمجھے گا، لیکن ذرا سی بات پر جھگڑنے والوں کی عقل پر نہ جانے کونسا پردہ پڑجاتا ہے کہ انہیں اپنی عزت و وقار کا احساس رہتا ہے نہ سامنے والے کی عزت کا! ”زبان درازی، دل آزاری، طنز، طعنے، تہمت لگانا، عیب کھولنا، گالم گلوچ، ہاتھاپائی اور طلاق!“ خدا کی پناہ! کیا کچھ نہیں ہوجاتا اس ”جھگڑے“ میں؟ جھگڑالو شخص کی مذمت کرتے ہوئے مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو لوگوں میں سب سے ناپسند وہ لوگ ہیں جو شدید ”جھگڑالو“ ہیں۔
(بخاری، 2/130، حدیث:2457)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپس میں صلح اور پیار محبّت کے ساتھ رہنے میں فائدہ ہے جبکہ جھگڑے میں نقصان، تو ہمیں ایسا کچھ کرنا چاہیے کہ جھگڑے کی نوبت ہی نہ آئے۔ جھگڑا چھوڑنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، اس کے لیے جنت کے بیچ میں گھر بنایا جائے گا۔ (ترمذی، 3/400، حدیث:2000، ملتقطاً)

14 مدنی پھولوں کا مدنی گلدستہ

ان مدنی پھولوں پر عمل کرکے جھگڑے سے بچا جاسکتا ہے: (1) ہر شخص کا مزاج الگ الگ ہوتا ہے مثلاً کسی کو سالن میں تیز مرچ اچھی لگتی ہے تو کسی کو ہلکی، دوسروں کو اپنے مزاج کا پابند نہ بنائیں، درمیانہ راستہ نکالنا ہی دانشمندی ہے۔ (2) غلطیاں کس سے نہیں ہوتیں! خود ہی پر غور کرلیجئے، اپنی ”بڑی غلطی“ پر ہلکی سی سوری (Sorry) اور دوسروں کی ”چھوٹی غلطی“ پر پاؤں پکڑ کر، زمین پر ناک رگڑ کر معافی مانگنے کا تقاضا کرنا ”جھگڑے“ کا راستہ کھولتا ہے۔ (3) ہر معاملے میں اپنی من مانی کرنا دوسروں کو تنگی میں مبتلا کرنے والی بات ہے، دوسروں کی بھی سنیں پھر اس کے فائدے دیکھئے۔ (4) ہر بات میں حکم چلانا: ”آج یہ پکالو، یہاں نہیں جانا، آج وہاں نہیں جانا، دیواروں پر فلاں رنگ ہوگا“ یہ انداز آپ کی شخصیت کو چار چاند نہیں لگائے گا، اپنے انداز میں لچک و گنجائش لائیں، کبھی مشورہ دینے کا انداز اپنا کر دیکھیں مثلاً اگر چاہیں تو آج یہ پکالیں، اس طرح بچوں کی امی کے دل میں آپ ہی کا احترام بڑھے گا اور گھر میں بھی آپ کی قدر و قیمت بڑھ جائے گی۔ (5) ایک ہی گھر میں رہنے والے عموماً ایک دوسرے کی نظروں میں ہوتے ہیں، اس لیے شیطان کے لیے دلوں میں بدگمانی پیدا کروانا آسان ہوجاتا ہے، مثلاً بہو کو کچن (Kitchen) میں باکس (Box)

کا دروازہ بند کرتے دیکھ کر ساس کے دل میں یہ خیال آئے کہ اچھا! یہ مجھ سے کھانے کی چیزیں چھپا کر رکھ رہی ہے، چاہے اس بے چاری نے مرچوں کا ڈبہ باکس میں رکھا ہو۔ جب تک گھر کا ہر فرد حسنِ ظن کے جام نہیں پیئے گا بدگمانی کا راستہ روکنا بہت مشکل ہے۔ 6 مشہور ہے "جس کا کام اسی کو ساجھے"، کچھ کام عورتوں کے ذمے ہوتے ہیں مثلاً کچن، صفائی اور بستر کے معاملات، ان میں مردوں کو بِلاضرورت دخل نہیں دینا چاہیے اور کچھ مردوں کے کرنے کے ہوتے ہیں مثلاً سواری، دکانداری، فرنیچر وغیرہ اس میں عورتیں خواہ مخواہ دخل اندازی نہ کریں۔ 7 **یہ بات** اپنے پیشِ نظر رکھیں تو جھگڑا کرنے سے خود ہی رک جائیں گے کہ سامنے والا بھی انسان ہے اُسے بھی بُھول، تھکن اور بیماری لگ سکتی ہے، اسے بھی غصّہ آتا ہے۔ 8 چھوٹی چھوٹی باتوں پر طوفان مچانے والا اپنا وقار کھو بیٹھتا ہے۔ 9 ہر وقت "تنقید کے تیر" برسانے کے بجائے اچھے کاموں پر حوصلہ افزائی بھی کرتے رہنا چاہیے، اِس سے دوسروں کے دل میں جگہ بنتی ہے۔ 10 **نرمی** بہترین حکمتِ عملی ہے۔ 11 دوسروں کے احسانات کو تسلیم کریں، دعاؤں سے نوازیں، کبھی بچوں کی امی کی دل جوئی کریں کہ تم میرے بچوں کو سنبھالتی ہو میرے کھانے پینے اور کپڑوں کا بھی خیال رکھتی ہو، گھر کی صفائی بھی کرتی ہو، میرے والدین کی خدمت بھی کرتی ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس کا عظیم ثواب عطا فرمائے، تو کبھی اپنی امی کے احسانات کا شکریہ ادا کریں کہ آپ نے مجھے پالا پوسا، اپنا آرام میرے آرام کے لیے قربان کیا، آج بھی میری خوشی کا خیال رکھتی ہیں، میں آپ کی ویسی خدمت نہیں کر پا رہا جیسا کرنے کا حق ہے، اسی طرح دیگر افرادِ خانہ کی بھی دل جوئی کی جاسکتی ہے، لیکن خیال رہے کہ یہ سب کچھ حسبِ حال ہو اور اس میں جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ 12 ہر وقت تیوری چڑھا کر رکھنا (یعنی غصیلا چہرہ بنانا) آپ سے لوگوں کو دُور تو کر سکتا ہے قریب نہیں۔

حکایت ایک شخص اپنے گھریلو جھگڑوں سے تنگ تھا، ایک ماہرِ نفسیات سے مشورہ کیا تو اس نے کہا کہ آج جب گھر جاؤ اور دروازہ کھلے تو مسکرا کر گھر میں داخل ہونا، اس نے ایسا ہی کیا تو اس کی بیوی اس کے مسکرانے پر بے ہوش ہوگئی، جب اس سے وجہ پوچھی گئی تو اس نے بتایا کہ یہ جب بھی گھر آتے تھے منہ بنا ہوتا تھا، آج یہ مسکرائے تو میں خوشی کے مارے خود پر قابو نہ رکھ سکی۔ اس واقعے کے بعد مذکورہ گھر میں جھگڑے ختم ہوئے ہوں گے یا بڑھے ہوں گے، اس کا جواب اپنے آپ سے لے لیجئے۔

13 **خاص** مواقع پر غلط رَدِّ عمل بھی جھگڑے کی وجہ بنتا ہے۔ اپنے رشتے دار آئیں تو "باچھیں کھل اٹھیں" اور بیوی کے رشتہ دار مہمان بنیں تو "موڈ (Mood)" خراب ہوجائے، اگر بیوی کی دلجوئی کی نیت سے اس کے میکے سے آنے والوں کا اِستقبال مسکرا کر کرلیں گے تو آپ کا کیا جائے گا!

14 **بعضوں** کی عادت ہوتی ہے کہ بات بات پر دوسروں کو جاہل (Ignorant) قرار دیتے ہیں کہ تمہیں کچھ پتا ہی نہیں ہے، یاد رکھئے "اندھے (Blind)" کو بھی اندھا کہا جائے تو خوشی سے اس کے دل میں لڈو نہیں پُھوٹتے بلکہ منہ میں "کڑواہٹ" ہی آتی ہے، اگر سامنے والا بالکل جاہل بھی ہو تو اسے جاہل کہنے سے اس کی جہالت دور ہونے سے رہی، ہاں! آپ بولنے میں احتیاط کریں گے تو جھگڑے کا راستہ رک جائے گا، آزمائش شرط ہے۔

تذکرۂ صالحین

قطبُ الاقطاب شاہ رُکنِ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

محمد ناصر جمال عطاری مدنی

بَرِّعظیم پاک وہند میں جن مبارک ہستیوں نے شب وروز کی کوششوں سے اسلام کی نورانی شمع روشن کی، شمعِ اسلام کی نُور بکھیرتی کرنوں سے تاریک دلوں کو جگمگایا، بھٹکتے ذہنوں کو مرکزِ رُشد وہدایت پر جمع کیا، پیاسی نگاہوں کو عشق ومحبت کے جام سے سیراب کیا، سُلگتے دلوں کو آدابِ شریعت کی چاندنی سے ٹھنڈک بخشی اور غموں کی تیز دھوپ میں جلنے والوں کو اپنی ذاتِ رَحمت نشان کا سائبان فراہم کیا اُن میں سے ایک سلسلۂ سہروردیہ کے عظیم پیشوا، قطبُ الاقطاب، منبعِ جود و کرم، حضرت رکنِ عالم ابوالفتح شاہ رکنُ الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی بھی ہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 9 رمضانُ المبارک 649ھ مطابق 25 نومبر 1251ء بروز جمعۃُ المبارک مدینۃُ الاولیاء ملتان (پاکستان) میں ہوئی۔ (سیرتِ پاک حضرت شاہ رکن الدین والعالم، ص5) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دادا جان شیخ الاسلام حضرت بہاءُ الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کا نام "رکنُ الدین" رکھا۔

(اللہ کے خاص بندے، ص624، تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص96)

حضرت شاہ رکنِ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی وہاں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دادا جان حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت و ریاضت، والدِ ماجد حضرت صدرُ الدین عارف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا زہد وتقویٰ اور والدۂ ماجدہ بی بی راستی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی شب بیداریوں کے حسین مناظر تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ طہارت وپاکیزگی کا خاص خیال فرماتی تھیں۔ جب بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دودھ پلاتیں تو پہلے وضو فرماتیں، چونکہ حافظۂ قرآن تھیں اور روزانہ ایک قرآن ختم کرنے کا معمول تھا اس لئے دودھ پلاتے وقت بھی تلاوتِ قرآن پاک فرماتی رہتیں، اگر اس دوران اذان ہوتی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دودھ پینا چھوڑ دیتے اور غور سے اذان سنتے۔ (یادگارِ سہروردیہ، ص181، خزینۃ الاصفیاء، 81/4) حضرت شاہ رکنِ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ نے گھر میں سب خادِماؤں کو حکم دے رکھا تھا کہ بچے کو سوائے اسمِ جلالت (اللہ) کے کسی اور لفظ کی تلقین نہ کریں اور نہ ہی اس کی موجودگی میں کوئی دوسرا لفظ بولیں اس اِحتیاط کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ نے اپنی زبانِ مبارک سے جو پہلا لفظ نکالا وہ اسمِ جلالت "اللہ" ہی تھا۔

(یادگارِ سہروردیہ، ص181)

آپ کی ظاہری تعلیم وتربیت آپ کے والدِ ماجد شیخ صدرُ الدین عارِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اور باطنی تربیت جدِّ امجد حضرت سیِّدنا بہاءُالدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمائی۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے داداجان حضرت بہاءُ الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بِسْمِ اللہ شریف پڑھائی اور والدِ بزرگوار شاہ صدرُ الدین عارف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو قرآنِ پاک حفظ کروانا شروع کیا۔ آپ کا

معمول تھا کہ قرآن شریف کا پاؤ پارہ تین مرتبہ پڑھتے تو وہ آپ کو زبانی یاد ہو جاتا۔(سیرتِ پاک حضرت شاہ رکن الدین والعالم، ص10) حفظِ قرآن کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ دین حاصل کرنا شروع کیا اور صرف 16 سال کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم سے فراغت حاصل فرمائی اور تفسیر وحدیث، فقہ وبیان، ادب و شعر اور ریاضی و منطق وغیرہ میں کمال پیدا کرلیا۔
(محفلِ اولیاء، ص257)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد اور دادا جان کو بے حد پیارے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان دونوں بزرگوں کا بے حد احترام فرماتے تھے۔ان دونوں ہستیوں کا فیضان تھا کہ آپ کی ذات سے نو عمری ہی میں روحانیت کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عبادت و ریاضت، تقویٰ و پرہیز گاری، تواضع، شفقت، حلم، عفو، حیا، وقار وغیرہ جملہ صفات میں کمال حاصل کیا۔

ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دادا جان حضرت شیخ بہاءُ الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی دَستار مبارک (پگڑی) اتار کر چارپائی پر رکھی ہوئی تھی۔ حضرت شاہ رکنِ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جن کی عمر اس وقت چار سال تھی) نے دادا جان کی دستار مبارک اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد صاحب قریب ہی بیٹھے تھے، انھوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ڈانٹا تو حضرت بہاءُ الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اسے کچھ نہ کہو، کیونکہ یہ اس کا حقدار ہے، میں نے یہ دستار اسے عطا کردی۔ چنانچہ یہ دستار شریف اسی طرح بندھی ہوئی صندوق میں محفوظ کردی گئی۔جب حضرت شاہ رکنِ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سجادہ نشین ہوئے تو یہی دستار مبارک سر پر سجائی اور وہ خرقہ زیبِ تن فرمایا جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دادا جان حضرت شیخ بہاءُ الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیّدنا شیخ شہابُ الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عطا فرمایا تھا۔
(خزینۃ الاصفیاء، 4/81)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد شیخ صدرُ الدین عارف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور جدِّ امجد حضرت شیخ بہاءُ الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حقیقی جانشین تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 52 سال تک نیکی کی دعوت عام کی اور مریدین و محبین کو راہِ حق دکھائی۔(تحفۃ الکرام، ص359) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ مبارک پر بے شمار مخلوق نے بیعت کی اور آپ کی نظرِ ولایت سے درجاتِ کمال تک پہنچی۔ آپ کے نیک بخت خلفا اپنے وقت کے بڑے بڑے اصفیا و اتقیا ہوئے۔

حضرت شاہ رکنِ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زبان سے ادا ہونے والے ملفوظات میں سے چند ملاحظہ فرمایئے:

۞...انسان جب تک بری عادات کو چھوڑ نہیں دیتا اس کا شمار جانوروں اور درندوں میں ہوتا ہے۔(اخبار الاخیار، ص63)

۞...اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم جب تک دست گیری نہ کرے اس وقت تک دلوں کی صفائی ناممکن ہے۔
(اخبار الاخیار، ص63)

۞...انسان کو اپنے عیب نظر آنا اللہ تعالٰی کے فضل و کرم کی نشانی ہے۔(اخبار الاخیار، ص63)

۞...انسان کو چاہیے کہ اپنے اعضاء پر ایسا قابو رکھے کہ وہ ممنوعاتِ شرعی سے قولاً و فعلاً باز رہیں۔ بیہودہ مجلس سے بھی اجتناب کرے، اس سے مراد ایسی مجلس ہے جو بندے کو اللہ تعالٰی سے توڑ کر دنیا کی طرف مائل کرتی ہے، بطّالوں سے بھی احتراز کرے، بطّال وہ لوگ ہیں جو طالبِ دنیا ہیں۔
(اخبار الاخیار، ص64)

7 جُمادَی الاولیٰ 735ھ مطابق 13 جنوری 1335ء بروز منگل سجدے کی حالت میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔ (ملتان اور سلسلہ سہروردیہ، ص129، سیرتِ پاک حضرت شاہ رکن الدین والعالم، ص169) آپ کا مزار مبارک غیاث الدین تغلق کے بنائے گئے مقبرے میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔اس کی عمارت بہت خوبصورت اور مدینۃ الاولیاء (ملتان) کی پہچان ہے۔

علم و حکمت کے مدنی پھول

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتابوں و بیانات وغیرہ سے ماخوذ مدنی پھول

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

(1) اچھوں سے نسبت بڑی اچھی بات ہے، ایک کُتا صرف اصحابِ کہف رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی نسبت کے سبب داخلِ جنت ہو گا۔[1]

(2) خاموشی، سنجیدگی اور نیچی نگاہیں رکھنے کی عادت ڈالئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خشوع و خضوع میں اضافہ ہو گا۔

(3) لوگوں کے درمیان بیٹھو تو اپنی زبان قابو میں رکھو، کسی کے گھر جاؤ تو اپنی آنکھوں کو قابو میں رکھو، نماز میں اپنے دل کو قابو میں رکھو۔

(4) یاد رہے! حقیقی خوشی اُس کے لیے ہے جو ایمان سلامت لے کر قبر میں جانے میں کامیاب ہو گیا۔

(5) جسمانی بیماریوں سے جس طرح ڈر لگتا ہے کاش! اُسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہوں کی بیماریوں سے ڈر لگا کرے۔

(6) کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی پینے سے باز نہیں رہ سکتے تو پتّے کی پتھری کے اِستقبال کے لیے تیار رہیے۔

(7) سُسرال میں زبان چلانے والی، سُسرال کی کمزوریاں مَیکے میں بیان کرنے والی اور سُسرال میں مَیکے کی تعریفیں کرنے والی کو شادی خانہ بربادی کا سامنا ہو سکتا ہے۔

(8) صابرہ، شاکرہ، میٹھے بول بولنے اور خُلوصِ دل سے سُسرال میں خدمت بجالانے والی کا گھر اَمْن کا گہوارہ بنا رہتا ہے۔

(9) ہو سکے تو روزانہ ایک پارہ کم اَزکم ضرور تلاوت کرنا چاہیے۔

(10) مدینے کی حاضری عاشقوں کی مِعراج ہے۔

(11) کولڈ ڈرنک خوش ذائقہ زہر ہے۔

(12) بے ضرورت گفتگو سے دل سخت ہو جاتا ہے۔

(13) سانچ کو آنچ نہیں، جھوٹا آدمی اپنا اعتماد کھو بیٹھتا ہے۔

(14) نماز کے بغیر انسان کس کام کا!

(15) مسلمان کی دل آزاری میں جہنّم کی حقداری ہے۔

(16) اگر کسی کو خوش نہیں کر سکتے تو ناراض بھی مت کیجیے۔

1 ... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: اصحابِ کہف کا کُتا "بلعم باعور" کی شکل میں جنت میں جائے گا اور بلعم اس کتے کی شکل ہو کر جہنم میں جائے گا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 535)

مجلس سوشل میڈیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مجلس سوشل میڈیا کی مختلف ویب سائٹس پر دعوتِ اسلامی کے مدنی مقصد کو عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے، ان ویب سائٹس پر بنے ہوئے اکاؤنٹس کے نام اور لنکس پیج پر موجود ہیں۔

اس ماہ سوشل میڈیا پر تقریباً 260000 دو لاکھ ساٹھ ہزار Users نے دعوتِ اسلامی کے Pages کو Join کیا۔ آپ بھی اسلامی تعلیمات پر مبنی Posts حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے Pages کو Join کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس ماہ یوٹیوب پر مدنی چینل کے 1 لاکھ سبسکرائبر Subscribe ہو گئے ہیں۔

twitter
madanichannel
ilyasqadriziaee
madaniinfo
iamimranattari
dawateislami_ar

+Dawateislami
+ilyasqadriziaee

IlyasQadriZiaee
dawateislami.net
maulanaimranattari
iMadaniChannel
DaruliftaAhlesunnat
arabic.dawateislami
madanichannellive
MadaniNews

Join Us!

YouTube
MadaniChannelOfficial

Instagram
dawateislamiofficial
ilyasqadriziaee
maulanaimranattari
arabic.dawateislami

flickr
dawateislami
ilyasqadiriziaee

اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھئے

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی

ایک ہی محلے یا سوسائٹی میں رہنے والے لوگ اگر ایک دوسرے سے میل جول نہ رکھیں، دُکھ درد میں شریک نہ ہوں تو بہت سی مشقتیں اور پریشانیاں پیدا ہو سکتی ہیں اس لیے اسلام نے جہاں ماں باپ اور عزیز و اقارب کے ساتھ حسنِ سلوک، ہمدردی و اخوت، پیار و محبت، اَمن و سلامتی اور ایک دوسرے کے دُکھ درد میں شریک ہونے کی تعلیم دی ہے وہیں مسلمانوں کے قرب وجوار میں بسنے والے دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی محروم نہیں رکھا بلکہ ان کی جان و مال اور اہل و عیال کی حفاظت کا ایسا درس دیا کہ اگر اُس پر عمل کیا جائے تو بہت سے معاشرتی مسائل حل ہو سکتے ہیں اور اِس کے نتیجے میں ایک ایسا مدنی معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے جہاں ہر ایک دوسرے کے جان و مال، عزت و آبرو اور اہل و عیال کا محافظ ہو گا۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تین بار ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ مؤمن نہیں ہو سکتا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ! وہ کون ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس کی برائیوں سے اس کا "پڑوسی" محفوظ نہ رہے۔ (بخاری،4/104، حدیث:6016) اسلام میں "پڑوسی" کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی شخص کے کامل مؤمن ہونے اور نیک و بد ہونے کا معیار اس کے "پڑوسی" کو مقرر فرمایا، چنانچہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: نیک بن جاؤ۔ اس نے عرض کی: مجھے اپنے نیک بن جانے کا عِلم کیسے ہو گا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اپنے "پڑوسیوں" سے پوچھو اگر وہ تمہیں نیک کہیں تو تم نیک ہو اور اگر وہ بُرا کہیں تو تم بُرے ہی ہو۔ (شعب الایمان،7/85، حدیث:9567)

اسلام کی پاکیزہ تعلیمات ایسے شخص کو کامل ایمان والا قرار نہیں دیتیں کہ جو خود تو پیٹ بھر کر سو جائے اور اُس کے "پڑوس" میں بچے بھوک و پیاس سے بِلبلاتے رہیں، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو خود شکم سیر ہو اور اس کا "پڑوسی" بھوکا ہو وہ ایمان دار نہیں۔ (معجم کبیر،12/119، حدیث: 12741) "پڑوسیوں" سے حُسنِ سلوک تکمیلِ ایمان کا ذریعہ جبکہ انہیں ستانا، تکلیف پہنچانا، بدسلوکی کے ذریعے ان کی زندگی کو اجیرن بنا دینا، دنیا و آخرت میں نقصان کا حقدار بننا اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس کے شر سے اُس کا "پڑوسی" بے خوف نہ ہو وہ جنّت میں نہیں جائے گا۔ (مسلم، ص43، حدیث: 73) دوسری روایت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے اپنے "پڑوسی" کو تکلیف دی بے شک اُس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی، نیز جس نے اپنے "پڑوسی" سے جھگڑا کیا اس نے مجھ سے جھگڑا کیا اور جس نے مجھ سے لڑائی کی بے شک اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لڑائی کی۔ (الترغیب والترہیب،3/286، حدیث:3907)

"پڑوسی" کے حقوق بیان فرماتے ہوئے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عِیادت کرو، اگر فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو، اگر قرض مانگے تو اسے قرض دے دو اور اگر وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی پَردہ پوشی کرو۔ (معجم کبیر،19/419، حدیث:1014) ایک اور روایت میں یوں ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے مدد طلب کرے تو اس کی مدد کرو اور اگر وہ محتاج ہو تو اسے عطا کرو، کیا تم سمجھ رہے ہو جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں؟ "پڑوسی" کا حق کم لوگ ہی

ادا کرتے ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رحم و کرم ہوتا ہے۔(الترغیب والترہیب، 3/243، حدیث:3914) ایک اور روایت میں فرمایا: اگر وہ تنگدست ہو جائے تو اسے تسلی دو، اگر اسے خوشی حاصل ہو تو مبارک باد دو، اگر اُسے مصیبت پہنچے تو اس سے تعزیت کرو، اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو، اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے اونچی عمارت بنا کر اس سے ہَوا نہ روکو، سالن کی خوشبو سے اسے تکلیف نہ پہنچاؤ، ہاں! یہ کہ اسے بھی مٹھی بھر دے دو تو صحیح ہے، اگر پھل خرید کر لاؤ تو اسے بھی اس میں سے کچھ تحفہ بھیجو اور ایسا نہ کر سکو تو اسے چھپا کر اپنے گھر لاؤ اور "پڑوسی" کے بچوں کو تکلیف دینے کے لیے تمہارے بچے پھل لے کر باہر نہ نکلیں۔
(شعب الایمان، 7/83، حدیث:9560)

بسا اوقات "پڑوسی" سے کتنا ہی اچھا سلوک کیا جائے وہ احسان ماننے کے بجائے پریشان ہی کرتا رہتا ہے ایسے میں اسلام بُرے کے ساتھ بُرا بننے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ صبر اور حُسنِ تدبیر کے ساتھ اُس بُرے "پڑوسی" کے ساتھ حُسنِ سلوک کی ترغیب ارشاد فرماتا اور اس بُرے سُلوک پر صبر کرنے والے کو رضائے الٰہی کی نوید بھی سناتا ہے۔ جیسا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تین طرح کے لوگوں سے مَحبّت فرماتا ہے(ان میں سے ایک وہ ہے) جس کا بُرا "پڑوسی" اسے تکلیف دے تو وہ اُس کے تکلیف دینے پر صبر کرے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی زندگی یا موت کے ذریعے کفایت فرمائے۔(معجم کبیر، 2/152، حدیث: 1637) مُعاشَرے کو پُرسکون اور اَمن و سلامتی کا گہوارہ بنانے کے لیے "پڑوسیوں" کے متعلق اسلام کے احکامات پر عمل کیا جائے تو ہر ایک اپنی عزت و آبرو اور جان و مال کو محفوظ سمجھنے لگے گا۔

اسلامی عقائد

فرشتے

سید محمد سجاد عطاری مدنی

"فرشتوں" کے بارے میں اسلامی عقیدہ

"فرشتے" نوری مخلوق ہیں۔ اللہ تعالٰی نے انہیں نور سے پیدا کیا اور ہماری نظروں سے پوشیدہ کر دیا اور انہیں ایسی طاقت دی کہ جس شکل میں چاہیں ظاہر ہو جائیں۔ "فرشتے" حکمِ الٰہی کے خلاف کچھ نہیں کرتے۔ یہ ہر قسم کے صغیرہ، کبیرہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ کسی "فرشتے" کی ادنیٰ سی گستاخی بھی کفر ہے۔ "فرشتوں" کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ "فرشتہ" نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ کُفر ہے۔

"فرشتوں" کی تعداد: "فرشتوں" کی تعداد وہی رَبّ عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتا ہے جس نے انہیں پیدا کیا اور اُس کے بتائے سے اُس کا رسول جانے۔

چار "فرشتے" بہت مشہور ہیں: حضرات جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل عَلَیْہِمُ السَّلَام اور یہ سب "فرشتوں" پر فضیلت رکھتے ہیں۔

"فرشتے" کیا کرتے ہیں؟: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ذمّے مختلف کام لگائے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی خدمت میں وحی لانا، بارش برسانا، ہوائیں چلانا، مخلوق تک روزی پہنچانا، ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا، بدنِ انسانی میں تصرّف کرنا، انسان کی حفاظت کرنا، نیک اجتماعات میں شریک ہونا، انسان کے نامۂ اعمال لکھنا، دربارِ رِسالت مآب میں حاضر ہونا، بارگاہِ رسالت میں مسلمانوں کا دُرُود و سلام پہنچانا، مُردوں سے سوال کرنا، روح قبض کرنا، گناہ گاروں کو عذاب کرنا، صُور پُھونکنا اور اِن کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملائکہ انجام دیتے ہیں۔
(ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/90تا95)

حضرتِ سیّدَتُنا اسماء بنتِ ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا

محمد خرم شہزاد عطاری مدنی

حضرت سیّدَتُنا اَسماء بنتِ ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کی ذات اَن گِنت خوبیوں اور فضائل و کمالات کی جامع ہے۔ ہجرت سے 27 برس پہلے آپ کی وِلادت ہوئی (معرفۃ الصحابہ، 5/182) اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت فرمانے کے ابتدائی اَیّام میں ہی مُشَرّف بہ اسلام ہو گئیں۔ کہا گیا ہے کہ آپ نے 17 اَفراد کے بعد اسلام قبول کیا۔ (استیعاب، 4/346) چنانچہ آپ کا شمار قدیمُ الاسلام صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ میں ہوتا ہے۔

محبتِ رسول

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا پیکرِ عشق ووفا، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی لختِ جگر ہیں۔ یوں محبتِ رسول اور عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گویا آپ کو وراثت میں ملا تھا۔ صفحاتِ تاریخ میں آپ کے عشقِ رسول کے واقعات اپنی روشنی بکھیر رہے ہیں۔ ہجرت کے موقع پر جب سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے عاشقِ صادق حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے ساتھ عازمِ مدینۂ مُنَوَّرہ ہوئے تو اس موقع پر اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ اور حضرت اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے ہی زادِ سفر تیار کرنے کی خدمت سرانجام دی، جب باندھنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو وارَفتگیِ شوق میں حضرت اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے اپنے نِطاق (کمر پر باندھنے کے کپڑے) کے 2 ٹکڑے کرکے اس سے سامانِ سفر باندھ دیا، اسی وجہ سے آپ کا لقب "ذَاتُ النِّطَاقَیۡن" ہے۔
(بخاری، 2/304، حدیث: 2979)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پاس رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک جُبَّہ تھا جو اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے وِصال شریف کے بعد آپ کو ملا تھا، جب کوئی بیمار ہوتا تو بیماری سے شِفا کے لئے اس مُبارَک جُبہ کو دھو کر اس کا پانی مریض کو پلا دیتیں۔
(مسندِ امام احمد، 10/271، حدیث: 27008)

ازدواجی زندگی

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نِکاح عشرۂ مبشرہ میں سے ایک جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے ساتھ ہوا۔ اس اِزْدِواجی زندگی میں بعض اوقات انہیں مالی لحاظ سے بڑی تنگی و عسرت کا سامنا رہا لیکن کبھی اس سے پریشان خاطر نہ ہوئیں اور زبان سے کبھی اظہارِ رنج نہ کیا۔ گھر کے سارے کام کاج خود کرتی رہیں اور محنت و مُشقَّت سے کبھی جی نہیں چرایا۔ حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے پاس ایک گھوڑا اور آب پاشی کے لئے ایک اونٹ تھا، آپ گھوڑے کو چارا ڈالتیں، پانی پلاتیں، ڈول سی لیتیں اور گھر سے کوئی 3 فرسخ دور جا کر چھوہاروں کی گٹھلیاں چُن کر لاتیں۔ کچھ عرصہ بعد حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے کام کاج کے لئے آپ کو ایک خادِم دے دیا جس سے آپ کا بوجھ کم ہو گیا، خود فرماتی ہیں: میرے والد نے مجھے ایک خادِم عطا فرمایا، میری جگہ وہ گھوڑے کو چارا پانی دینے لگا اور میں گویا آزاد ہو گئی۔
(بخاری، 3/469، حدیث: 5224 ملخصاً)

اسلام سے محبت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اسلام سے محبت اور کفر سے عداوت بھی بے مثال تھی، اس کی حالت یہ تھی کہ آپ کی حقیقی ماں قُتَیلَہ جس نے اسلام قبول نہ کیا تھا، ایک بار آپ کے لئے کچھ تحائف لے کر آئی لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں لینے سے انکار فرمادیا اور حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ذریعے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بارے میں دریافت کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں قبول کرنے کی اجازت عطا فرمادی (تب آپ نے یہ تحائف قبول فرمائے)۔ (مستدرک حاکم، 3/302، حدیث:3857)

اندازِ سخاوت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بے حد سخی اور فیاض طبیعت کی مالک تھیں، آپ کی سخاوت کا عالَم یہ تھا کہ کوئی چیز اپنے پاس بچا کر نہ رکھتی تھیں، جو کچھ ہوتا فقیروں اور حاجت مندوں پر خرچ کر دیا کرتیں چنانچہ آپ ہی کے نورِ نظر حضرت سیّدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ اور والِدہ ماجِدہ حضرتِ اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بڑھ کر کوئی سخی نہیں دیکھا، ان دونوں کا اندازِ سخاوت مختلف تھا، حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا چیزیں جمع کرتی رہتیں، جب کافی مقدار ہو جاتی تو انہیں تقسیم فرماتیں اور والدہ ماجِدہ حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کوئی بھی چیز دوسرے دن کے لیے بچا کر نہ رکھتی تھیں۔ (بلکہ جیسے ہی کچھ آتا صدقہ فرمادیتیں)

(الادب المفرد، ص80، حدیث:280)

حق گوئی، جرأت اور دلیری نیز صبر واستقلال اور تسلیم و رضا ساری زندگی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا طُرۂ امتیاز رہا۔ وقت کے ظالم حاکم حجاج بن یوسف کے سامنے آپ نے جس جرأت اور دلیری کا مُظاہَرہ کیا تاریخ میں اس کی مثال بہت کم ملتی ہے، چنانچہ عبد الملک بن مروان کے زمانۂ حکومت میں حجاج بن یوسف ثقفی ظالم نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس ظالم کی فوجوں کا مُقابلہ کیا تو اس خون ریز جنگ کے وَقْت بھی حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مکہ مکرمہ میں اپنے فرزند کا حوصلہ بڑھاتی رہیں یہاں تک کہ جب حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو شہید کر کے حجاج بن یوسف نے ان کے جسدِ مبارَک کو سولی پر لٹکا دیا اور اس ظالم نے مجبور کر دیا کہ حضرت بی بی اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا چل کر اپنے بیٹے کے جسدِ خاکی کو سولی پر لٹکا ہوا دیکھیں تو آپ وہاں تشریف لے گئیں، جب انہیں سولی پر دیکھا تو نہ روئیں نہ بِلبلائیں بلکہ (آپ کی بہادری کی تعریف کرتے ہوئے) نہایت جرأت کے ساتھ فرمایا: اَمَا آنَ لِلرَّاکِبِ اَنْ یَّنْزِلَ کیا ابھی وہ وَقْت نہیں آیا کہ یہ سوار بھی اُتر آئے؟

(جنتی زیور، ص527، بتغیر قلیل وسیر اعلام النبلاء، 3/531)

اسی طرح حجاج نے آپ کے پاس آکر بڑے نَخْوت بھرے لہجے میں گستاخانہ جملہ بولا جسے تحریر کرنے کی ہمت نہیں، اس پر بھی آپ نے بڑی جرأت کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے فرمایا: میں دیکھ رہی ہوں کہ تو نے اُس کی دنیا خراب کی تو اُس نے تیری آخرت برباد کر ڈالی۔ (مسلم، ص1377، حدیث:2545)

وصالِ باکمال

دشمن سے برسرِ پیکار رہتے ہوئے 17 جُمادی الاولیٰ 73 ہجری کو حضرت عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے جامِ شہادت نوش فرمایا (طبقات الکبریٰ، 8/201) ایک قول کے مطابق اس کے دس روز بعد (یعنی 27 جمادی الاولیٰ کو) حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی اس دارِ فانی سے انتقال فرما گئیں۔ (استیعاب، 4/346) وفات شریف کے وقت آپ کی عمر مبارک سو برس تھی اور اس قدر سِن رسیدہ ہونے کے باوجود آپ کا کوئی دانت نہ گرا تھا اور عقل و حواس بھی بالکل صحیح وسلامت تھے۔

(اصابہ، 8/14)

اسلام نے عورت کو کیا دیا؟

آصف جہانزیب عطاری مدنی

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے پہلے عورتوں کے ساتھ کیے جانے والے سلوک کے تصور سے ہی بدن پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ کسی کے ہاں بیٹی کی ولادت ہو جاتی تو غم و غصّے کے مارے اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا، غصے کی آگ بجھانے اور شرمندگی مٹانے کے لیے اس ننھی کلی کو "زندہ ہی مسل" دیا جاتا۔ اگر اِسے زندہ رہنے کا موقع مل بھی جاتا تو وہ زندگی بھی کسی عذاب سے کم نہ ہوتی، جانوروں کی طرح مارنا پیٹنا، بدن کے اعضا کاٹ دینا، میراث سے محروم کر دینا، پانی کے حصول کے لیے دریاؤں کی بھینٹ چڑھا دینا عام سی بات تھی۔ کہیں باپ کے مرنے کے بعد بیٹا اپنی ہی ماں کو لونڈی بنا لیتا، کہیں مالِ وراثت کی طرح اسے بھی بانٹ لیا جاتا۔ ایسے ظلم و ستم کے باوجود عورت ایک "نوکرانی" اور نفسانی خواہشات پورا کرنے کا "آلہ" ہی سمجھی جاتی۔ بے بسی کے اس عالَم میں لاچار عورتوں کی مدد اور ان کے غموں کا مداوا کرنے والا کوئی نہ تھا۔ بِالآخر سالوں سے جاری ظلم و ستم کی اندھیری رات ختم ہوئی۔ اسلام کا سورج طلوع ہوا، جس نے اس جہالت بھرے ماحول کو بدل کر رکھ دیا۔

اسلام نے عورت کو عزّت و شرف کا وہ بلند مقام عطا کیا، جو صرف اسلام ہی کا خاصہ ہے۔ **اگر عورت ماں ہے** تو اس کے قدموں تلے جنّت رکھی۔ (مسند الشہاب، 1/102، حدیث:119) **بیٹیوں** کی پرورش پر یوں فرمایا: جس پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنّم سے آڑ (یعنی رُکاوٹ) بن جائیں گی۔ (مسلم، ص1084، حدیث:2629)

اگر عورت بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، نانی یا دادی ہے تو اس کی کفالت پر فرمایا: جس نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو خالاؤں یا دو پھوپھیوں یا نانی اور دادی کی کفالت کی تو وہ اور میں جنت میں یوں ہوں گے، رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہادت اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ملایا۔

(معجمِ کبیر، 22/385، حدیث:959)

اگر عورت بیوی ہے تو اسے اُنس و محبت کی علامت یوں بنایا کہ "تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبّت اور رحمت رکھی۔" (ترجمۂ کنزالایمان-پ 21، الروم:21) انہیں پانی پلانے پر اجر کی بشارت ارشاد فرمائی۔ (مجمع الزوائد، 3/300، حدیث:4659) ان کے حقوق یوں بتائے: "اور عورتوں کے لیے بھی مردوں پر شریعت کے مطابق ایسے ہی حق ہے جیسا (اُن کا) عورتوں پر ہے۔" (ترجمۂ کنزالعرفان-پ 2، البقرۃ: 228) "اور ان کے ساتھ **اچھے برتاؤ کا حکم** دیا۔" (ترجمۂ کنزالایمان-پ4، النساء:19، ملخصاً)

اسلام نے عورتوں کو جو مقام و مرتبہ عطا کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام عورتوں کا "سب سے بڑا محسن" ہے اس لیے عورتوں کو اسلام کا احسان مند ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے۔

دار الافتاء اہلسنّت کے فتاویٰ

سر اور چہرے کے بالوں کے بارے میں شرعی حکم

سوال: کیا خواتین سر کے بال کٹوا کر چھوٹے کرواسکتی ہیں؟
سائل: فرحان (سولجر بازار، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورتوں کو اپنے سر کے بال اس قدر چھوٹے کروانا کہ جس سے مردوں سے مشابہت ہو ناجائز و حرام ہے اسی طرح فاسقہ عورتوں کی طرح بطور فیشن بال کٹوانا بھی منع ہے، ہاں بال بہت لمبے ہوجانے کی صورت میں اس قدر کاٹ لینا کہ جس سے مردوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو، جس طرح عموماً کنارے کاٹ کر برابر کئے جاتے ہیں یہ جائز ہے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفی عنہ الباری

26 ذو الحجۃ الحرام 1437ھ 29 ستمبر 2016ء

سوال: عورت کے چہرے پر اگر بال آگئے ہوں تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا وہ اپنے چہرے کی تھریڈنگ یعنی چہرے کے بال صاف کرواسکتی ہے یا نہیں؟ سائل: علی رضا (لطیف آباد 2، حیدر آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کے چہرے پر اگر بال آگئے ہوں تو عام حالت میں اس کے لئے یہ بال صاف کرانا مباح و جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ کام اگر شوہر کے لئے زینت کی نیت سے ہو تو جائز ہونے کے ساتھ ساتھ مستحب بھی ہے کیونکہ عورت کو شوہر کے لئے زینت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور چہرے پر بالوں کا ہونا شوہر کے لئے باعثِ نفرت و وحشت اور خلافِ زینت ہے۔

البتہ ابرو بنوانا اس حکم سے مستثنیٰ ہے کہ صرف خوبصورتی و زینت کے لئے ابرو کے بال نوچنا اور اسے بنوانا، ناجائز ہے، حدیثِ پاک میں ابرو بنوانے والی عورت کے بارے میں لعنت آئی ہے لہٰذا آجکل عورتوں میں ابرو بنوانے کا جو رواج چل پڑا ہے، یہ ناجائز ہے، اس سے ان کو باز آنا چاہئے۔ ہاں ایک صورت یہ ہے کہ ابرو کے بال بہت زیادہ بڑھ چکے ہوں، بھدے (بُرے) معلوم ہوتے ہوں تو صرف ان بڑھے ہوئے بالوں کو تراش کر اتنا چھوٹا کرسکتے ہیں کہ بھدا پن دور ہو جائے، اس میں حرج نہیں۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو محمد محمد سرفراز اختر العطاری

02 رمضان المبارک 1437ھ 08 جون 2016ء

الجواب صحیح

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفی عنہ الباری

تعزیت و عیادت

Audio Video

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری اور صَوتی پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات پیش کئے جارہے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے استاذُ العلما حضرت مولانا مفتی محمد حنیف خان رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صاحبزادے مولانا مُنِیف رضا خان (مرحوم) کے وصال پر اپنے صَوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے **تعزیت** کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْن

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہ کی جانب سے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حنیف خان رضوی اَطَالَ اللہُ عُمُرَکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ!

عالی جاہ! سوشل میڈیا کے ذریعے آپ کے شہزادے **حضرت مولانا مُنِیف رضا خان** کے انتقالِ پُر ملال کی خبر ملی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یا اللہ! پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ! حضرت مولانا مُنِیف رضا کو غریقِ رحمت فرما۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کے جملہ صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرما۔ پروردگار! مرحوم کی بے حساب مغفرت فرمادے۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کے دَرَجات بلند فرما، مرحوم کی قبر کو جنّت کا باغ بنا۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کی قبر نورِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روشن فرما۔ یااللہ! مرحوم کے جملہ سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضورِ والا! صبر کیجئے گا، ہمت رکھئے گا، اللہ تعالٰی کی جو مرضی ہوئی وہی ہوا۔ ایک کی دنیا سے رُخصتی، دوسرے کے لئے باعثِ عبرت ہوتی ہے کہ ہمیں بھی عنقریب دنیا سے جانا ہی ہے۔ اللہ تعالٰی ہمیں بُرے خاتمے سے بچائے، ایمان و عافیت کے ساتھ دنیا سے **کلمہ** پڑھتے ہوئے پیارے محبوب کے جلوؤں میں کاش موت نصیب ہو۔ زہے نصیب گنبدِ خضراء کا سایہ ہو، وہاں محبوب کے جلوے ہوں اور صورت بھی شہادت والی ہو اور موت آجائے۔ کاش!

یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مرا
میں خاک پر نگاہ درِ یار کی طرف

تمام سوگواروں کو میرا سلام عرض کیجئے گا اور میرے لئے بے حساب مغفرت کی دعا فرمائیے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اس کے علاوہ **امیرِ اہلِ سنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے **صُوری پیغامات** (Video Messages) کے ذریعے ۞ حافظ اویس عطاری (باب المدینہ کراچی) کی والدہ ۞ عبدالحبیب عطاری (باب المدینہ کراچی) کے والد ۞ حاجی حسین عطاری کے بچوں کی امی ۞ نسیم رضا نقشبندی صاحب کے کمسن شہزادے ۞ اور عبدالعزیز نقشبندی صاحب کے انتقال پر **تعزیت** فرمائی جبکہ شریف احمد عطاری سے صوری پیغام (Video Messages) کے ذریعے **عیادت** فرمائی اور مدنی پھول بھی ارشاد فرمائے۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بعض مصروفیات

پوتی کی ولادت پر اسپتال تشریف آوری

تقریبِ نکاح میں شرکت

علماو طلبائے کرام سے ملاقات

پوتی کی ولادت پر اسپتال تشریف آوری

ماہِ میلاد میں شہزادۂ عطار، مولانا الحاج محمد بلال رضا عطاری مدنی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کے یہاں مدنی مُنّی کی ولادت ہوئی۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی پوتی کو دیکھنے اسپتال (Hospital) تشریف لے گئے۔ اس موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا: "1438 سنِ ہجری کے ربیع الاول شریف کی آج چھبیسویں شب ہے۔ غریب زادہ حاجی ابو ہلال بلال رضا کے یہاں مدنی مُنّی کی ولادت ہوئی ہے جس کا نام میں نے "اَرْوٰی" رکھ لیا ہے اور اب اسپتال (Hospital) آیا ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللہ مدنی مُنّی کے کانوں میں اذان دوں گا۔ میں نے صلۂ رِحمی کی نیّت کی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ پیار بھی کروں گا۔"

اس موقع پر نگرانِ شوریٰ، حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: "شہزادہ بلال کے یہاں مدنی مُنّی کی آمد مرحبا۔" اس کے بعد امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی مُنّی کو پیار کیا، کانوں میں اذان دی، گھٹی دی اور 1200 روپے بھی عنایت فرمائے۔

آلِ عطار پر فضل کر رحم کر
دو جہاں میں خدا ان کو آباد رکھ

تقریبِ نکاح میں شرکت

6 جنوری 2017ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی کی دو صاحبزادیوں کی تقریبِ نکاح منعقد ہوئی۔ جانشینِ امیرِ اہلسنّت، شہزادۂ عطار حضرت مولانا الحاج عبید رضا عطاری مدنی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے اسلامی بہنوں کے وکیلوں اور دُلہوں کی موجودگی میں نکاح پڑھایا، نگرانِ شوری سمیت کئی اراکینِ شوریٰ نے شرکت فرمائی۔ بعدِ نکاح امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی تشریف لائے اور اس تقریب کے اختتام پر دعا فرمائی۔

علماو طلبائے کرام سے ملاقات

دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ باب المدینہ کراچی اہلِ سنت کی عظیم الشّان دینی درس گاہ ہے، جس کی بنیاد حضرت علامہ مولانا مفتی ظفر علی نعمانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے 1948ء میں رکھی تھی۔ شہزادۂ صدرالشریعہ، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبد المصطفٰی ازہری، مفتیِ اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدّین قادری، مبلغِ اسلام حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم وغیرہ جیسی عظیم علمی شخصیات نے بھی طویل عرصے تک دارالعلوم امجدیہ میں تدریس فرمائی۔ ہزارہا علما، خطبا، حفاظ اور قراء حضرات اس عظیم دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہو کر ملک اور بیرونِ ملک دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔ یہ وہی دارالعلوم ہے جس میں 2 ذیقعدۃ الحرام 1401ھ میں ہونے والے "عُرسِ امجدی" کے موقع پر قائدِ اہلسنت، رئیسُ التحریر حضرت علامہ ارشد القادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار

قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو "دعوتِ اسلامی" کی ذمہ داری سونپی۔

12 جنوری 2017ء کو دارالعلوم امجدیہ کے علمائے عظام اور دورۂ حدیث کے تقریباً 24 طلبائے کرام کی عالمی مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں تشریف آوری ہوئی۔ ان حضرات کی امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بھی ملاقات ہوئی، امیرِ اہلِ سنت نے انہیں اپنے مدنی پھولوں سے نوازا اور تحائف بھی عنایت فرمائے۔ جن میں سے چند مدنی پھول یہ ہیں:

❁ **فتاویٰ رضویہ** شریف کا مطالعہ فرمائیے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی مسائل پر رسائل لکھے ہیں، ان میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دلائل تو مُتعدّد لکھے ہیں لیکن آپ یہ دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَقْوَال کہاں لکھا ہے اور پھر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَقْوَال پر اپنی عُقُول قربان کردیں، ان کے فرمان پر اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ جب تک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اپنی آنکھیں بند نہیں کریں گے صحیح معنی میں ان کا فیض نہیں پاسکیں گے۔ ان کے فرمان کے مقابل عقل کے گھوڑے دوڑائیں گے تو شاید ایسی ٹھوکر کھائیں گے کہ اٹھ نہیں سکیں گے۔ ❁ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرامین کے متعلق وسوسوں کو جگہ نہیں دیں گے اور قیل و قال نہیں کریں گے تو اِنْ شَآءَاللہ بہت ترقی کریں گے۔ ❁ اصول یہ ہے کہ عالم کا قول تو دلیل ہوتا ہے لیکن فعل دلیل نہیں ہوتا لیکن سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں علما کا یہ عندیہ تھا کہ ان کا فعل بھی دلیل ہے۔

امیرِ اہلِ سنت کی ترغیب پر اکثر طلبائے کرام نے ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت اور **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** (دعوتِ اسلامی) کی سالانہ ممبر شپ کی بھی نیّت کی۔

مجھ کو اے عطار سنی عالموں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے

شخصیات کی مدنی خبریں

❁ گزشتہ دنوں حضرت مولانا پیر سید مظفر شاہ قادری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے ہیوسٹن امریکہ کے مدنی مرکز فیضان مدینہ جبکہ حضرت مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے امریکہ کی ریاست کیلی فورنیا میں سیکرامینٹو کے مدنی مرکز فیضان مدینہ اور مکتبۃ المدینہ کا دورہ فرمایا، جبکہ ہالینڈ میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا بدر القادری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کی خدمت میں حاضری دی۔ ان تینوں شخصیات نے عالمی سطح پر ہونے والی خدماتِ دعوتِ اسلامی کو خوب سراہااور دعاؤں سے نوازا۔

☆ مجلس رابطہ بِالعلماوالمشائخ کے ذمہ داران نے دسمبر 2016 اور جنوری 2017ء میں 285 علماومشائخ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، جن میں مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی (رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، زم زم نگر حیدرآباد)، شیخ الحدیث محمد ارشد سعید کاظمی (دارالعلوم اسلامیہ عربیہ انوارالعلوم مدینۃ الاولیاملتان)، مقررِ ذیشان مولانا محمد فاروق خان سعیدی، پروفیسر عَوْن محمد سعیدی (جامعہ نظام مصطفیٰ بہاولپور)، استاذُ العلما مولانا محمد رمضان (جامعہ غوثیہ رضویہ چوک اعظم، لیہ) وغیرہ بھی شامل ہیں۔ ☆ مدارسِ اہلِ سنّت کے 680 طلبائے کرام نے دعوت اسلامی کے ہفتہ واراجتماعات میں شرکت کی۔ ☆ 128 علمائے کرام بشمول مولاناعبد العزیز سعیدی (دارالعلوم اسلامیہ عربیہ انوارالعلوم مدینۃ الاولیا ملتان)، مولانا پیر ظہور حسین شاہ گردیزی (جامع مسجد ومدرسہ سیسر سالیاں، دِیر کوٹ، کشمیر) مولانا محمد قاسم قادری (دارالعلوم انوارِ رضاراولپنڈی) وغیرہ نے مدنی مراکز فیضانِ مدینہ وغیرہ کا دورہ فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

☆ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں مختلف شخصیات کی آمد کا سلسلہ رہتا ہے۔ گزشتہ مہینے ڈاکٹر فاروق ستار، ڈاکٹر صغیر احمد، سید مصطفیٰ کمال، وسیم آفتاب، افتخار رندھاوا، دلاور خان، آصف احمد، آصف حسنین، صادق شیخ اور دیگر شخصیات نے فیضانِ مدینہ کا دَورہ کیا۔ ان شخصیات نے مدنی چینل کو اپنے تأثرات دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو خوب سراہا۔

ابرار اختر قادری

کسی کی شخصیت جاننے کیلئے چونکہ اسکی صفات و نظریات اور اخلاقیات کا جاننا ضروری ہے۔ لہٰذا یہ جاننے کے لیے کہ اَمیرُ المُومِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ انقلابی سوچ کے حامل تھے، آپ کے بچپن و جوانی کا جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ آپ نے کبھی کسی بت کو سجدہ[1] کیا نہ کبھی اس وقت کی عام برائیوں یعنی شراب نوشی، جوا اور بدکاری وغیرہ کے مرتکب ہوئے،[2] بلکہ حسن خلق، راست گوئی، متانت اور سنجیدگی کی وجہ سے بچپن ہی سے آپ کے تعلقات محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قائم ہو گئے تھے۔ چنانچہ جب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسلام کی دعوت دی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فوراً ایمان لے آئے، پھر ساری زِندگی سفر ہو یا حضر، دامَنِ مصطفٰے کے سائے میں رہے۔[3]

آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ان انقلابی اقدامات کا ایک مختصر جائزہ لیتے ہیں جو آپ نے سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد فرمائے:

۞ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت سب سے زیادہ صدمے میں ہونے کے باوجود خود بھی صبر کا دامن تھامے رکھا اور دوسروں کو بھی تلقین کی[4] ۞ خلیفہ کے انتخاب کے وقت اُمّت کو متحد رکھنے میں مثالی کردار ادا کیا[5] ۞ رسولِ پاک کے مدفن کی جگہ کے تعیُّن میں پیدا ہونے والے اختلاف[6] اور میراثِ رسول کی تقسیم میں رہنمائی فرمائی[7] ۞ رومی لشکر کی سرکوبی کے لیے لشکرِ اسامہ کی روانگی کا جُرأت مندانہ فیصلہ کیا[8] ۞ جھوٹے مدعیانِ نبوّت (مسیلمہ کذاب، اسود عنسی وسجاع وغیرہ) اور دیگر مرتدین اور باغیوں کے خلاف بھرپور لشکر کشی کی[9] ۞ منکرینِ زکوٰۃ کی سرکوبی فرمائی[10] ۞ فتوحاتِ اسلامیہ کا آغاز کیا[11] ۞ مختلف اشیا پر تحریر شدہ قرآنِ کریم کی متفرق سورتوں اور آیتوں کو ایک مجموعہ کی شکل میں جمع کیا[12] ۞ ایک اور اہم انقلابی قدم یہ اٹھایا کہ مسلمانوں کو اِنتشار سے بچانے کے لیے اپنی وفات سے پہلے سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو امیر المؤمنین مقرّر کر دیا۔[13] اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 فتاویٰ رضویہ، 28/458 2 معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، 1/58 3 عاشق اکبر، ص 4 4 فیضانِ صدیق اکبر، ص 293 5 مسند احمد، 1/23، حدیث:18 6 تاریخ الخلفاء، ص 56 7 بخاری، ص 1642، حدیث: 6725، 6726 8 تاریخ مدینہ دمشق، 8/62 9 التاریخ فی الکامل، ص 201 10 مسلم، ص 33، حدیث:32 11 فیضانِ صدیق اکبر، ص 403 12 بخاری، ص 1291، حدیث:4986 13 فیضان صدیق اکبر، ص 438۔

جُمادَی الاُولیٰ میں وصال فرمانے والے بزرگانِ دین

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

جُمادَی الاُولیٰ اسلامی سال کا پانچواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 19 کا مختصر ذکر چار عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔

صحابۂ کرام

(1) حضرتِ **جعفر بن ابی طالب** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قدیم الاسلام، جلیل القدر صحابی اور مجاہد تھے، پہلے حبشہ پھر مدینۂ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، جنگِ موتہ میں جمادی الاولیٰ 8ھ میں مرتبۂ شہادت حاصل کیا۔ (سیرت سید الانبیاء، ص 433)

(2) حضرت **اَسماء** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا (3) اور حضرت **عبدُ اللہ بن زُبیر** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تذکرہ صفحہ 45 اور صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیے۔

علمائے اسلام

(4) استاذُ المحدثین، حضرتِ **ابو بکر بن حسین بَیْہقی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مشہور مُحدِّث اور شافعی فقیہ ہیں، السننُ الکبریٰ، شعبُ الایمان اور دلائلُ النبوّۃ آپ کی مشہور کتب ہیں، ایران کے شہر خُسْرَوْجِرْدُ نزد بَیہق نیشاپور میں 384ھ میں پیدا ہوئے اور یہیں 10 جمادی الاولیٰ 458ھ وصال فرمایا۔ (بستان المحدثین، ص134، 135)

(5) مفتیِ ثقلین، حضرتِ ابو حفص **نجمُ الدّین** عمر بن محمد نَسَفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مفسر، حنفی فقیہ، استاذُ العُلما، جنّوں اور انسانوں کے مفتی تھے، آپ کی کُتُب میں شرح عقائدِ نَسَفِیّہ کو بے پناہ شہرت حاصل ہوئی، آپ کی ولادت 461ھ کو نَسَف (قرشی) اُزبکستان میں ہوئی اور وصال 12 جمادی الاولیٰ 537ھ میں ہوا، مزار اُزبکستان کے شہر سَمَرقند میں ہے۔ (شرح عقائد نسفیہ، ص11، 15)

(6) مُصَنِّفِ کُتُبِ کثیرہ، امام **جلالُ الدین** عبد الرحمن سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عالم اکبر، مُحدّثِ کبیر، عاشقِ رسول اور صوفی باصفا تھے۔ 600 سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں تفسیر دُرِّ منثور، اَلْبُدورُ السّافرۃ اور شرح الصدور وغیرہ مشہور ہیں۔ مصر کے شہر قاہرہ کے محلہ سیّوط میں 849ھ میں پیدا ہوئے اور یہیں 19 جمادی الاولیٰ 911ھ میں وصال فرمایا، آپ کا مزار مَرجِعِ خلائق ہے۔ (النور السافر، 1/90تا93)

(7) امام ابو المَواہِب **عبدالوہاب شعرانی** شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ صوفی، عالمِ کبیر اور صاحبِ تصانیف ہیں، تنبیہُ المُغْتَرِّیْن، اَنوارُ القُدسیہ اور طبقاتِ شعرانی مشہور تصانیف ہیں۔ پیدائش 898ھ اور وصال جمادی الاولیٰ 973ھ میں ہوا، مزار مبارک باب شعری، مدینۃُ البُعُوث، قاہرہ مصر میں ہے۔ (معجم المؤلفین، 2/3392)

(8) مُحدّثِ کبیر، حضرتِ مولانا **علاءُ الدّین** علی متقی حنفی ہندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عالمِ دین، فقیہ اور سلسلۂ چشتیہ قادریہ شاذلیہ کے شیخِ طریقت تھے، آپ کی کتب میں احادیث کے مجموعے کنزُ العمال کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی، آپ کی پیدائش بُرہان پور (ایم پی) ہند میں 888ھ میں ہوئی۔ تحصیلِ علم کے بعد حجازِ مقدس میں مقیم ہوگئے، 2 جمادی الاولیٰ 975ھ کو مکۂ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ (الاعلام للزرکلی، 4/309۔ حدائق الحنفیہ، ص405)

(9) خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، مجاہدِ ملت حضرت علامہ محمد **حبیبُ الرّحمٰن** رضوی اڑیسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دھام نگر اڑیسہ (یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے، بہت بڑے عالمِ دین، شیخِ طریقت تھے، آپ نے ملک بھر میں دینی ادارے اور انجمنیں قائم کرکے ایک عظیم سلسلہ شروع کیا، 6 جمادی الاولیٰ 1401ھ میں وصال فرمایا، دھام نگر میں مزار مرجعِ اَنام ہے۔ (مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، ص304تا317)

اولیائے کرام

(10) امامُ الاولیا، حضرت سیّد ابُو العباس **احمد کبیر رِفاعی**

شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالم دین، ولی کامل اور سلسلۂ رِفاعیہ کے بانی ہیں۔ آپ 512ھ میں پیدا ہوئے اور وصال 22 جمادی الاولیٰ 578ھ میں ہوا۔ مزار مبارک اُمِّ عَبیدہ نزد ذِیقار، عراق میں فیوض و برکات کا مرکز ہے۔ (فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی، ص2، 32۔ الوافی بالوفیات، 7/144، 143)

11 قطبُ العارِفین حضرت حافظ شاہ محمد **جمالُ اللہ ملتانی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالم دین، استاذُ العُلما اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے پیرِ طریقت ہیں، مدینۃ الاولیا ملتان میں 1160ھ میں پیدا ہوئے اور یہیں 5 جمادی الاولیٰ 1226ھ میں وصال فرمایا، مزار مشہور ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنت، ص121، 122)

12 خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ **غلام حسن سَواگ** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ طریقت ہیں۔ 1267ھ میں پیدا ہوئے اور 13، جمادی الاولیٰ 1358ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک سواگ شریف، کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ میں ہے۔ (فیوضاتِ حسنیہ، ص86، 103)

خاندان واحبابِ اعلیٰ حضرت

13 جدِّ اعلیٰ حضرت، مفتی **رضا علی خان** نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالم، شاعر، مفتی اور شیخ طریقت تھے۔ 1224ھ میں پیدا ہوئے اور 2 جمادی الاولیٰ 1286ھ میں وصال فرمایا، مزار قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہے۔ (معارف رئیس اتقیا، ص17، مطبوعہ دہلی)

14 استاذُ العلما والمحدثین، مولانا وصی احمد **محدِّث سورتی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ محدِّثِ کبیر، عالمِ باعمل، مفتی اسلام، بانی مدرسۃُ الحدیث پیلی بھیت اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے منسلک تھے، آپ کا شمار اکابر علما میں ہوتا ہے، تصانیف میں جامع الشواہد، حاشیہ شرح معانی الآثار اور حاشیہ مُنْیَۃُ المُصَلِّی (التَّعْلِیْقُ المُجَلّٰی) مشہور ہیں۔ ولادت 1286ھ میں راندھیر سُورت ہند میں ہوئی اور 8 جمادی الاولیٰ 1334ھ میں پیلی بھیت (یوپی، ہند) میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک یہیں بیلوں والی مسجد سے متصل قبرستان میں ہے۔
(تذکرہ محدث سورتی، ص44، 65، 111، 177، 180)

15 شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجَّۃُ الاسلام مفتی **حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالم دین، ظاہری و باطنی حسن سے مالامال اور جانشینِ اعلیٰ حضرت تھے۔ بریلی شریف میں ربیعُ الاول 1292ھ میں پیدا ہوئے اور 17 جمادی الاولیٰ 1362ھ میں وصال فرمایا اور مزار شریف خانقاہِ رضویہ بریلی شریف ہند میں ہے، تصانیف میں فتاویٰ حامدیہ مشہور ہے۔
(فتاویٰ حامدیہ، ص48، 79)

خلفائے اعلیٰ حضرت

16 مبلغِ اسلام، حضرت مولانا شاہ **احمد مختار صدیقی** قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالمِ باعمل، واعظِ خوش بیان، استاذُ العلما، ہمدردِ مِلّت اور بلند پایہ مُصنف تھے، آپ کی کوشش سے کئی غیر مسلم دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ 1249ھ میں میرٹھ (یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے اور 14 جمادی الاولیٰ 1357ھ کو دَمَّن پرتگیز (ہند) میں وصال فرمایا۔
(ماہانہ معارف رضا جون 2012ء، ص29)

17 خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سیدنا **شیخ حسن بن عبدُالرَّحمٰن عُجَیْمی** حنفی مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالمِ کبیر، فاضلِ جلیل اور عُجَیْمی خاندان کے علمی وارث تھے، 1289ھ میں ولادت ہوئی اور جمادی الاولیٰ 1361ھ میں وصال فرمایا، جنت المعلیٰ مکۂ مکرمہ میں دفن کیے گئے۔
(مکۂ مکرمہ کے عُجَیْمی علما، ص95۔ الاجازت المتینۃ، ص64)

18 استاذ العلما، حضرت مولانا حافظ عبد العزیز خان **محدث بجنوری** رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت بجنور (یوپی، ہند) میں ہوئی، آپ عالم، مدرس اور شیخ طریقت تھے، جامعہ منظر اسلام بریلی میں طویل عرصہ تدریس کی، 8 جمادی الاولیٰ 1369ھ میں بریلی شریف میں وصال فرمایا۔
(تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص181)

19 عیدُ الاسلام، حضرتِ مولانا مفتی **حافظ محمد عبد السلام** رضوی جبل پوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت 1283ھ میں جبل پور (ایم پی، ہند) میں ہوئی، تعلیم والد گرامی سے حاصل کی، اعلیٰ حضرت کے مرید و خلیفہ ہیں، جبل پور میں دارُ الافتا عیدُ الاسلام قائم کیا۔ 14 جمادی الاولیٰ 1371ھ کو جبل پور میں وصال فرمایا، مزار شریف مشہور ہے۔
(برہان ملت کی حیات و خدمات، ص28 تا 37)

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کی مدنی خبریں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے دعوتِ اسلامی دنیا کے تقریباً 200 ملکوں میں اپنا مدنی پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ 103 سے زیادہ شعبوں میں سنتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔ ان میں سے چند شعبہ جات کے مدنی کاموں کی جھلکیاں ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

شعبہ تعلیم کا 3 دن کا تربیتی اجتماع

10، 11، 12 فروری 2017ء جمعہ، ہفتہ، اتوار عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں شعبہ تعلیم کا 3 دن کا تربیتی اجتماع ہو گا جس میں مختلف مبلغینِ دعوتِ اسلامی اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرتِ مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی شرکا کو تربیت کے مدنی پھول عطا فرمائیں گے۔

مجلسِ اصلاح برائے فنکار، مجلسِ اصلاح برائے کھلاڑیان اور مدنی چینل ریلیے مجلس کا 3 دن کا تربیتی اجتماع

مجلس اصلاح برائے فنکار، مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان اور مدنی چینل ریلیے مجلس کا 3 دن کا تربیتی اجتماع 4، 5، 6 جنوری 2017ء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی میں ہوا۔ اس تربیتی اجتماع میں بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، دارالافتاء اہلسنت کے مفتیانِ کرام، نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ اور اراکینِ شوریٰ نے ان شعبوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی ترغیب دلائی اور تربیت کے مہکے مہکے مدنی پھول عنایت فرمائے۔

جامعات المدینہ کے اساتذہ کا تربیتی اجتماع

14، 15، 16 جنوری 2017ء جامعات المدینہ کے اساتذہ کا تربیتی اجتماع عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہوا۔ اس تربیتی اجتماع میں امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علاوہ دارالافتاء اہلسنت کے مفتیانِ کرام، نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ اور اراکینِ شوریٰ نے تربیت فرمائی۔

جامعۃ المدینہ (للبنات)

31 دسمبر 2016ء کو ملک و بیرون ملک 208 طالبات نے 25 ماہ کا فیضانِ شریعت کورس مکمل کرنے کی سعادت کی۔

20677 مدنی منوں اور مدنی منیوں نے حفظ و ناظرہ قرآنِ پاک ختم کرنے کی سعادت حاصل کی

مدرسۃ المدینہ للبنین وللبنات کی پاکستان میں تادمِ تحریر 2375 شاخیں قائم ہیں، جن میں 110369 مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں قرآنِ پاک کی حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ گذشتہ سال 2016ء میں مدرسۃ المدینہ کے 4485 مدنی منوں اور مدنی منیوں نے قرآنِ کریم حفظ کیا، جبکہ ناظرہ مکمل کرنے والوں کی تعداد 16192 ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ سے اب تک مجموعی طور پر 69100 مدنی منے اور مدنی مُنّیاں قرآنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پا چکے ہیں جبکہ ناظرہ قرآنِ پاک مکمل کرنے والوں کی تعداد 1 لاکھ 95 ہزار 2 سو بیالیس (195242) ہے۔

ہو کرم اللہ! حافظ مدنی منوں کے طفیل
جگمگاتے گنبدِ خضرا کی کرنوں کے طفیل

اسلامی بہنوں کا 10 ماہ کا مدنی قاعدہ و ناظرہ کورس

سردار آباد (فیصل آباد) میں 20 دسمبر 2016 سے اسلامی بہنوں کیلئے 10 ماہ کے مدنی قاعدہ و ناظرہ کورس کا آغاز ہوا۔

مدرسۃُ المدینہ آن لائن للبنات

مدرسۃ المدینہ آن لائن للبنات کے تحت ملک و بیرونِ ملک 84 ممالک کی 1951 اسلامی بہنیں قرآنِ پاک کی تعلیم

حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ فرض علوم بھی سیکھ رہی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آن لائن جامعۃُ المدینہ للبنات کا بھی آغاز ہو چکا ہے جس کے تحت مختلف کورسز مثلاً فیضانِ نماز کورس، طہارت کورس، عقائد و فقہ کورس، شریعت کورس کا آغاز ہو چکا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 55 اسلامی بہنیں ناظرہ کورس بھی مکمل کر چکی ہیں۔

شعبہ مدنی تربیت گاہیں (اسلامی بہنیں)

شعبہ مدنی تربیت گاہیں (اسلامی بہنیں) کے تحت کم و بیش سال بھر اسلامی بہنوں کے لئے 12 دن کے مختلف کورسز کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ گزشتہ ایک مہینے کے دوران پاکستان کے 4 شہروں: راولپنڈی، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، گجرات، سردارآباد (فیصل آباد) میں فیضانِ نماز کورس اور باب المدینہ (کراچی) میں خصوصی اسلامی بہن کورس ہوا جس میں 133 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ تادمِ تحریر مذکورہ 5 شہروں سمیت زم زم نگر (حیدرآباد) میں فیضانِ قرآن کورس جاری ہے جس میں 168 اسلامی بہنیں شریک ہیں۔

مجلس کورسز (اسلامی بہنیں)

اسلامی بہنوں کی مجلس کورسز وقتاً فوقتاً ملک و بیرونِ ملک مختلف ایّام پر مشتمل کورسز کرواتی ہے جن کا دورانیہ روزانہ چند گھنٹے ہوتا ہے۔ گزشتہ دنوں اس مجلس کے تحت درج ذیل کورسز ہوئے: (1) 9 سے 12 سال کی طالبات کے لئے 7 دن کا فیضانِ غوثِ اعظم کورس پاکستان میں 55 مقامات پر ہوا جس میں شرکا کی تعداد 1264 رہی۔ (2) 13 سے 19 سال کی طالبات کے لئے 7 دن کا فیضانِ صحابیات کورس پاکستان میں 402 مقامات پر ہوا، شرکا کی تعداد 4468 رہی۔

مجلسِ اصلاح برائے قیدیان

21 جنوری 2017ء بروز ہفتہ ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ میں فیضانِ قرآن ہال کا افتتاح ہوا، جس میں وزیرِ جیل خانہ جات ملک احمد یار ہنجرا اور جیل عملے نے شرکت کی۔ اس ہال میں قیدیوں کے لئے مکتبۃ المدینہ کے کتب و رسائل پر مشتمل لائبریری، کمپیوٹر کلاس، ناظرہ کلاس، قاعدہ کلاس اور حفظ کلاس شامل ہیں۔ اس ہال میں تقریباً 200 قیدی زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔

ربیعُ الاول اور ربیعُ الآخر کے جگمگاتے مدنی مذاکرے

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ربیعُ الاول کے ابتدائی دنوں میں 12 سے زائد اور ماہِ عبد القادر، ربیعُ الآخر میں لگاتار 11 سے زائد مدنی مذاکرے ہوئے۔ ان مدنی مذاکروں میں پاکستان کی مختلف کابینات سے ہزاروں کی تعداد میں اسلامی بھائیوں کی حاضری ہوئی۔ مدنی مذاکروں کے بعد کثیر اسلامی بھائیوں نے 12 دن کے اصلاحِ اعمال کورس میں شرکت اور 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر کا شرف حاصل کیا۔ مرکز الاولیاء (لاہور) سے مدنی مذاکرے کے لئے سپیشل ٹرین "غوثیہ ایکسپریس" چلائی گئی۔

مرکز الاولیاء (لاہور)، شیخوپورہ، سردارآباد (فیصل آباد)، اوکاڑہ، ساہیوال، مدینۃ الاولیاء (ملتان)، خانیوال، رحیم یار خان، بہاولپور، گجرات، کوئٹہ اور بلوچستان کے دیگر شہر، نواب شاہ، ٹنڈو آدم، اسلام آباد، راولپنڈی، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، کشمیر، منڈی بہاؤالدّین وغیرہ شہروں سے آنے والے عاشقانِ رسول و عاشقانِ غوثِ اعظم نے خوب خوب سنتوں کے مدنی پھول چننے کا شرف حاصل کیا۔

مدنی مذاکرہ ہے رحمت کا خزینہ
اخلاق کا تہذیب کا طریقت کا خزینہ

دعوتِ اسلامی کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں (Overseas)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھوم دھام ہے۔ بیرونِ پاکستان دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی کچھ تفصیلات ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

جانشینِ امیرِ اہلِ سنت کا سفر ہانگ کانگ

نومبر 2016ء میں جانشینِ امیرِ اہلسنت حضرت مولانا الحاج ابواُسید **عبید رضا عطاری مدنی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہانگ کانگ کا دورہ فرمایا، اس دورے میں متعلقہ رُکنِ شوریٰ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ اس سفر میں جانشینِ امیرِ اہلسنت نے: ☆ مدارس المدینہ کے مدنی منّوں اور مدرسین کو نصیحت کے مدنی پھولوں سے نوازا ☆ کثیر عاشقانِ رسول کے ہمراہ جلوسِ میلاد میں شرکت فرمائی ☆ کثیر اسلامی بھائیوں نے آپ کے ہاتھوں گناہوں سے توبہ کرکے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بیعت کا شرف حاصل کیا ☆ ہانگ کانگ کے شہر "توکوان" میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بیان بھی فرمایا، جس میں کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی اجتماع میں **ایک غیر مسلم آپ کا بیان سُن کر دینِ اسلام سے وابستہ ہو گیا۔** آپ نے اس کا اسلامی نام "محمد" اور پکارنے کے لئے "میلاد رضا" رکھا۔ نَو مسلم محمد میلاد رضا عطاری کا کہنا ہے: **بیان سن کر مجھے ایسے لگ رہا تھا کہ یہ بیان میرے لئے ہی ہو رہا ہے، بیان کے الفاظ میرے دل میں اترتے چلے جا رہے تھے، میں اپنی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔**

USA (امریکہ) میں مدنی کام:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح USA (امریکہ) میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی بہاریں ہیں۔ ☆ USA کے کئی اہم شہروں مثلاً نیو یارک، بالٹی مور، ایٹلانٹا، میامی، شکاگو، بلومنگٹن، ڈیلاس، ہیوسٹن، سیکرامینٹو اور وُوڈلینڈ میں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ خُدّامُ المساجد کی کوششوں سے مدنی مراکز قائم ہو چکے ہیں اور مزید شہروں میں مدنی مراکز اور مساجد بنانے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ ☆ میری لینڈ اسٹیٹ کے شہر "بالٹی مور" میں دعوتِ اسلامی کے لئے ڈھائی ایکڑ رقبے پر مشتمل جگہ خریدی گئی جس میں تقریباً 24000 اسکوائر فٹ کی بلڈنگ بھی موجود ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس جگہ میں مسجد، مدرسۃُ المدینہ، جامعۃُ المدینہ، دارُالمدینہ، تنظیمی مکاتب وغیرہ اور غسلِ میت کے لئے جگہ تیار کی جائے گی۔ ☆ نومبر 2016ء میں فیضانِ مدینہ بالٹی مور میں نئی جگہ کے افتتاح کے سلسلے میں سنتوں بھرے اجتماع اور مجلس مدنی قافلہ کے تحت تین دن کے مدنی قافلہ تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں اراکینِ یو ایس اے مشاورت، نگرانِ کابینہ، اراکینِ کابینہ اور امریکہ کے مختلف شہروں سے اسلامی بھائیوں نے آکر شرکت فرمائی۔ اراکینِ شوریٰ نے ٹیلیفونک اور ویڈیو بیانات کے ذریعے تربیت فرمائی۔ ☆ 18 ربیعُ الاول 1438ھ کو بالٹی مور کے سٹی ہال کے گرد و نواح میں جلوسِ میلاد کی ترکیب ہوئی۔ آخر میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے بیانات فرمائے۔ دعا اور صلوٰۃ و سلام پر اختتام ہوا۔ ☆ امریکہ میں اکثر مدنی مراکز میں مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے تحت تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں کی بھی ترکیب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب امریکہ کے لوکل نمبر 475-999-2526 پر فون کرکے منگل، بدھ اور جمعرات سینٹرل ٹائم کے مطابق 2:15 PM سے 4:00 PM تک استخارہ بھی کروایا جاسکتا ہے۔ استخارے کے لئے صرف اسلامی بھائی رابطہ فرمائیں۔ ☆ پچھلے دنوں مبلغ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے امریکی ریاست فلوریڈا کے شہر "ٹیمپا" میں **ایک غیر مسلم نے اسلام قبول** کر لیا جن کا اسلامی نام احمد رضا رکھا گیا۔

مجلسِ خُدّام المساجد

دعوتِ اسلامی کی مجلسِ خدام المساجد کے تحت ملک و بیرونِ ملک مساجد کی تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے: ☆ ساؤتھ کوریا کے شہر "کھیونگ سان" کے علاقہ چلیانگ (Jillyang) میں

2008ء سے مصلّے قائم تھا۔ جنوری 2014ء میں مسجد بنانے کیلئے 16 کروڑ وان یعنی ایک لاکھ ساٹھ ہزار امریکی ڈالر کی خطیر رقم سے 240 مربع میٹر پر مشتمل پلاٹ خریدا گیا۔ 13 اگست 2016ء کو مسجد کی تعمیرات کا آغاز کیا گیا جس پر کم وبیش 20 کروڑ وان یعنی 2 لاکھ امریکی ڈالر خرچ آیا۔☆یورپ کے ملک ہالینڈ کے شہر ہوفن میں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کیلئے جگہ حاصل کی گئی ہے جس کی رقم کی ادائیگی ابھی باقی ہے۔اس جگہ نمازوں اور مدنی کاموں کا سلسلہ شروع کرنے کیلئے 4 فروری 2017ء کو سنتوں بھرا اجتماع ہوگا۔

تین دن کے سنتوں بھرے اجتماعات

3،2، 4 دسمبر 2016ء کو ہند کے شہر احمد آباد جبکہ 28، 29، 30 دسمبر 2016 کو بنگلہ دیش کے شہر ڈھاکہ میں دعوتِ اسلامی کے تین دن کے عظیمُ الشان سنّتوں بھرے اجتماعات منعقد ہوئے۔ان اجتماعات میں کثیر عاشقان رسول نے شرکت فرمائی۔ مختلف موضوعات پر نگرانِ شوری اوراراکینِ شوریٰ سمیت مختلف مبلّغین کے سنتوں بھرے بیانات ہوئے۔ان اجتماعات میں شریک عاشقان رسول کے لئے وضو خانے، استنجاخانے اور کھانے کے بستوں کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ تیسرے دن خصوصی بیان، تصورِ مدینہ، دعا اور صلوۃ وسلام پر ان اجتماعات کا اختتام ہوا۔ ان دونوں اجتماعات میں مختلف سیاسی اور سماجی شخصیات نے بھی شرکت فرمائی نیز کثیر علما و مشائخ کرام اور پیرانِ عظام بھی تشریف لائے اور مدنی چینل کو اپنے تاثرات بھی دیئے۔ان اجتماعات کے اختتام پر کثیر عاشقانِ رسول نے 3 دن، 12 دن اور ایک ماہ کے مدنی قافلوں میں سفر کیا اور کئی اسلامی بھائیوں نے 63 دن کے مدنی تربیتی کورس میں داخلہ لیا۔

غیر مسلم کی اسلام آوری

یوگنڈا کمپالہ میں مبلغ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام محمد اور پکارنے کیلئے یحییٰ رکھا گیا۔

ہند میں مختلف کورسز

ہند میں 9 سے 12 سال کی طالبات کیلئے 7 دن کا فیضان غوثِ اعظم کورس 12 مقامات پر ہوا۔13 سے 19 سال کی طالبات کیلئے 7 دن کا فیضانِ صحابیات کورس 11 مقامات پر ہوا۔ ہند اشرفی کا بینات میں 23 تا 25 دسمبر 2016 اسلامی بہنوں کے لئے 3 دن کے مدنی کام کورس کی ترکیب ہوئی۔ ہند میں 2 جنوری 2017 سے اسلامی بہنوں کے لئے 92 دن کے مدنی قاعدہ ناظرہ کورس کا آغاز ہو چکا ہے۔

آسٹریلیا اور یوکے میں مختلف کورسز

آسٹریلیا میں 9 سے 12 سال کی طالبات کیلئے 7 دن کا فیضانِ غوثِ اعظم کورس انگلش زبان میں کروایا گیا۔ 13 سے 19 سال کی طالبات کیلئے 7 دن کا فیضانِ صحابیات کورس بھی آسٹریلیا میں انگلش زبان میں کروایا گیا۔یہی کورس UK میں بھی ہوا۔ UK کے شہر Roshdale میں 30 دسمبر 2016 سے یکم جنوری 2017 تک اِسلامی بہنوں کے لئے 3 دن کا مدنی انعامات کورس ہوا۔

بنگلہ دیش اور عمان میں مختلف کورسز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! بنگلہ دیش مدنی کابینات میں 21 سے 23 دسمبر 2016 تک اسلامی بہنوں کے لئے 3 دن کے مدنی کام کورس کی ترکیب ہوئی ۔ **عمان** میں 20 دسمبر 2016 سے اسلامی بہنوں کے لئے 92 دن کے مدنی قاعدہ و ناظرہ کورس کا آغاز ہو چکا ہے۔

شہزادیٔ عطار سلمہ الغفار کا بیرونِ ملک سفر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ !سنتوں کی خدمت کی دھومیں مچانے کے عظیم جذبے کے تحت شہزادیٔ عطار سَلَّمَہُ الْغَفَّار نے 23 دسمبر 2016 تا 2 جنوری 2017 بحرین کا سفر فرمایا۔اس دوران آپ نے مختلف مدنی کاموں میں شرکت فرمائی۔ آپ نے اسلامی بہنوں پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے مختلف مدنی کام مثلاً گھر درس دینے، مدرسۃُ المدینہ بالغات میں پڑھنے پڑھانے اور براہِ راست (Live) مدنی مذاکرہ دیکھنے کی ترغیب بھی دلائی۔ **مالکی ممالک** کی ممالک ذمہ دار اس وقت سنتوں کی خدمت کے عظیم جذبے کے تحت عمان میں مدنی کاموں میں مصروفِ عمل ہیں۔اس دوران مختلف تربیتی اجتماعات، 3 دن کا مدنی کام کورس، مدنی مشورے، سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور ذمہ داران کی تربیت کرنے کی ترکیب رہی۔

brothers also enrolled for the 63-day Madani Tarbiyyati Course.

A non-Muslim embraces Islam in Uganda (Africa)

By virtue of the individual effort made by a preacher of Dawat-e-Islami who was a devotee of Rasool as well as a traveller of a Madani Qafilah; a non-Muslim embraced Islam in Uganda. The new Muslim was given the Islamic name 'Muhammad'. He was also given another name 'Yahya' so that people call him 'Yahya'. In order to learn obligatory Islamic teachings such as Wudu, Ghusl, Salah-related rulings and to gain Islamic knowledge, Muhammad Yahya Attari intended to attend the Madrasa-tul-Madinah for adults at a Jami' Masjid in Uganda.

Different courses in Hind

In Hind, female students aged between 9 and 12 were offered a 7-day 'Faizan Ghaus-e-A'zam Course'. Another 7-day 'Faizan Sahabiyyat Course' was offered at 11 places. It was attended by female students aged between 13 and 19. In the Ashrafi Kabinat of Hind, a '3-day Madani Activity Course for Islamic sisters' was held from 23 to 25 December, 2016. Furthermore, a 92-day Madani Qa'idah and Naazirah Course for Islamic sisters has also started since 2 January, 2017.

Different courses in Australia and UK

In Australia, female students aged between 9 and 12 were offered a 7-day 'Faizan Ghaus-e-A'zam Course' in the English language. Another 7-day 'Faizan Sahabiyyat Course' was also offered in the English language. It was attended by female students aged between 13 and 19. The same course was also offered in UK. In Roshdale, UK, a '3-day Madani Activity Course for Islamic sisters' was also held from 30 December, 2016 to 1 January, 2017.

Different courses in Bangladesh and Oman

By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ! In the Madani Kabinat of Bangladesh, a '3-day Madani Activity Course for Islamic sisters' was held from 21 to 23 December, 2016. In Oman, a 92-day Madani Qa'idah and Naazirah Course for Islamic sisters has started since 20 December, 2016.

Respected daughter of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat travels abroad

By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ! With the intention of promoting Sunnah, the respected daughter of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat travelled to Bahrain and stayed there from 23 December, 2016 to 2 January, 2017. During her stay, she participated in different Madani activities. Making individual effort, she motivated Islamic sisters to perform various Madani activities such as delivering home Dars, teaching or learning at the Madrasa-tul-Madinah for adult Islamic sisters and watching the Madani Muzakarah broadcast live.

With the intention of promoting Sunnah, the country-level responsible Islamic sisters of the Maliki countries are performing Madani activities in Oman. These Madani activities include different Tarbiyyati Ijtima'aat, 3-day Madani Activity Course, Madani Mashwarahs, Sunnah-inspiring Ijtima'aat and guiding the responsible Islamic sisters.

On the occasion of the opening ceremony of Faizan-e-Madinah, Baltimore in November 2016, a Sunnah-inspiring Ijtima' and a 3-day Madani Qafilah Tarbiyyati (training) Ijtima' was also conducted under the Majlis Madani Qafilah. These Ijtima'aat were attended by the members of U.S. Mushawarat (advisory committee), Nigran of Kabinah, members of Kabinah and Islamic brothers from various cities of USA. The members of Majlis-e-Shura also imparted training via telephone and video discourses.

A Juloos of Meelad (Meelad procession) was carried out on 18th Rabi'-ul-Awwal 1438 AH, in the surroundings of City Hall, Baltimore, which concluded with the Bayanaat (discourses) of Muballighin (preachers) of Dawat-e-Islami. Du'a and Salat and Salam were also offered in the end. The stalls of Ta'wizaat 'Attariyyah are available in most of the Madani Marakiz of USA. Now اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ everyone can enquire for Istikharah via local phone no. 475-999-2526 on Tuesday, Wednesday and Thursday from 2:15 pm to 4:00 pm Central Time (CT). Islamic sisters are not allowed to call for Istikharah. By the individual efforts of Dawat-e-Islami's Muballigh (preacher) recently, a non-Muslim in Tampa, Florida embraced Islam. He was assigned an Islamic name 'Ahmad Raza'.

Majlis Khuddam-ul-Masajid

The constructions of Masajid are being carried out within the country and abroad as well. A plot in Jillyang located in Gyeongsan, a city of South Korea was purchased for 160 million Won (Korean currency) equivalent to US$160,000/-. The covered area of this plot is 240 square meters. The construction of a Masjid was initiated on 13th August, 2016. The construction cost aggregated to 200 million Won equivalent to US$200,000/-. The construction of Dome and Minaret are yet to be done.

A site has been acquired for the Madani Markaz of Dawat-e-Islami in a city of Holland - a European country. The payment for the site is yet to be made. In order to commence Salahs and Madani activities at the newly-acquired site for the Madani Markaz, an inaugural Sunnah-inspiring Ijtima' will be held there on 4 February, 2017.

3-Day Sunnah-inspiring Ijtima'aat

In the Dhaka city of Bangladesh, a 3-day remarkable Sunnah-inspiring Ijtima' of Dawat-e-Islami was held on 28, 29 and 30 December, 2016. Moreover, a similar 3-day Ijtima' was also held in the Ahmadabad city of Hind (Gujrat province) on 2, 3 and 4 December, 2016. Countless devotees of Rasool attended these Ijtima'aat. Besides the recitation of the Holy Quran, Hamd and Na'at, many speeches on different topics were also delivered by the preachers of Dawat-e-Islami including the Nigran and the members of Shura. During the Ijtima', the devotees of Rasool were provided with the facility of Wudu area and toilets. Food stalls were also set up.

On the third day, the Ijtima' culminated [i.e. ended] with Salat-o-Salam. Brilliant and prominent scholars, saints and spiritual guides from all over the country attended the Ijtima' and expressed their views broadcast on the Madani Channel. Political and social figures also attended the Ijtima'. After the Ijtima' ended, a large number of devotees of Rasool travelled with 3-day, 12-day and one-month Madani Qafilahs. Many Islamic

Madani News of Madani Activities outside Pakistan

By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ! The Madani activities of Dawat-e-Islami are being prompted all over the world. Mentioned here is some detail about the Madani activities of Dawat-e-Islami performed outside Pakistan.

Beloved son of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat travels to Hong Kong

In November 2016, Al-Haj, Abu Usayd 'Ubayd Raza Attari Madani – Ameer-e-Ahl-e-Sunnat's successor and his elder son – visited Hong Kong. He was accompanied by a concerned member of Shura. During his stay in Hong Kong, the beloved son of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat performed the following Madani activities: (a) He gave the Madani pieces of advice to the Madani children and the teachers of Madaris-ul-Madinah. (b) He participated in the Meelad procession along with a huge number of devotees of Rasool. (c) A great number of Islamic brothers repented of sins and became the disciples of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه through him. (d) During the weekly Sunnah-inspiring Ijtima' held in Tsuen Wan – a city of Hong Kong – he delivered a speech attended by a lot of devotees of Rasool. A non-Muslim was also present in the Ijtima'. The non-Muslim listened to the speech and, by the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ, he embraced Islam.

The beloved son of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat gave him the Islamic name 'Muhammad' and another name 'Meelad Raza' so that others call him 'Meelad Raza'. The new Muslim 'Meelad Raza Attari' remarked, 'It looked as if the speech was being delivered particularly to me. The words of the speech touched my heart. Words cannot simply express my feelings'.

Madani activities in USA (America)

اَلْحَمْدُلِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! Like many other countries of the world Madani activities of Dawat-e-Islami are also flourishing in USA. By the efforts of Khuddam-ul-Masajid (A Majlis of Dawat-e-Islami) many Madani Marakiz (centres) have been established in various major cities of USA, e.g., New York, Baltimore, Atlanta, Miami, Chicago, Bloomington, Dallas, Houston, Sacramento and Woodland.

Further efforts are being carried out to build Madani Marakiz and Masajid in other cities too. A land having a covered area of 2.5 acres has been purchased in Baltimore, a city of State Maryland. It consists of a constructed building having a covered area of approximately 24,000 square feet. اِنْ شَآءَاللّٰه عَزَّوَجَلَّ after making necessary renovation, this place would be used for Masjid, Madrasa-tul-Madinah, Jami'a-tul-Madinah, Dar-ul-Madinah, Tanzeemi Makatib (administration offices) etc. In addition to this, a place for giving bath to the deceased would also be built.

was offered in Bab-ul-Madinah Karachi. These courses were attended by 133 Islamic sisters. Until now, Faizan-e-Quran Course is running in Zamzam Nagar Hyderabad along with the above-mentioned 5 cities which are being attended by 168 Islamic sisters.

Majlis Courses (Islamic sisters)

Majlis Courses of Islamic sisters offers courses on different occasions in Pakistan and abroad. The duration of the class of these courses is few hours daily. The following courses were offered under the supervision of this Majlis: 7-Day Faizan-e-Ghaus-e-A'zam Course was offered for the female students aged between 9 and 12 at 55 venues in Pakistan which was attended by 1,264 female students. 7-Day Faizan-e-Sahabiyyat Course was offered for the female students aged between 13 and 19 at 402 venues in Pakistan which was attended by 4,468 female students.

Majlis for Reformation of Prisoners

Faizan-e-Quran Hall was inaugurated on 21st January, 2017 (Saturday) at District Jail Okara. On this occasion, the minister of jail Malik Ahmad Yar Hanjara and the jail staff were also present. This hall has a library (consisting of books and booklets of Maktaba-tul-Madinah), a computer class, a Naazirah class, a Qa'idah class and a Hifz class. Approximately 200 prisoners are receiving education in this hall.

Wonderful Madani Muzakarahs held in the months of Rabi'-ul-Awwal and Rabi'-ul-Aakhir

Wonderful Madani Muzakarahs were held in the global Madani Markaz, Faizan-e-Madinah Bab-ul-Madinah (Karachi) for more than 12 consecutive days in the month of Rabi'-ul-Awwal, and for more than 11 consecutive days in the month of Rabi'-ul-Aakhir. Thousands of Islamic brothers from various Kabinat of Pakistan attended these Madani Muzakarahs. After this series of Madani Muzakarahs ended, a large number of Islamic brothers attended the 12-day 'Islah-e-A'maal Course, i.e. the Deeds-Rectifying Course' and they also had the privilege of travelling with 3-day Madani Qafilahs. A special train 'Ghausiyyah Express' from Markaz-ul-Awliya (Lahore) reached Bab-ul-Madinah Karachi in order to attend these Madani Muzakarahs.

During these Madani Muzakarahs, devotees of Rasool and those of Ghaus-e-A'zam from various cities had the privilege of gaining countless 'Madani pearls of Sunnah'. These cities include Markaz-ul-Awliya (Lahore), Sheikhupura, Sardarabad (Faisalabad), Madina-tul-Awliya (Multan), Khanewal, Raheem Yar Khan, Bahawalpur, Gujrat, Okara, Sahiwal, Quetta and other cities of Baluchistan, Nawabshah, Tando Adam, Islamabad, Rawalpindi, Gulzar-e-Taybah (Sargodha), Kashmir, Mandi Bahauddin, etc.

In 2016, 4485 Madani children (boys and girls) of Madrasa-tul-Madinah did the Hifz of the Holy Quran, while 16192 Madani children completed Naazirah. Up to now, 69100 Madani children (boys and girls) in total are privileged to have done the Hifz of the Holy Quran, whereas 195242 Madani children have completed the education of Naazirah of the Holy Quran.

Ho karam Allah! Haafiz Madani munno kay tufayl
Jagmagatay Gumbad-e-Khazra ki kirno kay tufayl

Ijtima' of certificate distribution

Certificate distribution Ijtima' of Madrasa-tul-Madinah will be held on 29th January, 2017 (Sunday) around about 11:15 am. In this Ijtima', the Nigran of Markazi Majlis-e-Shura Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari will deliver a special speech. This speech will be telecast live on Madani Channel. Madani children (boys) along with their guardians will be privileged to listen to this speech at 330 venues of all four provinces. Members of Shura, Nigrans of Kabinat and Nigran-e-Kabinah will attend the Ijtima' at different venues and will also distribute certificates among the students.

The responsible Islamic brothers of Education Department and Majlis Traders should request the Islamic brothers related to their fields to attend this Ijtima' by giving them special invitation.

10-Month Madani Qa'idah and Naazirah Course for Islamic sisters

The 10-month Madani Qa'idah and Naazirah Course for Islamic sisters started on 20th December, 2016 in Faisalabad (Sardarabad).

Madrasa-tul-Madinah Online for Islamic sisters

Under the supervision of Madrasa-tul-Madinah Online for Islamic sisters, 951 Islamic sisters of 84 countries [Pakistan and abroad] are gaining the knowledge of Fard 'Uloom along with the Quranic education.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! Online Jami'a-tul-Madinah for Islamic sisters has also started, offering other courses like Faizan-e-Namaz Course, Taharat Course, 'Aqaaid and Fiqh Course, Shari'at Course. اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 55 Islamic sisters have also completed the Naazirah Course.

Department for Madani Tarbiyyat Centres (Islamic sisters)

Under the supervision of Department for Madani Tarbiyyat Centres (Islamic sisters) different courses of 12 days for Islamic sisters run almost the whole year. During the last month, Faizan-e-Namaz Course was offered in 4 cities of Pakistan - Rawalpindi, Gulzar-e-Taybah (Sargodha), Gujrat and Sardarabad (Faisalabad), whereas Special Islamic Sister Course (a sign language course)

May Dawat-e-Islami Progress!

Madani News about Departments of Dawat-e-Islami

By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ, Dawat-e-Islami has conveyed its Madani message to almost 200 countries of the world. It is also rendering services to Sunnah in more than 103 departments. Please have glimpses of the Madani activities of a few departments:

3-Day Tarbiyyati Ijtima' of Education Department

On the 10th, 11th and 12th February, 2017 [Friday, Saturday and Sunday] a 3-day Tarbiyyati Ijtima' of Education Department will be held at global Madani Markaz, Faizan-e-Madinah, Bab-ul-Madinah, Karachi. In this Ijtima', different preachers of Dawat-e-Islami and the Nigran of Markazi Majlis-e-Shura Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari will give attendees the Madani pearls of Tarbiyyat.

3-Day Tarbiyyati Ijtima' of Majlis for Reformation of Actors, Majlis for Reformation of Players and Madani Channel Relay Majlis

The 3-day Tarbiyyati Ijtima' of Majlis for Reformation of Actors, Majlis for Reformation of Players and Madani Channel Relay Majlis was held on 4th, 5th and 6th January, 2017 at global Madani Markaz Faizan-e-Madinah, old Sabzi Mandi, Bab-ul-Madinah, Karachi. In this Tarbiyyati Ijtima', the founder of Dawat-e-Islami, 'Allamah Maulana Muhammad Ilyas Attar Qaadiri دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه, Muftis of Dar-ul-Ifta Ahl-e-Sunnat, Nigrans of Markazi Majlis-e-Shura and the members of Shura persuaded [the Islamic brothers of the above-mentioned Majalis] to propagate the call towards righteousness in these departments. They also gave the beautiful Madani pearls of Tarbiyyat.

Jami'a-tul-Madinah for Lil-Banaat [Islamic sisters]

On 31st December, 2016, 208 female students were privileged to complete the 25-month Faizan-e-Shari'at Course in Pakistan and abroad.

Madrasa-tul-Madinah (for Islamic brothers and sisters)

20677 Madani children (boys and girls) were privileged to complete Hifz and Nazra of the Holy Quran.

Up to now, 2375 campuses of Madrasa-tul-Madinah (for Islamic brothers and sisters) have been established in Pakistan. In these campuses, 110369 Madani children (boys and girls) are getting free education of Hifz and Naazirah of the Holy Quran.

Know your Internet browser shortcuts

There are dozens of different shortcut keys that can be used in internet browsers. Some of the top suggested Internet browser shortcuts are listed hereunder.

- Press **Alt + D** or **Ctrl + L** to move the cursor into the address bar.
- Hold down the **Ctrl** key and press " **+** " or " **-** " to increase or decrease the size of the text..
- **Ctrl + 0** will reset the text.
- Press the **backspace** key or press **Alt + ←** left arrow to go back a page.
- Press **F5** or **Ctrl + R** to refresh or reload a web page.
- To view full screen of the internet browser, Press **F11** and again Press **F11** to return to the normal view.
- Press **Ctrl + B** to open your Internet bookmarks.
- Press **Ctrl + F** to open the find box to search for text within the web page you are reading.

Computer & Desk Streches

Sitting at a computer for long periods often causes neck and shoulder stiffness and occasionally lower back pain. Do these streches every hour or so throughout the day or whenever you feel stiff. Also, be sure to get up and walk around the office whenever you think of it. You'll feel better.

وُضو خانے کے مَدَنی پھول

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی** دامت برکاتہم العالیہ

(مَدَنی مذاکرے سے ماخوذ)

● وُضو سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھنا سنّت ہے۔(بہارِ شریعت، 1/293) آج کل عموماً اٹیچ باتھ (Attach Bath) بنائے جاتے ہیں، اس صورت میں اگر اِستِنجا سے فراغت کے بعد باہر نکلے بغیر وہیں بیسن پر وضو کرنا ہو تو وضو کی دعائیں وغیرہ نہیں پڑھ سکتے۔ ● استنجا سے فراغت کے بعد اگر وضو کرنا ہو تو استنجا خانے سے باہر نکل آئیں، استنجا خانے سے باہر نکلنے کی دعا پڑھیں، اب وضو سے پہلے کی دعائیں پڑھ کر اندر داخل ہوں اور وضو فرمائیں۔ ● W.C یا کموڈ (Commode) کو سلائیڈنگ دروازہ (Sliding Door) لگا کر الگ کر دیا جائے، صرف پردے وغیرہ لگانے سے کام نہیں چلے گا۔ اس صورت میں استنجا سے فراغت پا کر سلائیڈنگ دروازہ بند کر کے وضو کرتے ہوئے دعائیں وغیرہ پڑھ سکتے ہیں۔ ● اس کے لئے بڑا حمام (Wash Room) ہونا ضروری نہیں بلکہ چھوٹے حمام میں بھی سلائیڈنگ دروازہ لگا کر پارٹیشن (Partition) کیا جاسکتا ہے۔ ● میرے گھر کا حمام بھی چھوٹا سا ہے لیکن اس میں اسی انداز میں پارٹیشن کر کے ترکیب بنائی ہوئی ہے، فیضانِ مدینہ کے مکتب میں بھی وضو خانہ بنایا ہوا ہے۔ ● افسوس کی بات ہے کہ گھر میں دنیا جہان کی سہولتیں (Facilities) مہیا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن ایک ٹونٹی کا وضو خانہ نہیں بنایا جاتا۔ (بتغیر قلیل)

وُضو خانۂ عطّار (دامت برکاتہم العالیہ)

اوپر سے وُضو خانے کا نقشہ

سیدھی طرف سے وُضو خانے کا نقشہ

پارٹیشن کے لئے سلائیڈنگ دروازہ

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لیے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-848-4
0132003

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92
Web: www.dawateislami.net / Email: mahnama@dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286